رافضیت کا بارہ امام خانہ کعبہ کو منہدم کرے گا

آپ اِس کو (خانہ کعبہ) کو منہدم کر کے اِن ہی بنیادوں پر اِس کو از سر نو تعمیر کریں گے جو بنیاد عہد آدام میں مکہ کے اندر لوگوں کے لیے رکھی گی تھی اور جس پر حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیلؑ نے دیواریں بلند کی تھی اور اِن بنیادوں پر تو اِن دونوں کے بعد کسی نے اِس کی تعمیر ہی نہیں کی

اس طرح وہ ظالموں کے بنائے ہوئے تمام آثار مٹا دیں گے مکہ میں بھی مدینہ میں بھی بلکہ تمام ممالک میں

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۶

امام قائم بیت اللہ کی ازسرِنو تعمیر کریں گے

آپ نے فرمایا: " ینقضه فلا یدع منه إلا القواعد التی
هی اول بیت وضع للناس ببکة فی عهد آدم ع۔ و
الذی رفعه ابراهیم و اسماعیل ع منها وإن الذی
بنی بعدهما لم یبنه نبیٌ ولا وصیٌ ، ثم یبنیه کما
یشاء الله ولیعفین آثار الظالمین بمکة و المدینة و
العراق و سائر الأقالیم ، ولیهدمن مسجد الکوفة
ولیبنیه علی بنیانه الاول ، ولیهدمن القصر العتیق
ملعون ملعون من بناه۔"

ترجمہ

" آپ اس کو (خانہ کعبہ) منہدم کر کے اُن ہی بنیادوں پر اس کی ازسرِنو تعمیر کریں گے جو بنیاد عہد آدم ع میں مکہ کے اندر لوگوں کے لیے رکھی گئی تھی اور جس پر حضرت ابراہیم و اسماعیل نے دیواریں بلند کی تھیں۔ اور ان بنیادوں پر تو ان دونوں کے بعد کسی نے اس کی تعمیر ہی نہیں کی۔ اس طرح وہ ظالموں کے بنائے ہوئے تمام آثار مٹا دیں گے۔ مکہ میں بھی مدینہ میں بھی، بلکہ تمام ممالک میں

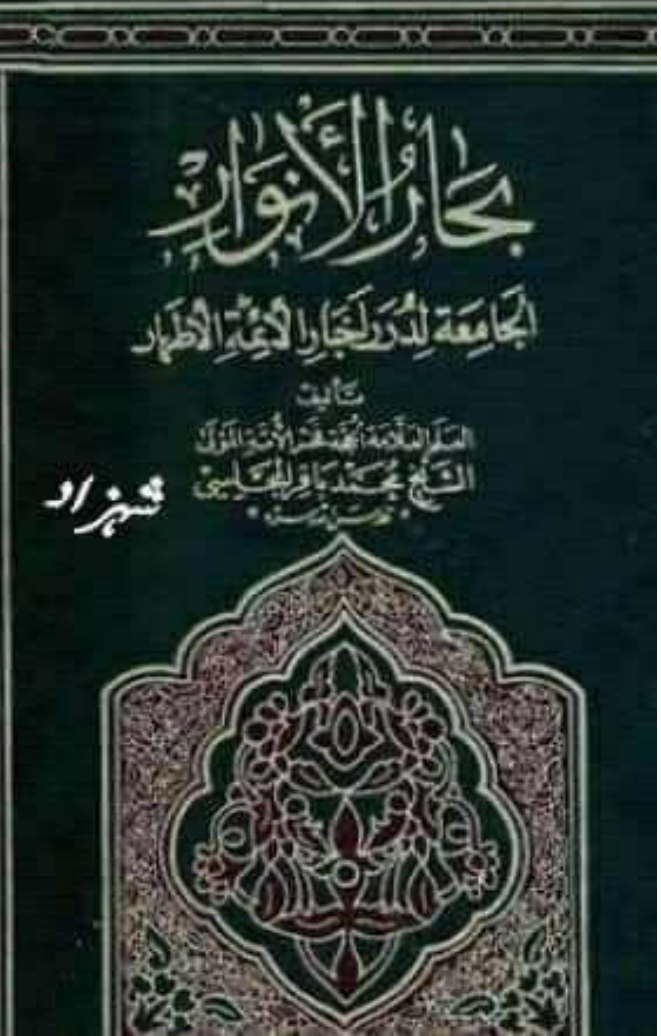

رافضیت کے نجکبہ پر وحی کا آنا

آپ حضرت سلیمان ابن داود کی سیرت پر عمل کریں گے آپ سورج اور چاند کو آواز دیں گے اور وہ دونو آپ کی آواز پر لبیک کہیں گے آپ کے لے زمین سمٹ جائے گی آپ کی طرف وحی آئے گی اور آپ بحکم خدا وہی پر عمل فرمائیں گے

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۴۶۱

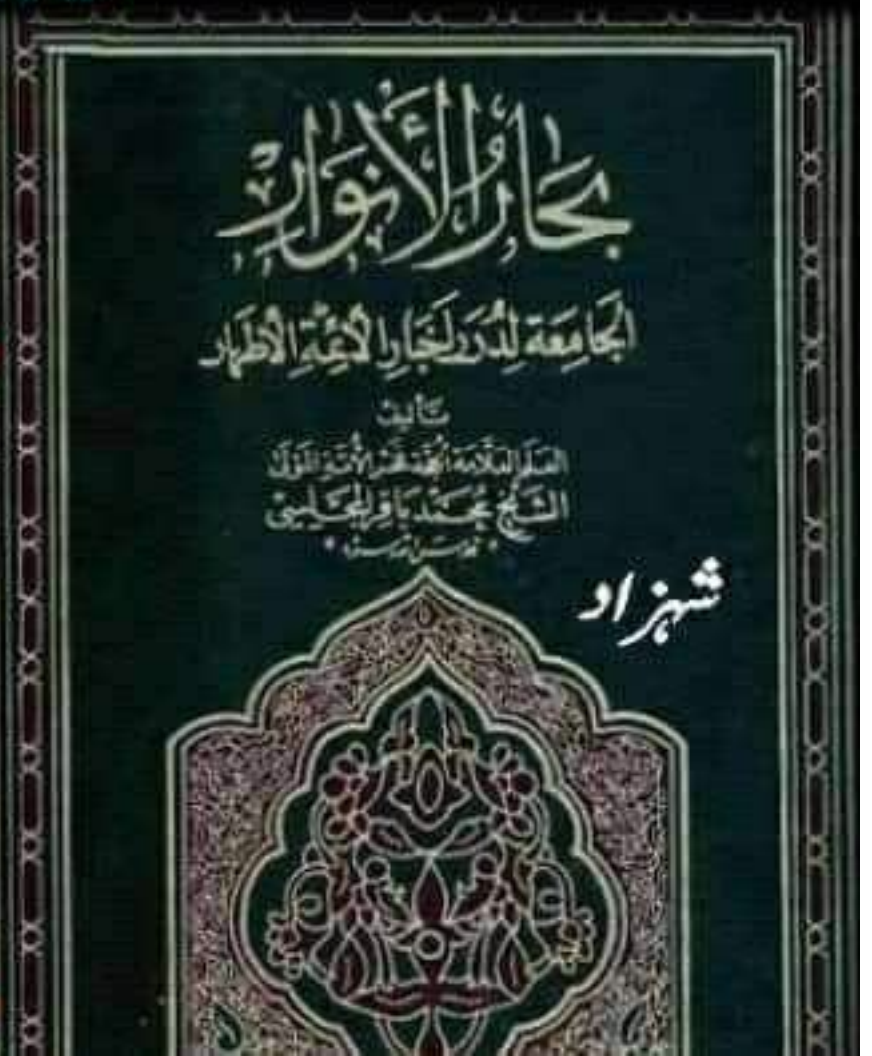

۴۶۱

اهل الكهف في كهفهم يملأ الارض عدلا وقسطا كما ملئت ظلما وجورا فيفتح الله له شرق الارض وغربها ويقتل الناس حتى لا يبقى الا دين محمد (ويسير) بسيرة سليمان بن داود وما كان (يكون) في ايامه فيحسانه، تدنى له الارض و

يوحى إليه فيعمل بالوحي بأمر الله۔

حضرت امام محمد باقر نے ارشاد فرمایا:

"امام قائم علیہ السلام تین سو سال تک حکومت کریں گے اور اس میں سو سال کا اضافہ ہوگا جس طرح اصحاب کہف اپنے غار میں رہے۔

اور وہ زمین کو عدل و قسط سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اللہ تعالیٰ ان کو شرق و غرب پر فتح و کامرانی عطا فرمائے گا اور وہ (مخالفِ خدا و رسولؐ) لوگوں کو اتنا قتل کریں گے کہ سوائے دینِ محمدؐ کے اور کوئی دین باقی نہ رہیگا

آپ، حضرت سلیمان ابن داؤدؑ کی سیرت پر عمل کریں گے، آپ، سورج اور چاند کو آواز دیں گے اور وہ دونوں آپ کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ آپ کے لیے زمین سمٹ جائے گی، آپ کی طرف وحی آئے گی اور آپ بحکم خدا وحی پر عمل فرمائیں گے۔

رافضیت کے عجوبہ کے بعد اور بارہ مہدی ہوں گے

امام صادقؒ نے فرمایا ہاں انہوں نے بارہ مہدی کہا تھا بارہ امام تو نہیں کہا تھا لیکن یہ وہ گروہ ہمارے شیعوں میں سے ہوگا جو لوگوں کو ہماری ولایت اور ہمارے حق کی معرفت کی طرف بلائے گا

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۷۲۴

① حضرت امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

وثاق نے اسدی سے (اُنھوں نے نخعی سے اُنھوں نے نوفلی سے) اُنھوں نے حسن ابن ابی حمزہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسول! میں نے آپ کے پدر گرامی سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے۔

ك، قال الصادقؑ: إنما قال: اثنى عشر مهديًا ولم يقل اثنا عشر إمامًا، ولكنهم قوم من شيعتنا يدعون الناس إلى موالاتنا ومعرفة حقنا۔" (كمال الدين وتمام النعمة)

(ترجمہ) امام صادقؑ نے فرمایا: ہاں، اُنھوں نے بارہ مہدی کہا تھا، بارہ امام تو نہیں کہا تھا۔ لیکن یہ وہ گروہ ہمارے شیعوں میں سے ہوگا جو لوگوں کو ہماری ولایت اور ہمارے حق کی معرفت کی طرف بلائے گا۔

② بعدِ امامِ قائم بارہ مہدی امام حسینؑ کی نسل سے ہوں گے

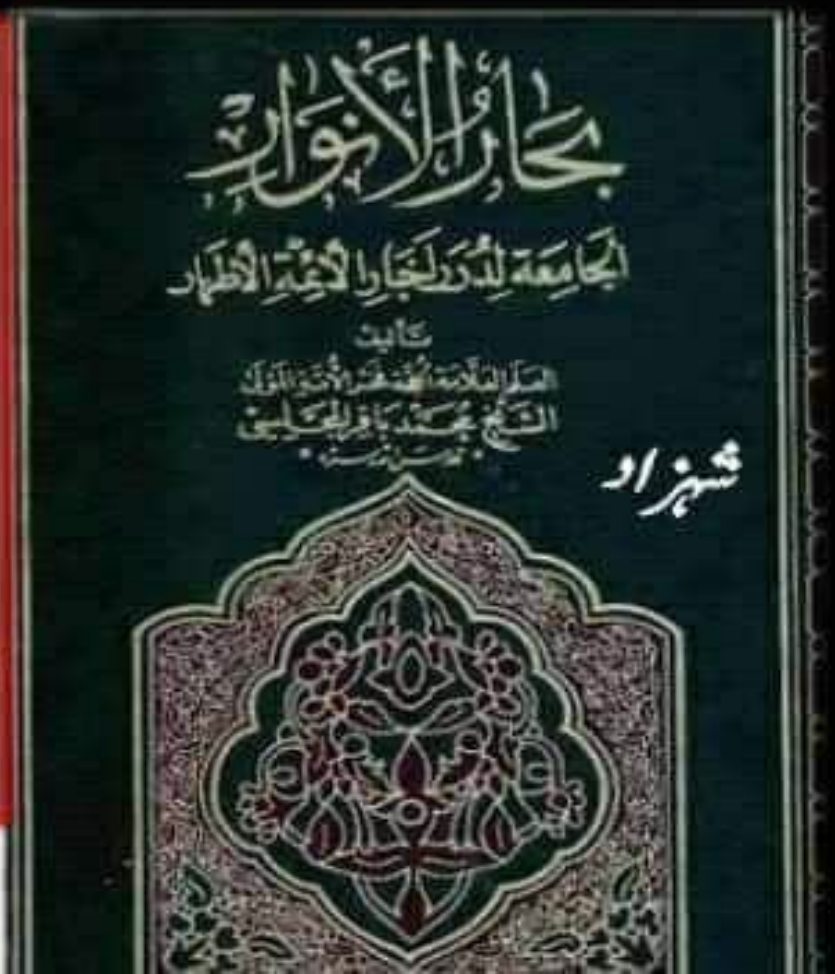

شیعوں پر جتنے قرضے ہوں گے وہ ان کا بارہ امام ادا کرے گا

میرے آقا و مولا یہ بتائیں کہ آپ کے شیعوں میں سے اگر کوئی مر جائے اور اِس پر اپنوں کا یا غیروں کا قرض ہو تو اِس کا کیا ہو گا

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا امام مہدی سب سے پہلا کام یہی کریں گے کہ سارے عالم میں اِعلان کرا دیں گے کہ ہمارے شیعوں میں سے کسی پر اگر کسی شخص کا قرض ہے تو وہ بتائے تاکہ اُسے ادا کر دیا جائے چنانچہ لہسن کی ایک گانٹھ یا راتی کا ایک دانہ بھی اگر کسی شیعہ پر کسی کا قرض ہو گا تو وہ ادا کر دیا جائے گا چہ جائیکہ سونے چاندی کی بڑی بڑی رقمیں یا کوئی اور مال ہو وہ سب ادا کر دیا جائے گا

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۵

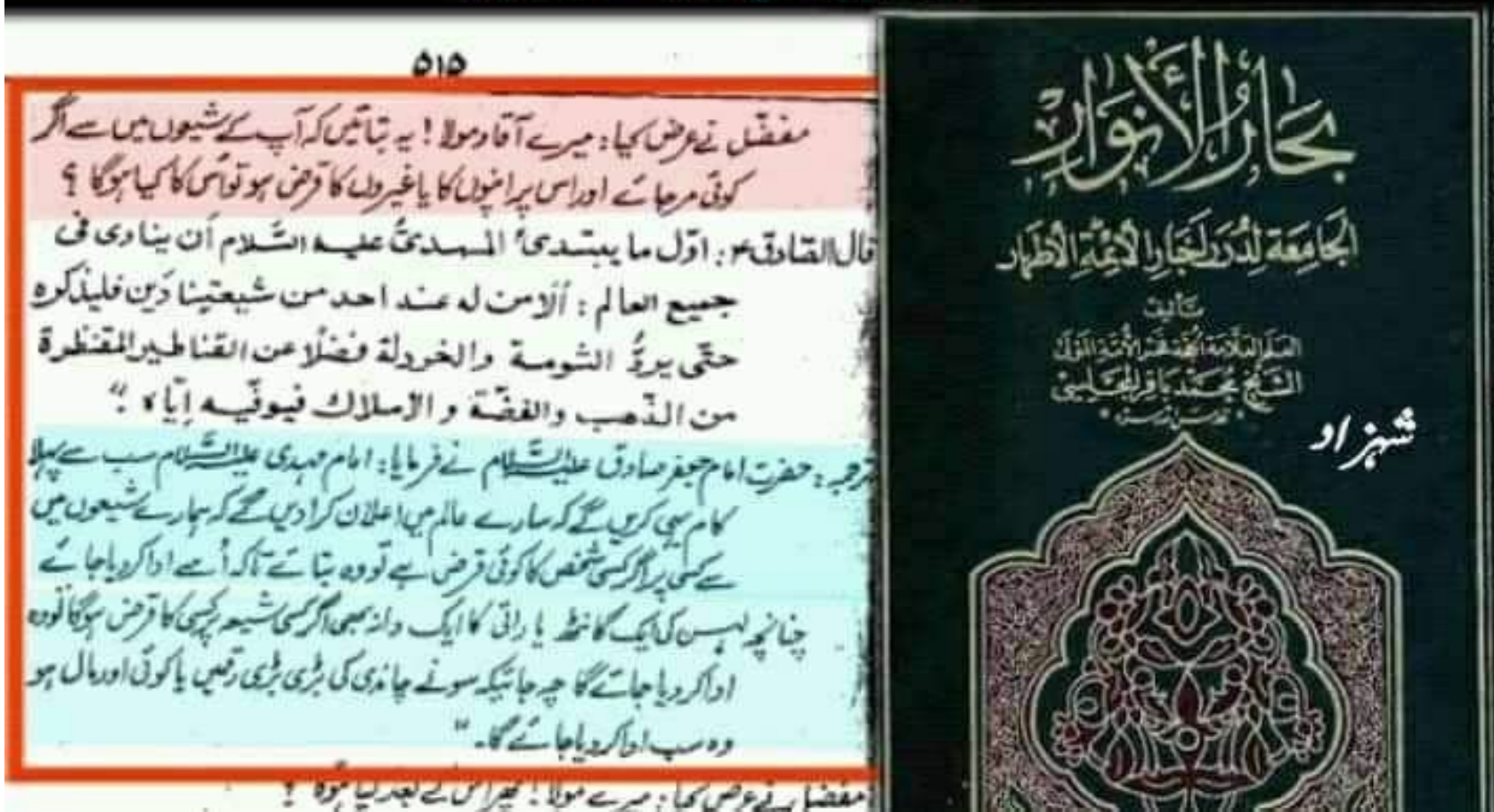

۵۱۵

مفضل نے عرض کیا: میرے آقا و مولا! یہ بتائیں کہ آپ کے شیعوں میں سے اگر کوئی مر جائے اور اس پر اپنوں کا یا غیروں کا قرض ہو تو اس کا کیا ہوگا؟

قال الصادق ع: اوّل ما یبتدیٔ المہدیؑ علیہ السلام أن ینادی فی جمیع العالم: ألا من لہ عند احد من شیعتنا دَین فلیذکرہ حتی یردُّ الشومۃ والخردلۃ فضلاً عن القناطیر المقنطرۃ من الذہب والفضۃ و الاملاک فیوفیہ إیاہ۔"

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام سب سے پہلا کام یہی کریں گے کہ سارے عالم میں اعلان کرا دیں گے کہ ہمارے شیعوں میں سے کسی پر اگر کسی شخص کا کوئی قرض ہے تو وہ بتائے تاکہ اُسے ادا کر دیا جائے چنانچہ لہسن کی ایک گانٹھ یا راتی کا ایک دانہ بھی اگر کسی شیعہ پر کسی کا قرض ہوگا تو وہ ادا کر دیا جائے گا چہ جائیکہ سونے چاندی کی بڑی بڑی رقمیں یا کوئی اور مال ہو وہ سب ادا کر دیا جائے گا۔"

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟

رافضیت کا بارہ نجیبہ کوفہ کی مسجد کو اس لیے مسمار کرے گا اس کو یزید بن معاویہ نے تعمیر کروایا تھا

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا پھر امام مہدی سارے مشرق اور مغرب
میں گھوم پھر کر کوفہ اور مسجد کوفہ تشریف لائیں گے اور اس مسجد
کو مسمار کرا دیں گے جس کو یزید بن معاویہ نے تعمیر کرایا تھا

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۵

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟

قال الصادقؑ: یأتی القائم علیہ السلام بعد ان یطأ شرق الارض
وغربہا، الکوفۃ و مسجدھا ویہدم المسجد الذی
بناہ یزید بن معاویۃ لعنۃ اللہ لما قتل الحسین بن علیؑ
علیہ السلام و (ھو) مسجد لیس للہ ملعون ملعون من بناہ

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پھر امام مہدی علیہ السلام سارے مشرق اور مغرب میں گھوم پھر کر کوفہ اور مسجد کوفہ تشریف لائیں گے اور اس مسجد کو مسمار کرا دیں گے جس کو یزید بن معاویہ لعنۃ اللہ علیہ نے تعمیر کرایا تھا، جب امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا تھا۔ وہ مسجد اللہ کے لیے تعمیر نہیں کی گئی تھی ملعون ہے ملعون ہے اس کی تعمیر کرنے والا۔"

مفضل نے عرض کیا: مولا! حضرت امام قائم علیہ السلام کی مدت حکومت کتنی ہوگی؟

قال ع: "قال اللہ عزوجل:

الآیۃ: "فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ. فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ
لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ. خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ

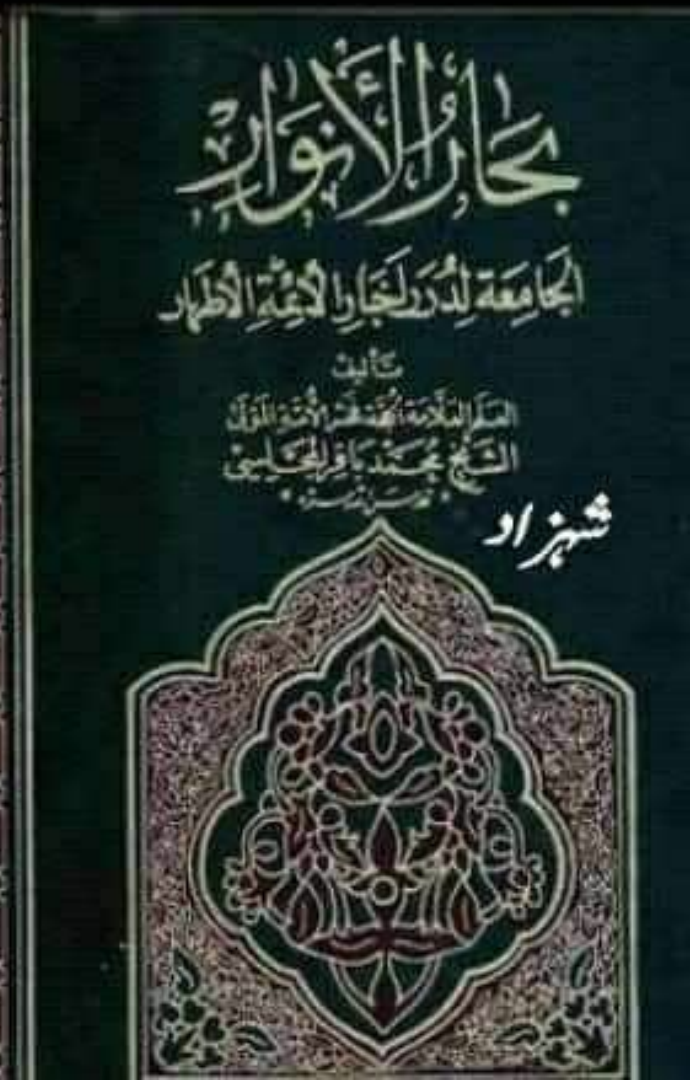

تکیوں کے نیچے رقعہ برآمد ہوگا تب رافضیت کے عجوبے کا ظہور ہوگا

آپ نے فرمایا تم لوگ سو رہے ہوگے کہ تمہارے سرہانے سے تکیوں کے نیچے
سے ایک ایک رقعہ رکھا ہوا برآمد ہوگا جس پت تحریر ہوگا کہ طاعۃ معروفۃ یعنی
اطاعت کے لیے تیار ہو جاؤ

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۱

(بقرہ ۱۲۸)
امامؑ نے فرمایا "وھم اصحاب القائمؑ" (اور وہ) اصحاب قائمؑ ہیں

(اکمال الدین)

(۳۵) آپؑ کے ظہور کا علم کیسے ہوگا ؟

ابن ولید نے محمد عطار سے، انھوں نے ابن ابوخطاب سے، انھوں نے صفوان بن یحیی سے، انھوں نے منذر سے، انھوں نے بکار بن ابوبکر سے، انھوں نے عبداللہ بن عجلان سے روایت کی ہے، اور انھوں نے کہا کہ ہم لوگ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے ظہور حضرت امام قائم علیہ السلام کا ذکر کر رہے تھے، اثنا گفتگو میں نے آنجناب سے دریافت کیا کہ ہمیں ان حضرت کے ظہور کا علم کیسے ہوگا ؟

قالؑ : "یصبح احدکم و تحت رأسہ صحیفۃ علیہا مکتوب
" طاعۃ معروفۃ "

آپؑ نے فرمایا: "تم لوگ سو رہے ہوگے کہ تمہارے سرہانے سے (تکیوں کے نیچے سے)
ایک ایک رقعہ رکھا ہوا (برآمد) ہوگا جس پر تحریر ہوگا کہ: "طاعۃ معروفۃ"
یعنی اطاعت کے لیے تیار ہو جاؤ۔

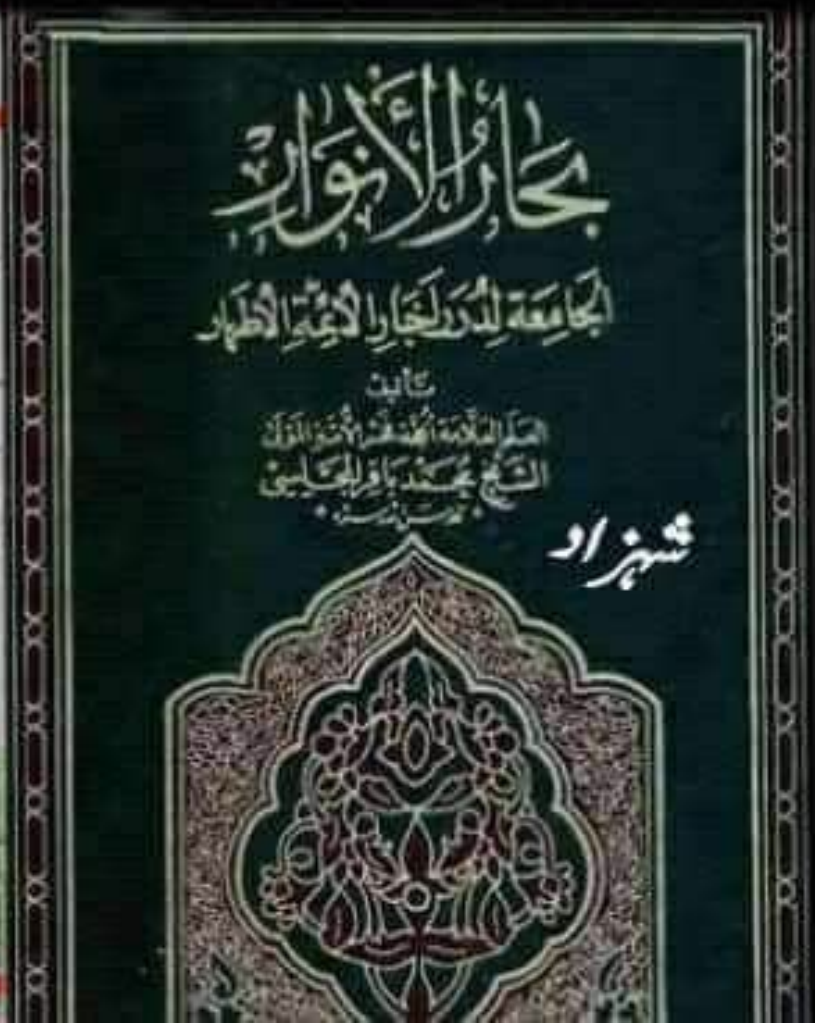

خانہ کعبہ مسمار حجر اسود کوفہ میں رافضیت کے محبوبہ کے ظہور کی نشانی

ابو لبید سے روایت ہے اہل حبشہ خانہ کعبہ کو مسمار کریں گے

اور حجر اسود کو لے جا کر مسجد کوفہ میں نصب کیا جائے گا

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۱

(انھیں کوئی توڑنے والا نہ ہوگا) اس میں شک نہ کرنا۔" (غیبت طوسیؒ)

(۷۰) اہلِ حبشہ کے ہاتھوں انہدامِ کعبہ

فضل نے احمد بن عمر بن سالم سے، انھوں نے یحییٰ بن علی سے، انھوں نے ربیع سے، انھوں نے ابو لبید سے روایت کی ہے اُن کا قول ہے کہ:

" تغیر الحبشة البیت فیکسرونه ویتخذ الحجر فینصب فی مسجد الکوفة "

"اہلِ حبشہ خانہ کعبہ کو مسمار کریں گے اور حجرِ اسود کو لیجا کر مسجدِ کوفہ میں نصب کیا جائے گا۔" (غیبت طوسیؒ)

(۷۱) سفیانی کی مدتِ حکومت

فضل نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے ابن اُذینہ سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا

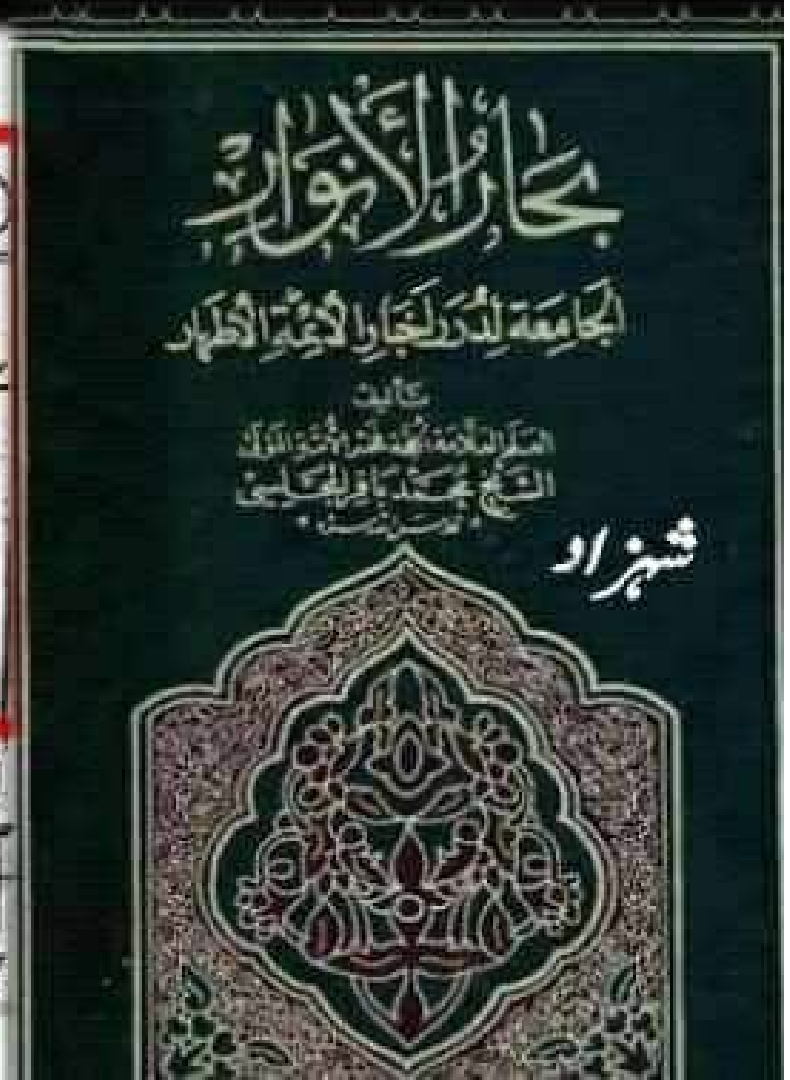

رافضیت کے نجوبہ کے بارہ مہدی ہوں گے

امام جعفر صادقؒ نے فرمایا امام قائم کے بعد ہم اہلِ بیعت میں سے اولاد امام حسینؓ سے بارہ مہدی ہوگے

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۷۳۰

المومنین ہوں گے۔"

⑦ امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

سید علی بن عبد الحمید نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"اَنَّ مِنَّا بعد القائم علیہ السلام اثنا عشر مہدیا من ولد الحسین"

امام قائم علیہ السلام کے بعد ہم اہلِ بیت میں سے اولادِ امام حسین علیہ السلام سے بارہ مہدی ہوں گے۔" (منتخب البصائر)

⑧ مسجدِ سہلہ منزلِ امام قائم ہوگی

أبی نے سعد سے، سعد نے جاموراني سے، جاموراني نے حسین بن سیف سے، حسین نے اپنے والد سیف سے، سیف نے حضری سے، اور حضری نے حضرت ابو جعفر اور حضرت ابو عبداللہ علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا کوفہ کے بارے میں: فیہا مسجد سہیل الذی لم یبعث اللہ نبیاً إلّا وقد صلّی فیہ ومنہا یظہر عدل اللہ، وفیہا یکون قائمہ والقوام من بعدہ

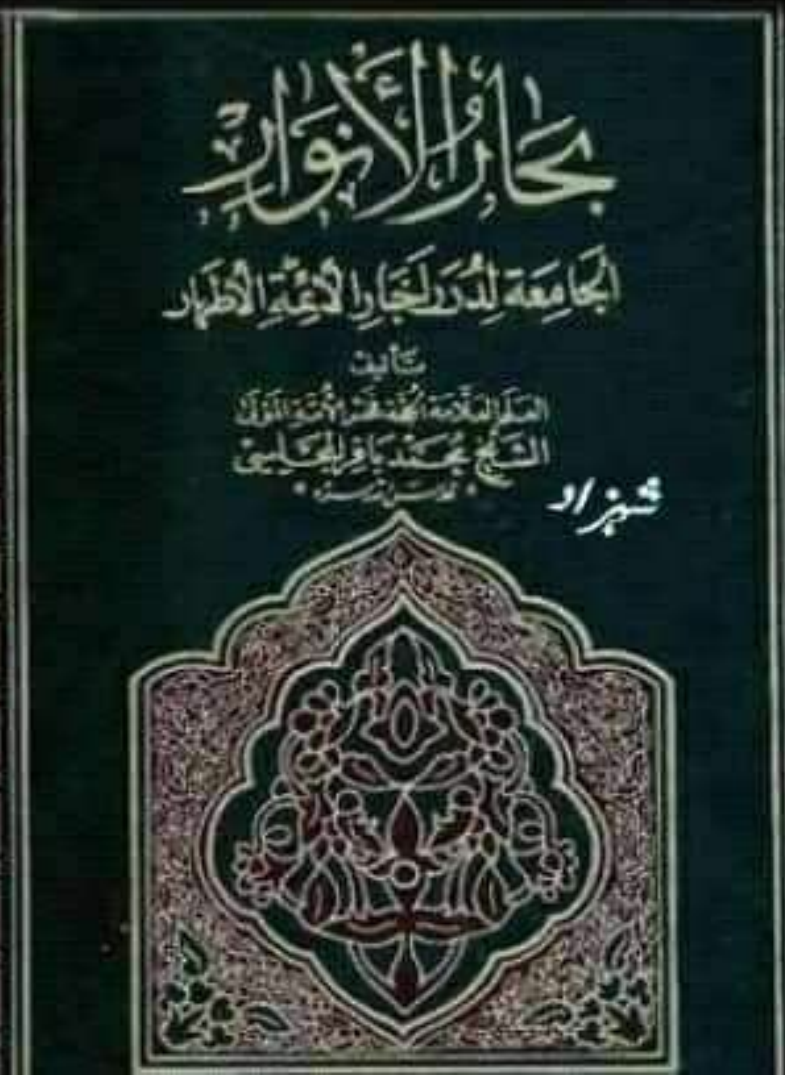

رافضیت کا مجوبہ قتل کی ابتداء قریشیوں سے کرے گا

یہ ضرور ہے کہ آنجناب سب سے پہلے قریش سے شروع کریں گے آپ ان لوگوں سے تلوار کے سوا اور کچھ نا لیں گے اور تلوار کے سوا اور کچھ نا دیں گے یہاں تک کہ لوگ کہنے لگیں گے یہ شخص آل محمد ﷺ سے نہیں ہے کیونکہ اہل محمد ﷺ میں سے ہوتا تو ضرور رحم کرتا

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۵

قتل کی ابتداء قریشیوں سے ہوگی

(۱۱۲)

علی بن الحسین نے محمد عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن سے، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے جرنطی سے، انھوں نے ملاء سے، انھوں نے محمد سے، اور محمد نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب کو فرماتے ہوئے سُنا:

یقول: "لو یعلم الناس ما یصنع القائم اذا خرج لأحب اکثرهم ان لا یروه مما یقتل من الناس، انما انه لا یبدء الا بقریش فلا یأخذ منها الا السیف ولا یعطیها الا السیف حتی یقول کثیر من الناس: لیس هذا من آل محمد لو کان من آل محمد لرحم۔"

(غیبۃ نعمانی)

آپ نے فرمایا: "اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو کیا کریں گے تو پھر اکثر لوگ تو یہی چاہیں گے کہ جسقدر وہ قتل کریں گے (اپنی آنکھوں سے) نہ دیکھیں۔ یہ ضرور ہے کہ آنجناب سب سے پہلے قریش سے شروع کریں گے آپ اُن لوگوں سے تلوار کے سوا اور کچھ نہ لیں گے اور تلوار کے سوا اور کچھ نہ دیں گے یہاں تک کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ یہ شخص آلِ محمد میں سے نہیں ہے، کیونکہ اگر آلِ محمد میں سے ہوتا تو ضرور رحم کرتا۔"

(غیبۃ نعمانی)

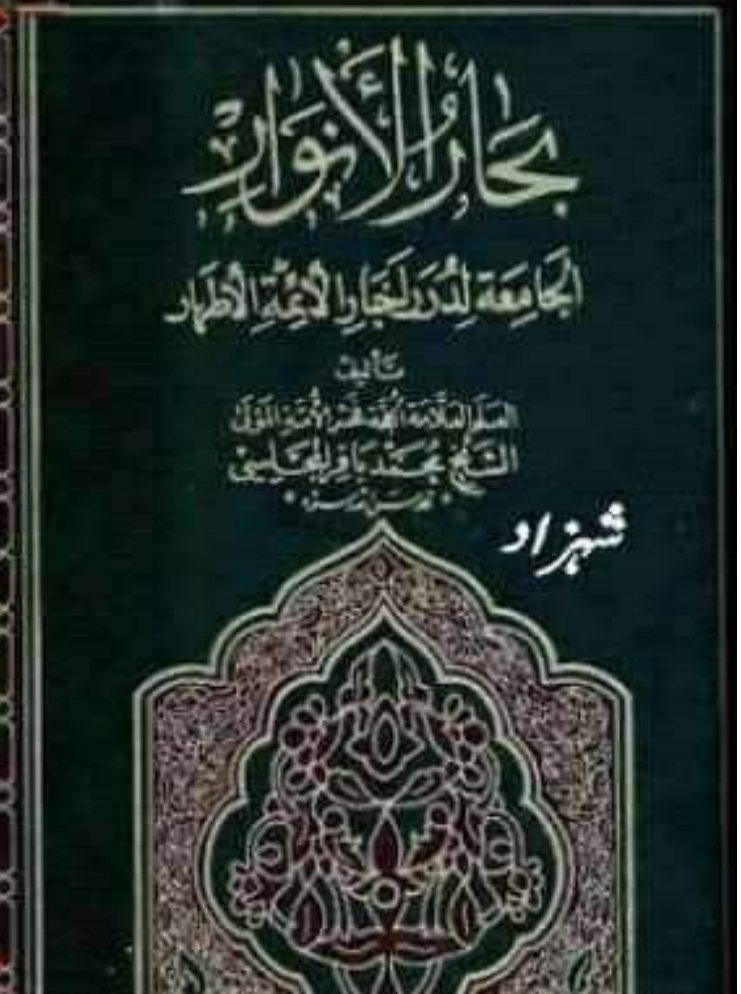

رافضیت کے مذہب پر ایسا خون سوار ہوگا وہ ہوگا اور تلوار ہوگی

جب امام قائم کا ظہور ہوگا تو آنجناب کے اور اہل عرب و قریش کے درمیان صرف تلوار ہو گی اور تم لوگ ظہور قائم میں تعجیل کیوں چاہتے ہو بخدا ان جناب کی غزا تو صرف جو کی بدمزہ روٹی ہو گی اور آپ کا لباس موٹا جھوٹا ہوگا اور آپ کا کام صرف تلوار ہوگا اور تلوار کی زیر سایہ موت

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۷

قال: " اذا خرج القائم لم يكن بينه وبين العرب وقريش إلا السيف (ما يأخذ منها إلا السيف) وما يستعجلون بخروج القائم ؟ والله ما طعامه إلا الشعير الجشب ولا لباسه إلا الغليظ ، وما هو إلا السيف والموت تحت ظل السيف "

(منیۃ نعمانی)

آپؑ نے فرمایا: " جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو آنجنابؑ کے اور اہل عرب و قریش کے درمیان صرف تلوار ہوگی اور تم لوگ ظہور قائم میں تعجیل کیوں چاہتے ہو؟ بخدا اُن جناب کی غذا تو صرف جَو کی بدمزہ روٹی ہوگی اور آپ کا لباس موٹا جھوٹا ہوگا ، اور آپ کا کام صرف تلوار ہوگا ، اور تلوار ہی کے زیر سایہ موت "

(منیۃ نعمانی)

(۱۱۷) آپؑ کا خوف ہر شے پر طاری ہوگا

ابن عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے ، اُنھوں نے اپنے والد سے ، اُنھوں نے حسن بن

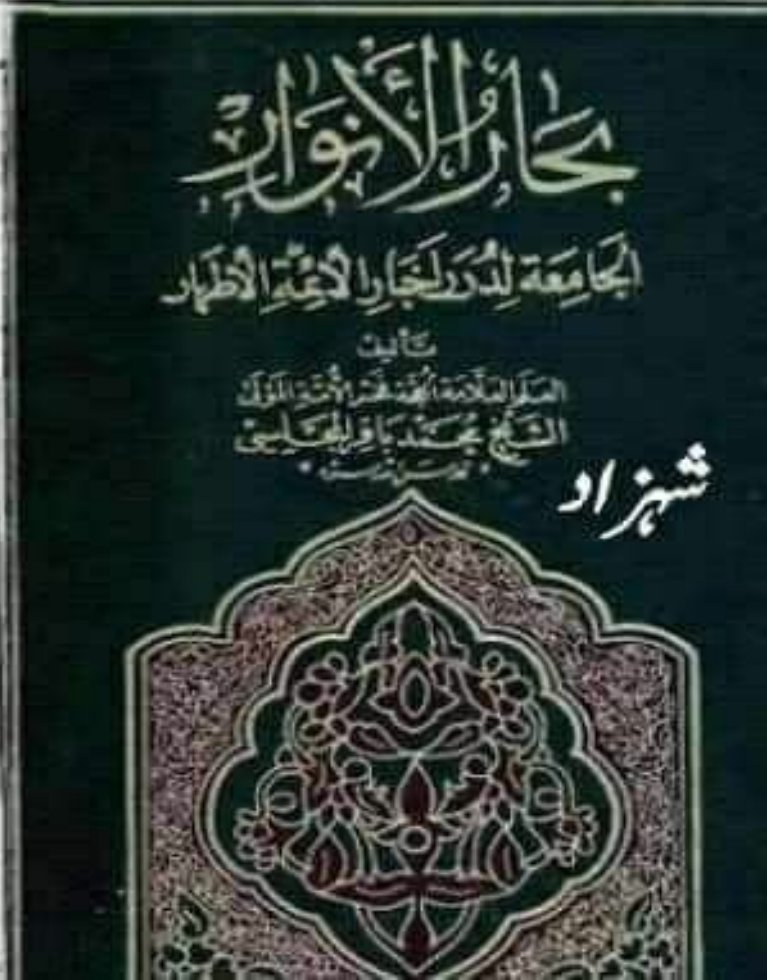

رافضیت کے نجوبہ کا خوف ہر شے پر طاری ہو گا

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے لوگ گرفتار کر کے آپ کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور ان کی گردن زدنی کا حکم دیں گے اور دنیاں میں کوئی شے باقی نہ رہے گی جو آپ سے خوف زدہ نہ ہو

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۷

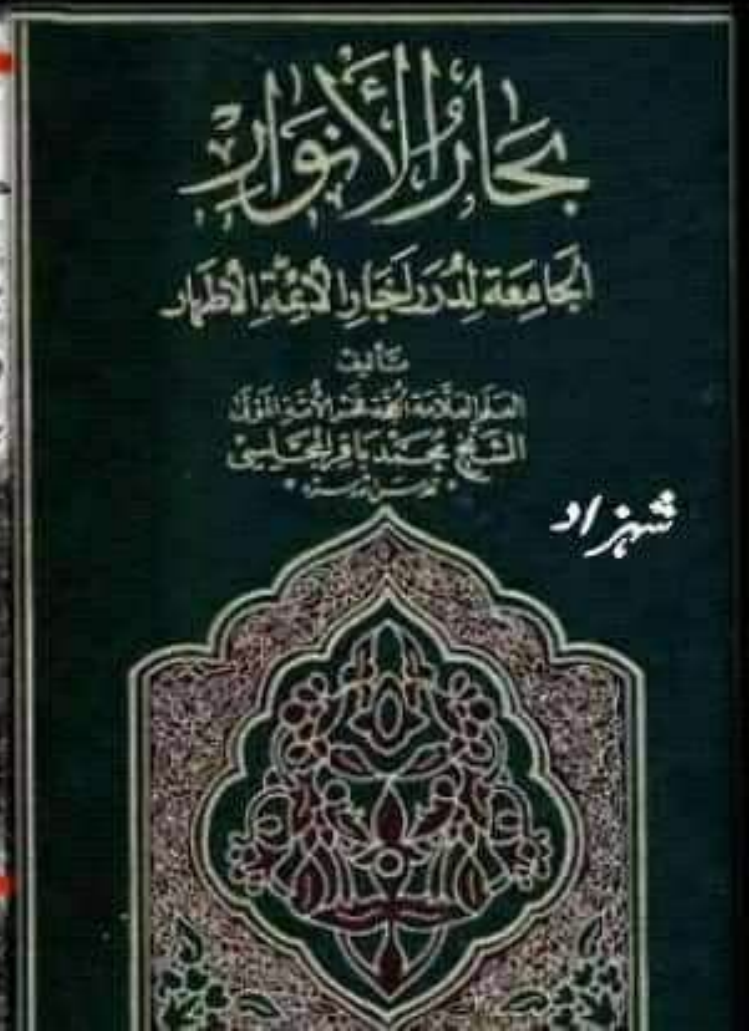

موٹا جھوٹا ہوگا، اور آپ کا کام صرف تلوار ہوگا، اور تلوار ہی کے ذریعہ سے

(نعمانی)

(۱۱۷) آپؑ کا خوف ہر شے پر طاری ہوگا

ابن عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے حسن بن علی بن یوسف اور محمد بن علی سے، اُنھوں نے سعدان بن مسلم سے، اُنھوں نے اپنے بعض اشخاص (رجال) سے، اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا:

"بینا الرجل علی رأس القائم علیہ السلام یأمرہ و ینہاہ إذ قال: أدیروہ فیدیرونہ إلی قدامہ فیأمر بضرب عنقہ فلا یبقی فی الخافقین شیٔ إلا خافہ"

(نعمانی)

"لوگ گرفتار کر کے آپ کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور اُن کی گردن زدنی کا حکم دیں گے اور دنیا میں کوئی شے باقی نہ رہے گی جو آپ سے خوفزدہ نہ ہو۔"

(نعمانی)

اپنے والد سے، اُنھوں نے سعدان بن مسلم سے، اُنھوں نے ہشام بن سالم سے اور اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل

رافضیت کا عجوبہ امر جدید کتاب جدید فیصلہ جدید کے ساتھ ظہور کرے گا

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا امام قائم امر جدید و کتاب جدید اور فیصلہ جدید کے ساتھ ظہور کریں گے اور اہل عرب پر شدید ہوں گے وہ سوائے تلوار کے اور کوئی بات نہ کریں گے کسی عزر و توبہ قبول نا کریں گے وہ ملامت کرنے والے کی ملامت کی اللہ کے بارے میں پروا نا کریں گے

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۶

(۱۱۴) امرِ جدید کے ساتھ ظہور

انہی اسناد کے ساتھ برقی نے عاصم بن حمید حناط سے، انھوں نے ابوبصیر سے روا
کی ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"یقوم القائم بامر جدید و کتاب جدید و قضاء جدید
علی العرب شدید، لیس شأنه إلا بالسیف لا یستتیب
أحدا و لا یأخذه فی الله لومة لائم" (غیبت نعمانی)

"امام قائم علیہ السلام امرِ جدید و کتاب جدید اور فیصلۂ جدید کے ساتھ ظہور
کریں گے، اور اہل عرب پر شدید ہوں گے، وہ سوائے تلوار کے اور کوئی
بات نہ کریں گے، کسی کا عذر و توبہ قبول نہ کریں گے۔ وہ ملامت کرنے والے
کی ملامت کی اللہ کے بارے میں، پروا نہ کریں گے۔" (غیبت نعمانی)

(۱۱۵) لباس اور غذا میں سادگی

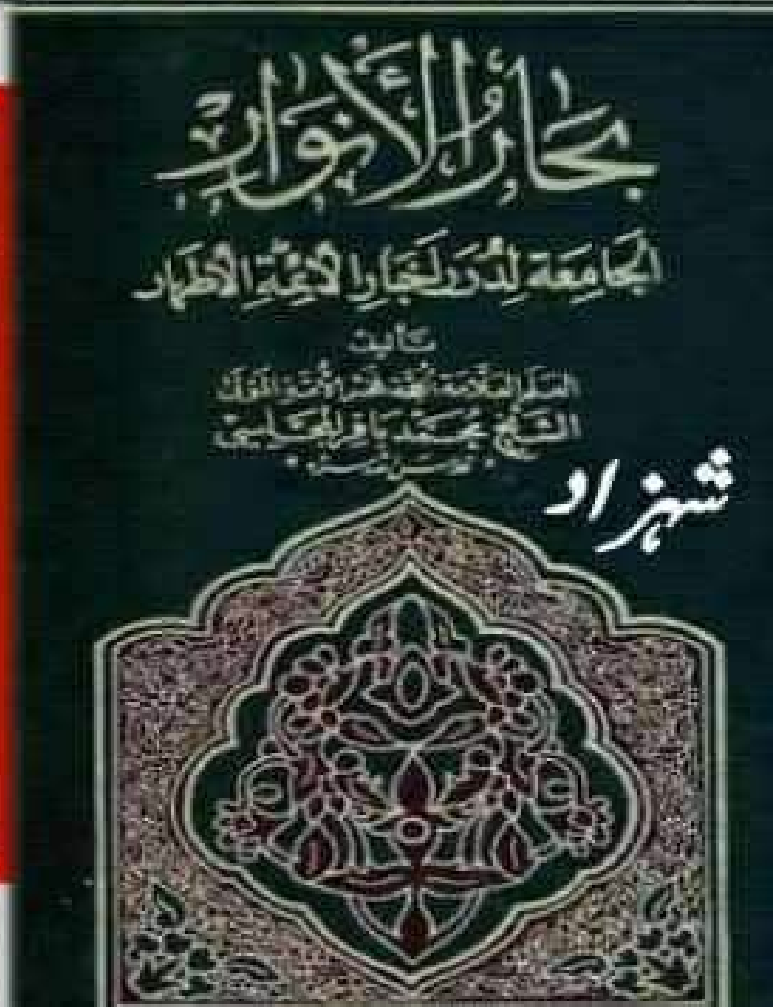

رافضیت کا مجوب ہٹلر ہلاکو چنگیز سے زیادہ ظلم کرے گا

میرے لیے یہ ممکن تھا کہ منہ موڑنے والوں کو قتل کر دو اور زخمیوں کی مرہم پٹی کر دو مگر میں نے اپنے اصحاب کے پیش نظر ایسا نہیں کیا کہ اگر یہ زخمی ہو جائیں تو قتل نہ کیئے جائیں مگر امام قائم منہ موڑنے والوں کو قتل کریں گے اور زخمیوں کو دفن (تجہیز) کر دیں گے

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۴

(۱۱۰) سیرتِ امام قائم علیہ السلام

محمد بن علی کوفی نے عبدالرحمان بن (ابی) ہاشم سے، انھوں نے ابوخدیجہ سے اور ابو خدیجہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیرالمومنینؑ کا ارشاد ہے: "کان لی ان اقتل الموتی و اجہز علی الجریح، و لکن ترکت ذالک للعافیۃ من اصحابی ان جرحوا لم یقتلوا، و القائم لہ ان یقتل الموتی و یجہز علی الجریح۔" (غیبۃ نعمانی)

ترجمہ: "میرے لیے یہ ممکن تھا کہ منہ موڑنے والے کو قتل کر دوں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کر دوں، مگر میں نے اپنے اصحاب کے انجام کے پیش نظر ایسا نہیں کیا کہ اگر یہ زخمی ہو جائیں تو قتل نہ کیے جائیں، مگر امام قائم منہ موڑنے والے کو قتل کریں گے اور زخمیوں کو دفن (تجہیز) کر دیں گے۔" (غیبۃ نعمانی)

(۱۱۱) [illegible]

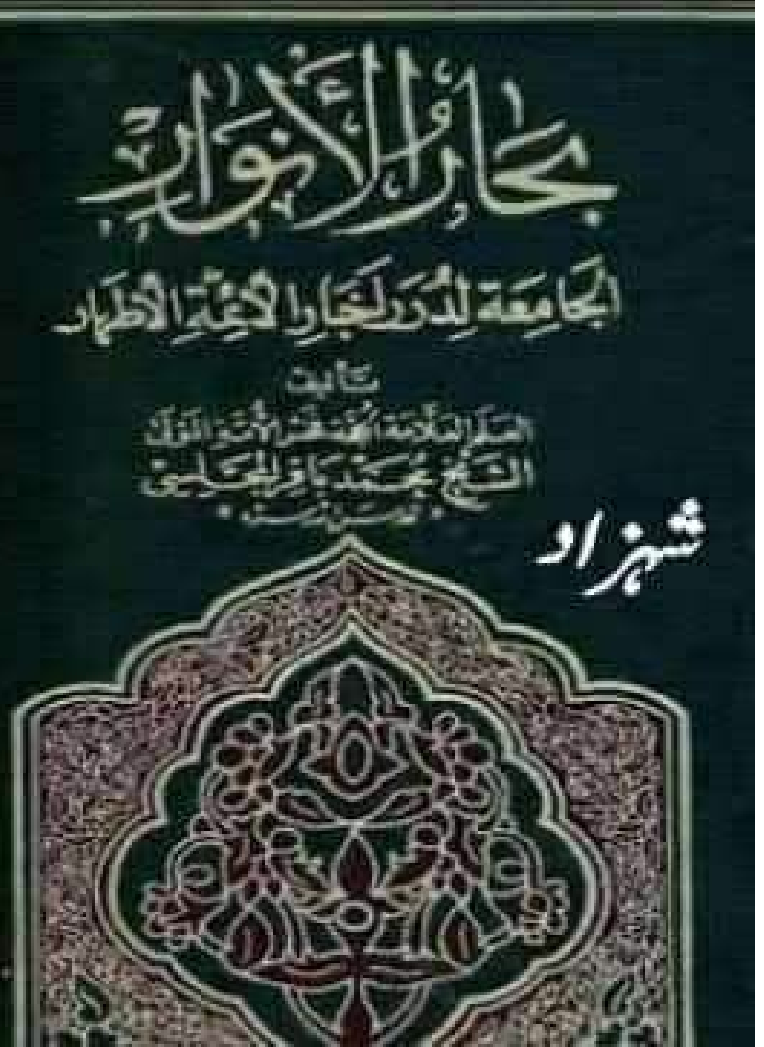

رافضیت کا محبوبہ محمد ﷺ کی سیرت پر عمل نہیں کرے گا

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے ایک دفعہ میں نے آنجناب سے عرض کیا آپ امام قائم کا نام تو بتا دیں
آپ نے فرمایا ان کا نام میرا نام ہو گا
میں نے عرض کیا آنجناب کی سیرت بھی حضرت محمد ﷺ کی سیرت ہو گی؟؟؟؟
آپ نے فرمایا افسوس افسوس اے زرارہ وہ آنحضرت ﷺ کی سیرت پر عمل نہ کریں گے
میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان یہ کیوں؟؟؟
آپ نے فرمایا یہ اس لیے کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے امت کے ساتھ نرمی اور تالیف قلوب کا سلوک کیا مگر امام قائم تو قتل کریں گے اور اسی کا ان کو حکم دیا ہو گا اس کتاب میں جو ان کے پاس ہو گی اس میں سیرت قتل کا حکم ہو گا تو یہ قبول نا ہو گی ویل ہے اس پر جس نے ان سے منہ موڑا

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۳

(منیۃ نعمانی)

(۱۰۹) سیرتِ رسولؐ اللہ اور سیرتِ قائمؑ میں فرق

علی بن الحسین نے محمد عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد علی کوفی سے، انھوں نے برنطی سے، انھوں نے ابن بکیر سے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے زرارہ سے اور زرارہ نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں آنجناب سے عرض کیا کہ (فرزندِ رسولؐ!) آپ امام قائمؑ کا نام تو بتا دیں؟

فقالؑ: اسمہ اسمی۔

قلتُ: أیسیر بسیرۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ۔؟

قالؑ: ھیھات ھیھات یا زرارۃ مایسیر بسیرتہ۔

قلت: جعلتُ فداک لِمَ؟

قالؑ: إنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سار فی أمتہ باللین کان یتألف الناس، والقائم علیہ السلام یسیر بالقتل، بذلک أمر فی الکتاب الذی معہ: أن یسیر بالقتل ولا یستتیب أحدًا، وویل لمن ناواہ۔"

(منیۃ نعمانی)

آپ نے فرمایا: اُن کا نام میرا نام ہو گا۔

(انھوں نے) عرض کیا: کیا آنجناب کی سیرت بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت ہو گی؟

آپ نے فرمایا: افسوس، افسوس، اے زرارہ! وہ آنحضرت ﷺ کی سیرت پر عمل نہ کریں گے۔

(میں نے) عرض کیا: میں آپ پر قربان، یہ کیوں؟

آپ نے فرمایا: یہ اس لیے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے ساتھ نرمی اور تالیفِ قلوب کا سلوک کیا، مگر امام قائمؑ تو قتل کریں گے اور اسی کا اُن کو حکم دیا گیا ہو گا اس کتاب میں جو اُن کے پاس ہو گی، اس میں سیرتِ قتل کا حکم ہو گا، تو یہ قبول نہ ہو گی، ویل ہے اُس پر جس نے اُن سے منہ موڑا۔ (منیۃ نعمانی)

شیعوں کا بارھواں امام پیدا ہی نہیں ہوا

شیعہ کے نزدیک جب گیارواں امام فوت ہوا تو اس وقت ان کے گھر نہ کوئی بچہ تھا اور نہ ہی ان کی بیوی حاملہ تھیں؟!!!

جب امام حسن العسکری کی وفات ہوئی اور حضرت دفن ہو گئے تو بادشاہ اور لوگ حضرت کے لڑکے کی تلاش میں لگے۔ منزلوں اور گھروں میں جا بجا تلاش کیا اور حضرت کی میراث کی تقسیم سے رکے رہے جو لوگ اس کنیز کے نگران تھے جس پر حمل کا شبہ تھا وہ برابر نگرانی کرتے رہے یہاں تک کہ حمل غلط ثابت ہوا۔ پس حضرت کی میراث ان کی ماں اور بھائی کے درمیان تقسیم کر دی گئی۔

شیعہ معتبر کتاب: اصول الکافی/ جلد 1/ صفحہ 323

اردو ایڈیشن: الشافی ترجمہ اصول کافی/ جلد سوم/ صفحہ 126

تو اب عقلمند شیعوں سے سوال ہے کہ بارھواں امام کیسے پیدا ہوا جو آپ کے مطابق 1200 سال پہلے چار یا پانچ سال کا بچہ تھا اور وہ ظالموں کے ڈر سے غار میں چھپ گیا تاکہ وہ قتل نہ کر دیا جائے اور ابھی تک بھی وہیں ہے؟؟؟

الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْمَعْرُوفَ بِابْنِ الرِّضَا. فَسَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ لَوْ زَالَتِ الْإِمَامَةُ عَنْ خَلَفِ بَنِي الْعَبَّاسِ مَا اسْتَحَقَّهَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ غَيْرُ هَذَا وَإِنَّ هَذَا لَيَسْتَحِقُّهَا فِي فَضْلِهِ وَعَقْلِهِ وَهَدْيِهِ وَصِيَانَتِهِ وَزُهْدِهِ وَعِبَادَتِهِ [illegible]، فَازْدَدْتُ [illegible] فَلَقاً وَتَفَكُّراً وَ[illegible] فَلَيْكَ إِلَّا السُّوَالَ [illegible] وَالْفُقَهَاءِ وَسَائِرِ [illegible] وَالتَّقْدِيمِ لَهُ عَلَى [illegible] الْقَوْلَ فِيهِ وَالشَّكَّ [illegible] فَقَالَ: وَمَنْ جَعْفَرٌ؟ [illegible] مَنْ رَأَيْتَهُ مِنَ الرَّ[illegible] وَوَلَاءِ الْحَسَنِ بْنِ [illegible] قَدِ انْحَلَّ، فَرَكِبَ [illegible] تُحْفَهُمْ مِنْ بِغَايَتِهِ وَ[illegible] الْمُتَطَبِّبِينَ فَأَمَرَهُ [illegible] ضَعْفٍ، فَأَمَرَ [illegible] أَصْحَابِهِ عَشَرَةً [illegible] لَيْلًا وَنَهَاراً، فَلَ[illegible] دَارِهِ مِنْ فَتْشِهَا وَ[illegible] فَدَخَلْنَ إِلَى جَوَا[illegible] يَخْرُجُ الْخَادِمُ وَ[illegible] هَاشِمٍ وَالْقُوَّادُ وَ[illegible] تَهْنِئَةً بِمَوْتِ السُّلْ[illegible] عَلَيْهِ فَإِذَا أَبُو عِيسَى مَيِّتٌ فَكُشِفَ عَنْ وَجْهِهِ فَعَرَفَهُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ مِنَ الْعَلَوِيَّةِ وَالْعَبَّاسِيَّةِ وَالْقُوَّادِ وَالْكُتَّابِ وَالْقُضَاةِ وَالْمُتَطَبِّبِينَ وَقَالَ: هَذَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الرِّضَا مَاتَ حَتْفَ أَنْفِهِ عَلَى فِرَاشِهِ، حَضَرَهُ مِنْ حَضَرَهُ مِنْ خَدَمِ أَبِيهِ الْمُؤْمِنِينَ وَغِلْمَانِهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ، وَمِنَ الْقُضَاةِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ، وَمِنَ الْمُتَطَبِّبِينَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ، ثُمَّ غَطَّى وَجْهَهُ وَأَمَرَ بِحَمْلِهِ فَحُمِلَ مِنْ وَسَطِ دَارِهِ وَدُفِنَ فِي الْبَيْتِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ، فَلَمَّا دُفِنَ أَخَذَ السُّلْطَانُ وَالنَّاسُ فِي طَلَبِ وَلَدِهِ وَكَثُرَ التَّفْتِيشُ فِي الْمَنَازِلِ وَالدُّورِ وَتَوَقَّفُوا عَنْ قِسْمَةِ مِيرَاثِهِ وَلَمْ يَزَلِ الَّذِينَ وَكَّلُوا بِحِفْظِ الْجَارِيَةِ الَّتِي تُوهَمُ عَلَيْهَا الْحَمْلَ لَازِمِينَ حَتَّى تَبَيَّنَ بُطْلَانُ الْحَمْلِ، فَلَمَّا بَطَلَ الْحَمْلُ

The Reality of Shia
www.facebook.com/ansarulsunnah1

جب تک ۷۱ صحیح شیعہ دنیا میں پیدا نہیں ہو جاتے امام مہدی ظاہر نہیں ہو گا

روایتوں میں امام جعفرؒ سے جو وارد ہوا ہے جو شیعہ لوگ امام کو جہاد کی تحریص دلاتے تھے اور کہتے تھے کہ عراق میں ایسے شیعہ موجود ہیں کہ اگر آپ انہیں نیزوں پر چلنے کو کہیں تو ایسا کر گزریں گئے امام راستہ میں چلے جا رہے تھے جب کہنے والے نے یہ بات کہی سامنے بکریاں چر رہی تھیں امام نے ان کی طرف دیکھا اور کہا کہ اگر ان بکریوں کی تعداد کے مطابق صحیح شیعہ دنیا میں موجود ہوتے جو دل اور زبان سے ہماری موافقت کرتے تو امام ظاہر ہو جاتا راوی کہتا ہے میں نے بعد میں بکریاں شمار کیں تو وہ سترہ تھیں

انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۴۵

عظيم لا يسهّله إلّا احتمال قرب الفرج بخروجه عليه السلام ولا يخفى أنّ هذا إنّما يتمّ على تقدير وجوده واستتاره أمّا لو كان ميّتاً أو لم يوجد أصلاً فلا انتظار أصلاً والذي يؤيّد هذه المقالة من أنّ ثواب انتظار الفرج خير لهم من ثواب الحضور ما ورد في الروايات عن الصادق عليه السلام من أنّ أناساً من الشيعة كانوا يحرّضونه على القيام بالسيف وكانوا يقولون إنّ لك شيعة في العراق لو حملتهم على أطراف الأسنّة لمشوا عليها فقال قائل منهم هذا الكلام وهم يمشون فنظر عليه السلام إلى غنيمات ترعى فقال لو كان لنا من الشيعة من يوافقنا في القلب واللسان على أمر الخروج بعدد هذه الأغنام لخرج القائم منّا قال الراوي فعددتها فإذا مجموعها سبعة عشر شاة. ومرّة أُخرى

Facebook.Com/Muhammad Umair

الروايات عن الصادق عليه السلام من أنّ أناساً من الشيعة كانوا يحرّضونه على القيام بالسيف وكانوا يقولون إنّ لك شيعة في العراق لو حملتهم على أطراف الأسنّة لمشوا عليها فقال قائل منهم هذا الكلام وهم يمشون فنظر عليه السلام إلى غنيمات ترعى فقال لو كان لنا من الشيعة من يوافقنا في القلب واللسان على أمر الخروج بعدد هذه الأغنام لخرج القائم منّا قال الراوي فعددتها فإذا مجموعها سبعة عشر شاة. ومرّة أُخرى

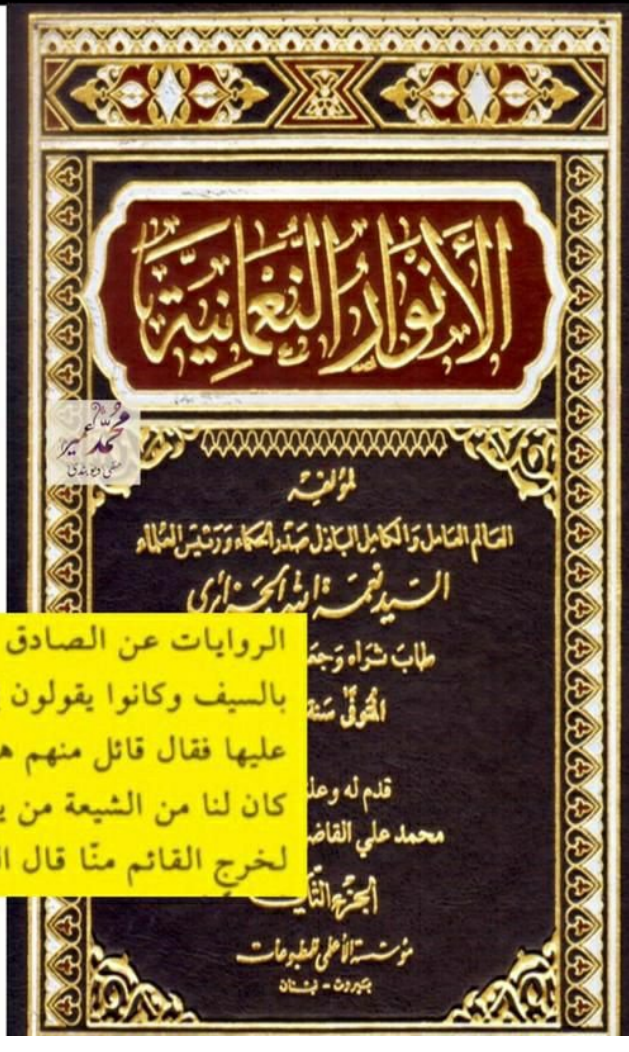

لنواميس الشرع إلى ورائهم ظهريا لا رادع لهم من دين ولا مانع لهم من حمية ووجدان صارت الغيرة مسلوبة والحمية زائلة فسدوا وأفسدوا ضلوا وأضلوا جمهرة من الشباب وقذفوهم في أوبئة الأمراض الروحية والجسمية الفتاكة ليس لهم اليوم عمل إلا الخداع والمكر والكذب والغدر وخيانة الأمة والمساومة على الوطن وخدمة المستعمرين وأكل أموال المسلمين وإفساد

مہدی کے ظہور کے متعلق شیعہ کا عقیدہ

شیعہ ہمارے امام کے ظہور کو نہیں جانتے اگر وہ اصحاب بدر کی تعداد کی مطابق ہو جاتے تو امام کے سامنے کھڑے ہوتے

انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۷۴

حتّى يصل بها نحو البيت حتّى لا يعرفه أحد قال المفضّل يا سيّدي كيف يظهر قال يظهر وحده ويأتي البيت وحده إلى الكعبة ويجنّ عليه الليل، وإذا نامت العيون وغسق الليل نزل إليه جبرائيل وميكائيل والملائكة صفوفاً، فيقول له جبرائيل يا سيّدي قولك مقبول وأمرك ماضٍ فامسح يده على وجهه ويقول الحمد لله الذي صدقنا وعده وأورثنا الأرض نتبوّأ من الجنّة حيث نشاء فنعم أجر العاملين؛ ويقف بين الركن والمقام ويصرخ صرخة يا معشر [illegible] وأهل خاصّتي ومن خلقهم الله لظهوري على وجه الأرض ائتوني طائعين، فترد [illegible] عليهم وهم على تجائرهم وعلى فرشهم في شرق الأرض وغربها، فيسمعونه في صيحة واحدة في أذن كلّ رجل [illegible] كلهم بين الركن [illegible] السماء يسمعونه كلّ [illegible] فتفرح نفوس المؤمنين

بذلك النور وهم لا يعلمون بظهور قائمنا، ثمَّ يصبحون وقوفاً بين يديه وهم ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلاً بعدّة أصحاب رسول الله ﷺ يوم بدر.

قال المفضّل فالإثنان وسبعون رجلاً الذين قتلوا مع الحسين عليه السلام يظهرون معه؟ قال نعم يظهرون معه وفيهم الحسين عليه السلام في اثني عشر ألفاً من المؤمنين من شيعة عليّ عليه السلام عليه عمامة سوداء يا مفضّل سيّدنا القائم يسند ظهره إلى الحرم ويمدّ يده فترى بيضاء من غير سوء ويقول هذه يد الله ثمَّ يتلو هذه الآية ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ ٱللَّهَ يَدُ ٱللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ﴾ [الفتح: ١٠]، فيكون أوّل من يقبّل يده جبرائيل عليه السلام ثمَّ يبايعه الملائكة ونجباء الجنّ ثمَّ نقباء المؤمنين، ويصبح الناس بمكّة فيقولون قد

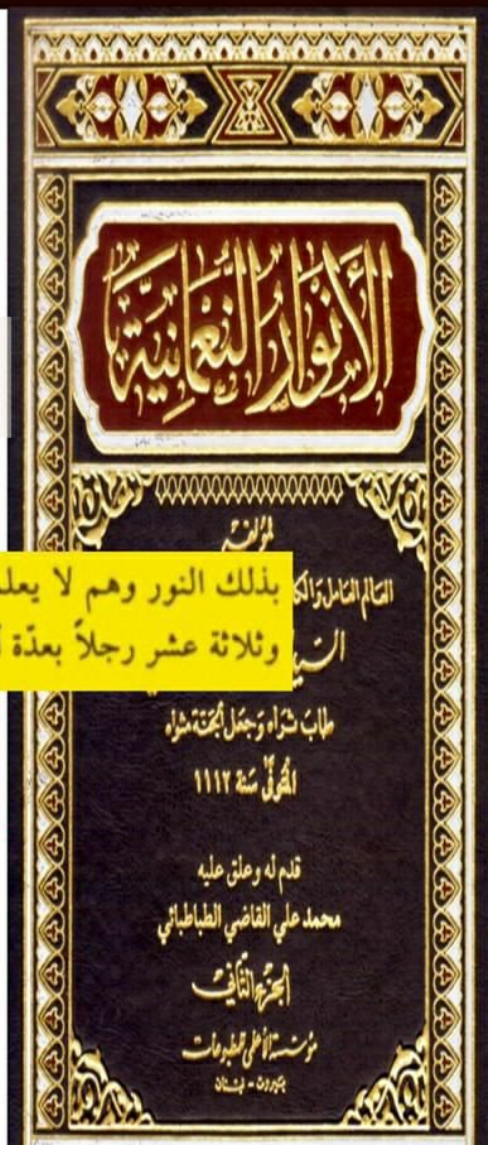

Facebook.Com/Muhammad.Umair

جب تک ۷۲ شیعہ پیدا نہیں ہو جاتے امام ظاہر نہیں ہو گا

مفصل نے کہا اصحاب حسینؓ کی تعداد کے برابر اگر ۷۲ شیعہ ہو جاتے تو امام ظاہر ہو جاتا امام نے کہا کہ ہاں مع حسینؓ ہوں گئے اور ۱۲ ہزار شیعہ ہوں گئے

انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۷۴

حتّى يصل بها نحو البيت حتّى لا يعرفه أحد قال المفضّل يا سيّدي كيف يظهر قال يظهر وحده ويأتي البيت وحده إلى الكعبة ويجنّ عليه الليل، وإذا نامت العيون وغسق الليل نزل إليه جبرائيل وميكائيل والملائكة صفوفاً، فيقول له جبرائيل يا سيّدي قولك مقبول وأمرك جارٍ، فيمسح يده على وجهه ويقول الحمد لله الذي صدقنا وعده وأورثنا الأرض نتبوّأ من الجنّة حيث نشاء فنعم أجر العاملين؛ ويقف بين الركن والمقام ويصيح بصيحة يا معشر نقبائي وأهل خاصّتي ومن خلقهم الله لظهوري على وجه الأرض [illegible]، فترد صيحته عليهم وهم على تجائرهم وعلى فرشهم في شرق الأرض وغربها [illegible] في صيحة واحدة في أذن كلّ رجل فيجيئون نجوه ولا يمضي لهم إلّا كلمحة بصر [illegible] كلّهم بين يديه بين الركن والمقام، فيأمر الله عزّ وجلّ بنور فيصير عموداً من الأرض [illegible] يستضيء به كلّ [illegible] فتفرح بذلك المؤمنين وقوفاً بين يديه وهم ثلاثمائة

قال المفضّل فالإثنان وسبعون رجلاً الذين قتلوا مع الحسين عليه السلام يظهرون معه؟
قال نعم يظهرون معه وفيهم الحسين عليه السلام في اثني عشر ألفاً من المؤمنين من شيعة

قال المفضّل فالإثنان وسبعون رجلاً الذين قتلوا مع الحسين عليه السلام يظهرون معه؟
قال نعم يظهرون معه وفيهم الحسين عليه السلام في اثني عشر ألفاً من المؤمنين من شيعة

عليّ عليه السلام عليه عمامة سوداء يا مفضّل سيّدنا القائم يسند ظهره إلى الحرم ويمدّ يده فترى بيضاء من غير سوء ويقول هذه يد الله ثمّ يتلو هذه الآية ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ﴾ [الفتح: ١٠]، فيكون أوّل من يقبّل يده جبرائيل عليه السلام ثمّ يبايعه الملائكة ونجباء الجنّ ثمّ نقباء المؤمنين، ويصبح الناس بمكّة فيقولون قد رأينا الليلة عجباً لم نر مثله ويقول بعضهم لبعض انظروا هل تعرفون أحداً ممّن معه فيقولون لا نعرف أحداً منهم إلّا أربعة من أهل مكّة وأربعة من أهل المدينة، ويكون هذا أوّل طلوع الشمس من ذلك اليوم، فإذا طلعت الشمس وأضاءت صاح صائح

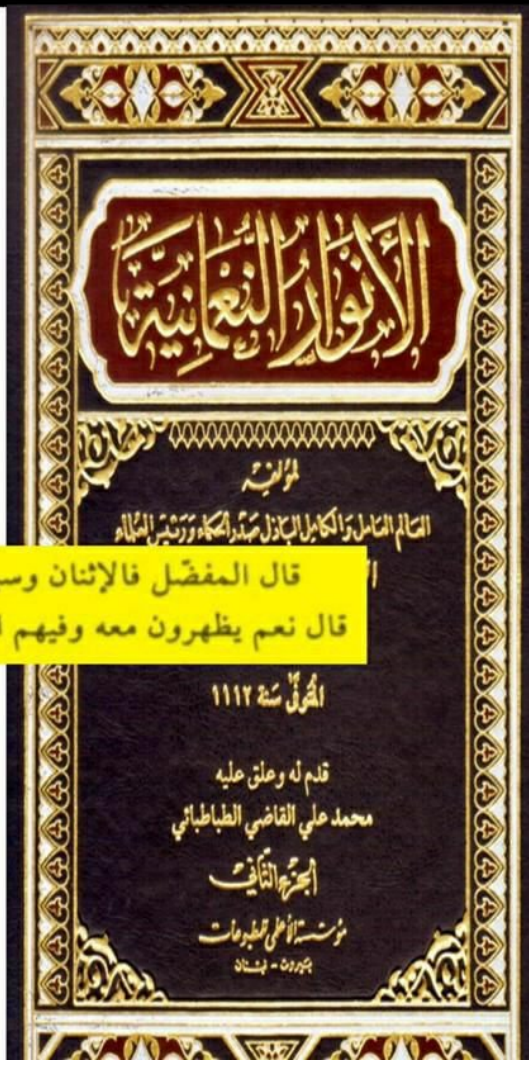

Facebook.Com/Muhammad Umair

امام قائم غائب اس لیے ہوا کیوں کہ اسے اپنے قتل ہو جانے کا خوف تھا

زراہ کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؒ کو کہتے سنا کہ غلام یعنی امام مہدی کے لیے ظاہر ہونے سے قبل غائب رہنا ہے میں نے پوچھا کیوں؟ فرمایا وہ ڈرتا ہے اور یہ کہتے ہوئے امام جعفرؒ نے اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا زرارہ وہی منتظر ہے

اصول الکافی جلد اول ص ۳۰۷

٣٠٧ كتاب الحجة

لفضل بن عمر قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إياكم والتوبة أما والله ليهيئن إمامكم بيتاً بين
بغرقكم، ولتمحصن حتى يقال: مات، قتل، هلك، بأي وادٍ سلك؟ ولتدمعن عليه عيون المؤمنين،
وتكفؤن كما تكفأ السفن في أمواج البحر، فلا ينجو إلا من أخذ الله ميثاقه، وكتب في قلبه الإيمان،
وأيده بروح منه، ولترفعن اثنا عشرة راية مشتبهة، لا يدرى أي من أي، قال: فبكيت ثم قلت: فكيف
نصنع؟ قال: فنظر إلى شمس داخلة في الطاق فقال: يا أبا عبد الله ترى هذه الشمس؟ قلت: نعم، فقال:
والله لأمرنا أبين من هذه الشمس.

٤ - عليّ بن إبراهيم، عن محمد بن الحسين، عن ابن أبي نجران، عن فضالة بن أيوب، عن سليم
الفراء قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إن في صاحب هذا الأمر شبهاً من يوشع عليه السلام،
قال: قلت له: فأين تذهب عنك أو غيبته؟ قال: فقال لي: وما يتخوف من ذلك، هذه الأمة أشباه
الخنازير، إن إخوة يوشع عليه السلام كانوا أسباطاً أولاد الأنبياء فاتجروا يوشع، وباعوه وخاطروه، وهم
يظنونه وهو أخوهم، فلم يتعرفوه حتى قال: أنا يوشع وهذا أبي، فما تنكر هذه الأمة المتعوفة أن يفعل
٥ - عليّ بن إبراهيم، عن الحسن بن موسى الخشاب، عن عبد الله بن موسى، عن عبد الله بن بكير
عن زرارة قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إن للغلام غيبة قبل أن يقوم. قال: قلت: ولم؟ قال:
يخاف - وأومأ بيده إلى بطنه - ثم قال: يا زرارة: وهو المنتظر، وهو الذي يشك في ولادته، منهم من
يقول: مات أبوه بلا خلف، ومنهم من يقول: حمل. ومنهم من يقول: إنه ولد قبل موت أبيه بسنتين،
وهو المنتظر، غير أن الله عز وجل يحب أن يمتحن الشيعة، فعند ذلك يرتاب المبطلون يا زرارة، قال:
قلت: جعلت فداك: إن أدركت ذلك الزمان أي شيء أعمل؟ قال: يا زرارة إذا أدركت هذا الزمان فادع
بهذا الدعاء: «اللهم عرفني نفسك، فإنك إن لم تعرفني نفسك لم أعرف نبيك، اللهم عرفني رسولك،
فإنك إن لم تعرفني رسولك لم أعرف حجتك، اللهم عرفني حجتك، فإنك إن لم تعرفني حجتك ضللت
عن ديني» ثم قال: يا زرارة: لا بد من قتل غلام بالمدينة، قلت: جعلت فداك، أليس يقتله جيش
السفياني؟ قال: لا ولكن يقتله جيش آل فلان بمصر، حتى يدخل المدينة، فيأخذ الغلام فيقتله، فإذا
قتله جاءهم ونصرتهم وحلمهم لا يشهدون، فعند ذلك توقع الفرج إن شاء الله.

٦ - محمد بن يحيى، عن جعفر بن محمد، عن إسحاق بن محمد، عن يحيى بن المثنى، عن عبد الله

٥ - عليّ بن إبراهيم، عن الحسن بن موسى الخشاب، عن عبد الله بن موسى، عن عبد الله بن بكير
عن زرارة قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إن للغلام غيبة قبل أن يقوم. قال: قلت: ولم؟ قال:
يخاف - وأومأ بيده إلى بطنه - ثم قال: يا زرارة: وهو المنتظر، وهو الذي يشك في ولادته، منهم من
يقول: مات أبوه بلا خلف، ومنهم من يقول: حمل. ومنهم من يقول: إنه ولد قبل موت أبيه بسنتين،

فرمان امام جعفر صادقؑ

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کن مصائب اور حالات سے واسطہ پڑنے والا ہے اور وہ کدھر کا رخ اختیار کرے گا تو ایسا امام لوگوں پر اللہ کی طرف سے حجت نہیں ہے یعنی وہ امامت کے لائق نہیں ہے جس عنوان کے تحت یہ عبارت درج کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ

یقیناً ائمہ کرام اپنی موت کے وقت کو جانتے ہیں اور وہ اپنے اختیار سے ہی مرتے ہیں

اصول الکافی جلد اول ص ۱۵۳

١٠٤ - باب أنّ الأئمّة عليهم السلام يعلَمون متى يموتون، وأنّهم لا يموتون إلاّ باختيار منهم

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ وغَيْرِهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَيُّ إِمَامٍ لَا يَعْلَمُ مَا يُصِيبُهُ وإِلَى مَا يَصِيرُ، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِحُجَّةٍ هُوَ عَلَى خَلْقِهِ.

شیعہ رافضیوں کا بارہواں امام ابلیس ہے

ملا باقر مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار میں لکھتا ہے قائم جو گیارہواں امام حسن عسکریؒ کی اولاد سے ہوں گے ایسا نہیں ہے بلکہ دراصل **ابلیس قائم امام** ہے اس لیئے کہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے کہ تمام ملائکہ نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کہ اس نے سجدہ نہیں کیا اس کہ بعد ابلیس نے کہا میں صراط مستقیم پر بیٹھوں گا اس کا مطلب ہے کہ جس وقت اسے سجدہ کا حکم دیا گیا وہ کھڑا تھا قائم تھا لہذا جہاں جہاں حدیثوں میں یہ آیا ہے کہ **یقوم القائم** یعنی قائم قیام کرے گا اس سے مراد وہی قائم ہے جو حکم سجدہ کہ وقت قائم تھا اور وہ قائم ابلیس ہے

ثمّ ظهر التوقيع من صاحب الزّمان عليه السلام بلعن أبي جعفر محمّد بن عليّ والبراءة منه وممّن تابعه وشايعه ورضي بقوله، وأقام على تولّيه بعد المعرفة بهذا التوقيع.

وله حكايات قبيحة وأمور فظيعة ننزّه كتابنا عن ذكرها، ذكرها ابن نوح وغيره، وكان سبب قتله أنّه لمّا أظهر لعنه أبو القاسم بن روح واشتهر أمره وتبرّأ منه وأمر جميع الشّيعة بذلك، لم يمكنه التّلبيس، فقال في مجلس حافل فيه رؤساء الشّيعة وكلٌّ يحكي عن الشّيخ أبي القاسم لعنه والبراءة منه: اجمعوا بيني وبينه حتى آخذ يده ويأخذ بيدي فإن لم تنزل عليه نار من السّماء تحرقه وإلّا فجميع ما قاله فيّ حقٌّ. ورقي ذلك إلى الرّاضي لأنّه كان ذلك في دار ابن مقلة فأمر بالقبض عليه وقتله فقتل واستراحت الشّيعة منه.

وقال أبو الحسن محمّد بن أحمد بن داود: كان محمّد بن النّلمغانيّ المعروف بابن أبي العزاقر لعنه الله يعتقد القول بحمل الضدّ، ومعناه أنّه لا يتهيّأ إظهار فضيلة للوليّ إلاّ بطعن الضدّ فيه، لأنّه بحمل السّامع طعنه على طلب فضيلته فإذن هو أفضل من الوليّ إذ لا يتهيّأ إظهار الفضل إلاّ به، وساقوا المذهب من وقت آدم الأوّل إلى آدم السّابع لأنّهم قالوا: سبع عوالم وسبع أوادم، ونزلوا إلى موسى وفرعون ومحمّد وعليّ مع أبي بكر ومعاوية.

وأمّا في الضدّ فقال بعضهم: الوليّ ينصب الضدّ ويحمله على ذلك كما قال قوم من أصحاب الظاهر: إنّ عليّ بن أبي طالب نصب أبا بكر في ذلك المقام وقال بعضهم: لا ولكن هو قديم معه لم يزل قالوا: والقائم الذي ذكروا أصحاب الظاهر أنّه من ولد الحادي عشر فإنّه يقول، معناه إبليس لأنّه قال: فسجد الملائكة كلّهم أجمعون إلاّ إبليس ولم يسجد ثمّ قال: ﴿لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ فدلّ على أنّه كان قائماً في وقت ما أمر بالسّجود ثمّ قعد بعد ذلك، وقوله: يقوم القائم إنّما هو ذلك القائم الذي أمر بالسّجود فأبى وهو إبليس لعنه الله.

وقال شاعرهم لعنهم الله:

أصحاب الظاهر: إنّ عليّ بن أبي طالب نصب أبا بكر في ذلك المقام وقال بعضهم: لا ولكن هو قديم معه لم يزل قالوا: والقائم الذي ذكروا أصحاب الظاهر أنّه من ولد الحادي عشر فإنّه يقول، معناه إبليس لأنّه قال: فسجد الملائكة كلّهم أجمعون إلاّ إبليس ولم يسجد ثمّ قال: ﴿لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ فدلّ على أنّه كان قائماً في وقت ما أمر بالسّجود ثمّ قعد بعد ذلك، وقوله: يقوم القائم إنّما هو ذلك القائم الذي أمر بالسّجود فأبى وهو إبليس لعنه الله.

وقال الصفوانيّ: سمعت أبا عليّ بن همام يقول: سمعت محمّد بن عليّ العزاقري

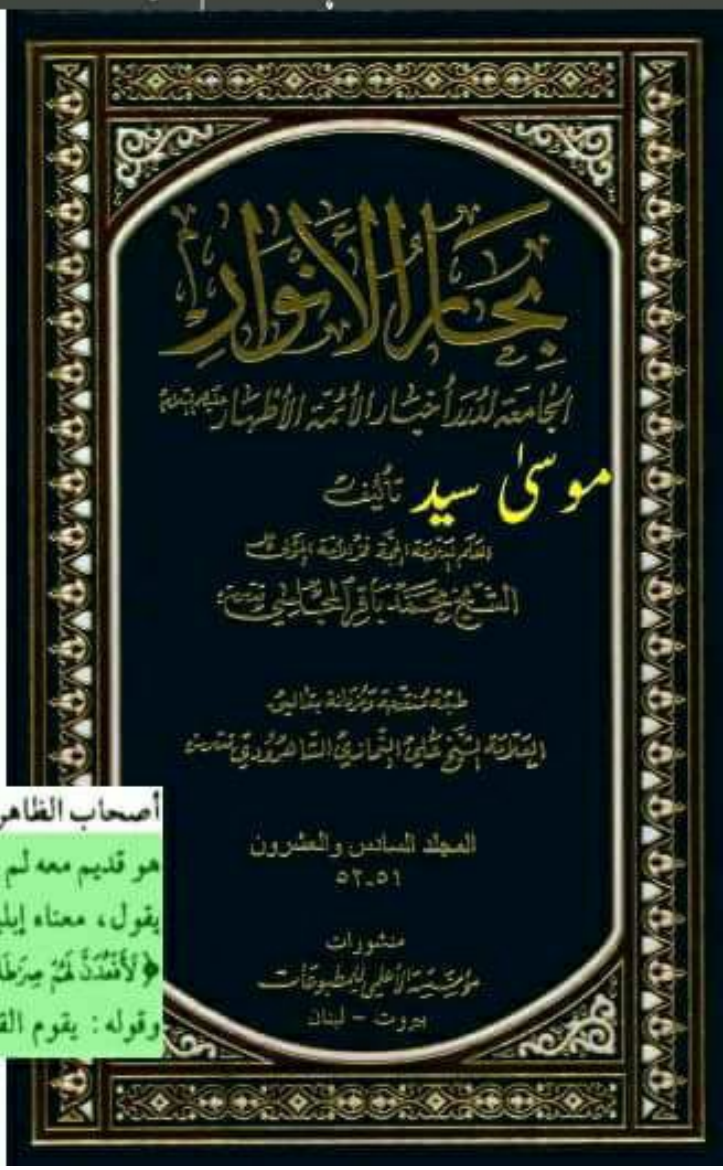

شیعوں کا صاحب الامر بارھواں امام ظھور کیوں نہیں کرتا؟

شیعہ کا بارھواں امام اس وجہ سے ظھور نہیں کرتا
کیونکہ اسے اپنے قتل ہو جانے کا خوف ہے
کتاب الغیبہ - الصفحہ 206

٢٠٦ كتاب الغيبة

خارق للعادة لا يعلم ذلك إلاّ من أعلمه الله على لسان نبيّه ﷺ، ووصل إليه من جهة من دلّ الدّليل على صدقه، ولولا صدقهم لما كان كذلك لأنّ المعجزات لا تظهر على يد الكذّابين، وإذا ثبت صدقهم دلّ على وجود من أسندوا ذلك إليه، ولم نستوفِ ما ورد في هذا المعنى لثلاّ يطوّل به الكتاب وهو موجودٌ في الكتب.

فصلٌ في ذكر العلّة المانعة لصاحب الأمر عليه السلام من الظّهور

لا علّة تمنع من ظهوره إلاّ خوفه على نفسه من القتل، لأنّه لو كان غير ذلك لما ساغ له الاستتار وكان يتحمّل المشاقّ والأذى، فإنّ منازل الأئمّة وكذلك الأنبياء عليهم السلام إنّما تعظم لتحمّلهم المشاقّ العظيمة في ذات الله تعالى.

فإن قيل: هلاّ منع الله من قتله بما يحول بينه وبين مَن يريد قتله؟ قلنا: المنع الّذي لا ينا... اتّباعه ونصرته والتزام الانقياد له، ...بينه فإنّه ينافي التّكليف وينقض الغ... والحيلولة ينافي ذلك، وربما كان ...لق، فلا يحسن من الله فعلها.

وليس ... في ظهوره مفسدةٌ وفي استتاره مص... الة في كلّ حال وتطرق القول بأنّها ...قات، والقهر والحيلولة ليس كذلك ...ؤدّي إلى إفساد وجوب الرّئاسة.

إن قيل ... صاروا بحيث لا يصل إليهم أحدٌ؟

قلنا: ... من حال آبائه لسلاطين الوقت وغيرهم ... أنّهم يقومون بالسّيف

اب ہم عقلمند شیعوں سے پوچھتے ہیں کہ ایک ڈرپوک انسان جو اس ڈر سے چھپا ہوا ہو کہ وہ قتل نہ کر دیا جایے تو وہ تم لوگوں کی مدد کیسے کرتا ہے؟ شیعہ جاگو اور حق کی طرف آو اسی میں نجات ہیں اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو حق کی رھنمائی کرے

بارھواں امام غار سے ننگا باھر آئے گا

شیعہ رافضیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بارھواں امام جب غار سے باہر آئے گا تو مادرزاد ننگا ہوگا اور سب سے پہلے اس کے ہاتھ پر جو ہستی بیت کرے گی وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات ہوگی۔ **معاذ اللہ** ﴿حق الیقین ۔ اردو ترجمہ ۔ جلد ۲ ۔ ص ۱۸، ۱۹، طبع پاکستان﴾

رافضیو کیا یہ بات سچ ہے!! تمیز سے جواب دینا. گالیاں دینے والے کو وارننگ کے بغیر بلاک کر دیا جائے گا

اظہار حق
Izhar e HAQ

اردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنف

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجم

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(ایبٹ آباد)

امام محمد باقرؑ نے فرمایا جب قائم آلِ محمد علیہم السلام ظاہر ہوں گے۔ خدا اُن کی ملائکہ سے مدد کرے گا اور سب سے پہلے جو شخص اُن کی بیعت کرے گا وہ محمدؐ ہوں گے اُن کے بعد علیؑ ہوں گے۔ (کیونکہ وہ امام، امام زمانہ ہوں گے)۔

اور شیخ طوسی اور نعمانی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ حضرت برہنہ بدن قرص آفتاب کے سامنے ظاہر

ہوں گے اور منادی ندا دے گا کہ یہ امیر المومنینؑ ہیں واپس آئے ہیں تاکہ ظالموں کو ہلاک کریں نیز شیخ نے جناب ابی عبداللہ امام حسینؑ سے روایت کی ہے کہ جب ہمارے قائم ظہور کریں گے ہر مومن کی قبر کے پاس ایک فرشتہ آئے گا اور اُس کو ندا کرے گا کہ اے فلاں شخص تمہارے سردار

بیشک ہمارا صاحب الامر قائم امام ایک کالی سیاہ حبشی عورت کا بچہ ہے یہ کسریٰ روم کی شہزادی افرایقی حبشن معلوم پڑتی ہے

کتاب الرافضۃ الغیبۃ للنعمانی

٥ ـ وحدّثنا علي بن أحمد، عن عبيدالله بن موسى، عن عبدالله بن جبلة، عن الحسن بن أبي حمزة، عن أبي بصير، قال:

سمعت أبا جعفر الباقر عليه السلام يقول: في صاحب هذا الأمر سنّة من أربعة أنبياء: سنّة من موسى، وسنّة من عيسى، وسنّة من يوسف، وسنّة من محمّد صلى الله عليه وآله.

فقلت: ما سنّة موسى؟

قال: خائف يترقّب.

قلت: وما سنّة عيسى؟

فقال: يقال فيه ما قيل في عيسى.

قلت: فما سنّة يوسف؟

قال: السجن والغيبة.

قلت: وما سنّة محمّد صلى الله عليه وآله؟

قال: إذا قام سار بسيرة رسول الله صلى الله عليه وآله إلّا أنّه يبيّن آثار محمّد، ويضع السيف على عاتقه ثمانية أشهر هرجاً مرجاً حتّى يرضى الله.

موسیٰ سید

قلت: فكيف يعلم رضاء الله؟

قال: يلقي الله في قلبه الرحمة.[1]

فاعتبروا يا أولي الأبصار الناظرة ـ بنور الهدى، والقلوب السليمة من العمى، المشرقة بالإيمان والضياء ـ بهذا القول قول الإمامين الباقر والصادق عليهما السلام في الغيبة، وما في القائم عليه السلام من سنن[2] الأنبياء عليهم السلام من الاستتار والخوف، وأنّه

(١) الإمامة والتبصرة: ٩٣، ح ٨٤، إثبات الوصيّة: ٢٢٦، كمال الدين: ١٥٢، ح ١٦ و ص ٣٢٦، ح ٦ و ص ٣٢٧ و ص ٣٢٩، ح ١١، دلائل الإمامة: ٢٩١، تقريب المعارف: ١٩٠، غيبة الطوسي: ١٦٠، ح ٥٧، إعلام الورى: ٤٠٣.

(٢) في «ب»: شبه.

ابن أمة سوداء يصلح الله له أمره في ليلة، وتأمّلوه حسناً فإنّه يسقط معه الأباطيل والأضاليل التي ابتدعها المبتدعون الذين لم يذقهم الله حلاوة الإيمان والعلم، وجعلهم بنجوة منه وبمعزل عنه، وليحمد هذه الطائفة القليلة النزرة الله حقّ حمده على ما منّ به عليها من الثبات على نظام الإمامة وترك الشذوذ عنها كما شذّ الأكثر

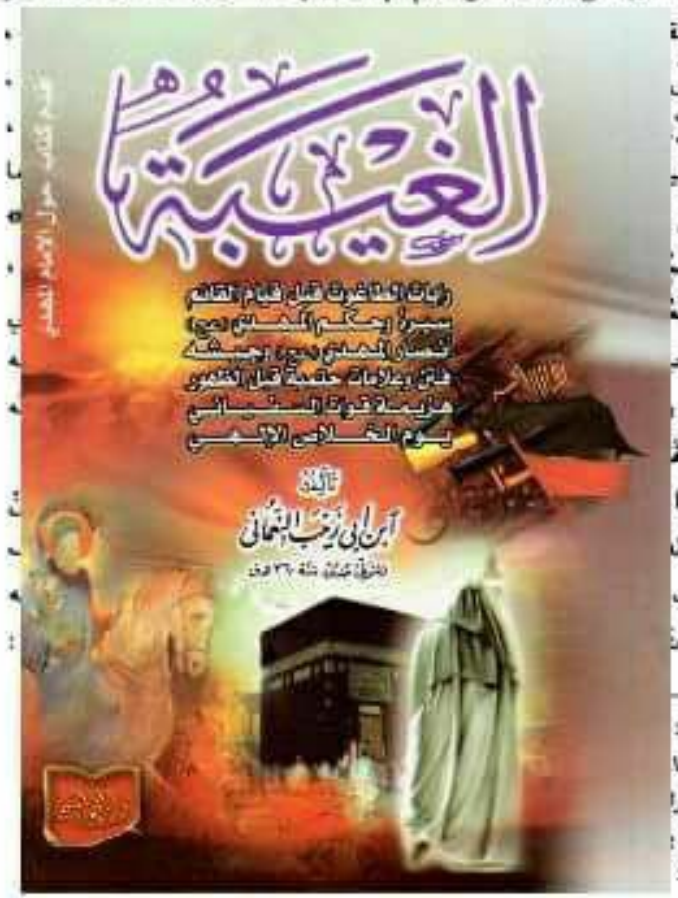

ممّن كان يعتقد

يدخله في كلّ

ويكرّه إليه الإ

وعمل على قـ

قال عزّ وجلّ

إلّا عبادك منهم

وقوله: ﴿لأقـ

خطيئته: أنا حـ

أجمعين بعد

إبليس: ﴿ولأغـ

فاستيقظوا

عنكم ما يقول

مفكّرة وألباب

الله وبينكم حـ

(١) سورة ص:

(٢) سورة النسا

(٣) سورة الأعرا

(٤) في «ب»:

(٥) سورة سبأ:

شیعوں کا بارہواں امام مہدی اسرائیلی یہودی ہے

ملا باقر مجلسی کتاب بحارالانوار میں ایک روایت نقل کرتا ہے جس کہ مطابق جب (امام مہدی) کا ظہور گا تو
اس کا جسم اسرائیلی یعنی (یہودی) جسم ھوگا شائد اسی لیئے شیعہ مذہب کو یہودی مذہب کہا جاتا ہے

کتاب الرافضۃ بحارالانوار العلامۃ باقرا المجلسی الجز ۵۱ الصفحہ ۷۲

في صحيحه ورواه غيره من الحفّاظ كالطبرانيّ وغيره وذكر ابن شيرويه الدّيلميّ في كتاب الفردوس في باب الألف واللام بإسناده عن ابن عبّاس قال: قال رسول الله ﷺ: المهديّ طاووس أهل الجنّة.

وبإسناده أيضاً عن حذيفة بن اليمان، عن النّبي ﷺ أنّه قال: المهديّ من ولدي وجهه كالقمر الدّرّيّ اللون لون عربيّ والجسم جسم إسرائيليّ يملأ الأرض عدلاً كما ملئت جوراً يرضى بخلافته أهل السّماوات وأهل الأرض والطير في الجوّ يملك عشرين سنة.

وبإسناده أيضاً عن حذيفة بن اليمان، عن النّبي ﷺ أنّه قال: المهديّ من ولدي وجهه كالقمر الدّرّيّ اللون لون عربيّ والجسم جسم إسرائيليّ يملأ الأرض عدلاً كما ملئت جوراً يرضى بخلافته أهل السّماوات وأهل الأرض والطير في الجوّ يملك عشرين سنة.

ثانية فاختار منهم بعلك فأوحى إليّ فأنكحته وانحلته وصيّاً أما علمت أنّك بكرامة الله إيّاك زوّجك أغزرهم علماً وأكثرهم حلماً وأقدمهم سلماً فاستبشرت فأراد رسول الله ﷺ أن يزيدها مزيد الخير كلّه الذي قسمه الله لمحمّد وآل محمّد فقال لها: يا فاطمة ولعليّ ﷺ ثمانية أضراس - يعني مناقب -: إيمان بالله ورسوله وحكمته وزوجته وسبطاه الحسن والحسين وأمره بالمعروف ونهيه عن المنكر يا فاطمة إنّا أهل بيت أعطينا ستّ خصال لم يعطها أحد من الأوّلين ولا يدركها أحد من الآخرين غيرنا: نبيّنا خير الأنبياء وهو أبوك ووصيّنا خير الأوصياء وهو بعلك وشهيدنا خير الشهداء وهو حمزة عمّ أبيك ومنّا سبطا هذه الأمّة وهما ابناك ومنّا مهديّ الأمّة الذي يصلّي عيسى خلفه ثمّ ضرب على منكب الحسين فقال: من هذا مهديّ الأمّة قال: هكذا أخرجه الدارقطنيّ صاحب الجرح والتعديل.

الباب العاشر: في ذكر كرم المهديّ ﷺ وبإسناده عن أبي نضرة قال: كنّا عند جابر بن عبد الله فقال: يوشك أهل العراق أن لا يجبى إليهم قفيز ولا درهم قلنا من أين ذاك؟ قال: من قبل العجم يمنعون ذاك ثمّ قال: يوشك أهل الشام أن لا يجبى إليهم دينار ولا مدّ قلنا: من أين ذاك؟ قال: من قبل الرّوم ثمّ سكت هُنيهة ثمّ قال: قال رسول الله ﷺ: يكون في آخر أمّتي خليفة يحثي المال حثياً لا يعدّه عدّاً قال: قلت لأبي نضرة وأبي العلاء أتريان أنّه عمر بن عبد العزيز؟ قال: لا، قال: هذا حديث حسن صحيح أخرجه مسلم في صحيحه وبإسناده عن أبي نضرة عن أبي سعيد قال: قال رسول الله ﷺ: من خلفائكم خليفة يحثو المال حثياً لا يعدّه عدّاً قال: هذا حديث ثابت صحيح أخرجه الحافظ مسلم في صحيحه.

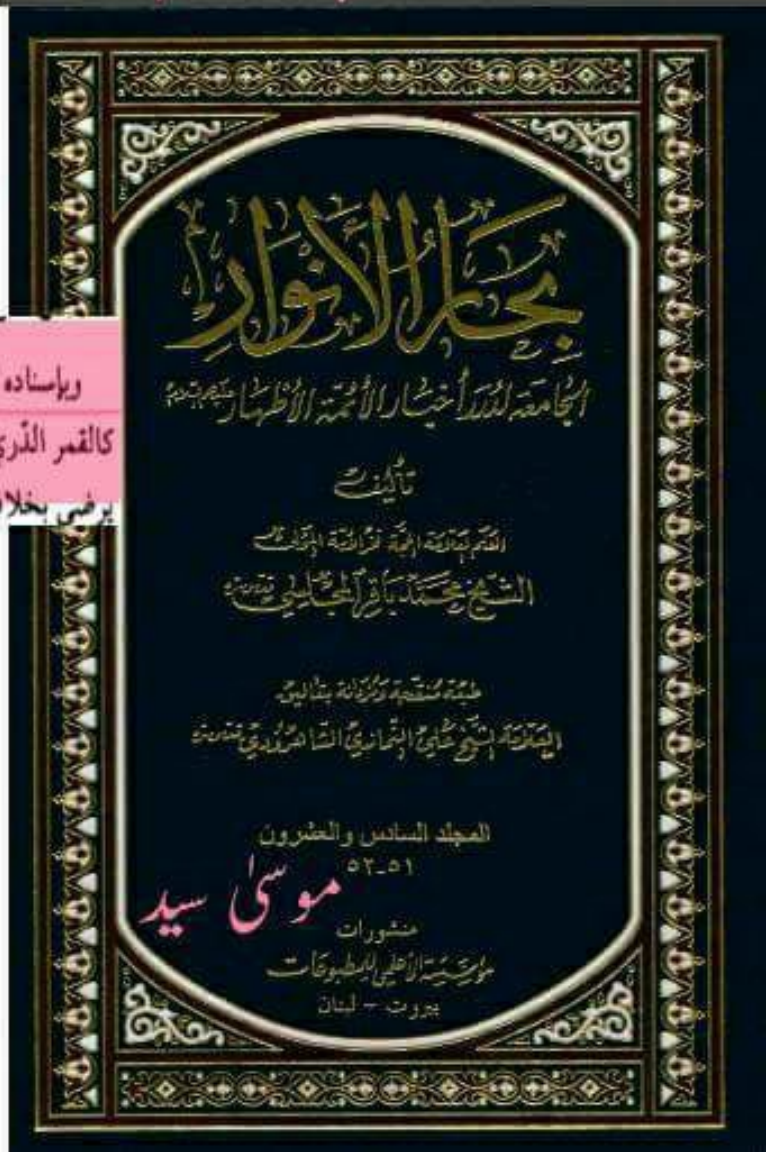

إلزام الناصب

في

إثبات الحجة الغائب عجل فرجه

تأليف

شيخ الفقهاء والمحدثين الحاج الشيخ علي اليزدي الحائري
المتوفى سنة ١٣٣٣هـ

الجزء الثاني

منشورات
دار ومطبعة النعمان
بكيروت - لبنان

الفرع الحادي عشر
فى شمائله واوصافه وخصائصه وأسمائه
والقابه وكناه وفيه ثمرات

الثمرة الاولى في شمائله واوصافه في العلوى ابيض مشرب حمرة عن الصادق عليه السلام اسمر يعتوره مع سمرته صفرة من سهر الليل عن أهل السنة لونه لون عربي وجسمه جسم اسرائيلي وجسم اسرائيلي في طول القامة وعظم الجثة وفي العلوي شاب مربوع في النبوي اجلى الجبينين وعن الصادق مقرون الحاجبين اقنى الانف وعن العلوي حسن الوجه ونور وجهه يعلو سواد لحيته ورأسه وعن النبي (ص) وجهه كالدينار على خده الايمن خا كأنه كوكب دري وعن علي عليه السلام افلج الثنايا حسن الشعر يسيل شعره على منكبيه وفي خبر سعد بن عبدالله وعلى رأسه فرق بن وفرتين كأنه الف

سب سے پہلے امام مہدی کی بیعت حضورؑ کریں گے اور بعد میں حضرت علیؓ

امام محمد باقرؒ سے نعمانی روایت کرتا ہے کہ جب قائم آل محمد یعنی امام مہدی تشریف لائیں گے تو اللہ تعالی فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد کرے گا اور سب سے پہلے ان کی بیعت حضورؑ کریں گے اور ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰؓ

شیخ طوسی و نعمانی نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ امام مہدی کے ظہور کی علامات میں سے ایک یہ ہوگئی کہ وہ ننگے جسم سورج کی ٹکیہ کے سامنے تشریف لائیں گے اور ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ یہ امیر المومنین ہیں اور اس لیے تشریف لائے ہیں تا کہ ظلم کرنے والوں کو ہلاک کریں

حق الیقین ص ۵۵۶

۵۵۴ باب ۵ـ امامت

وقت قیام قائم آل محمد ﷺ بشود در جمادی الآخر و ده روز از ماه رجب بارانی ببارد که خلایق مثل آن را ندیده باشند، پس برویاند خدا به آن باران گوشتهای مؤمنان و بدنهای ایشان را در قبرهای ایشان و گویا نظر می‌کنم به سوی ایشان که آیند از جانب قبیلهٔ جهینه و خاک قبر را از سرهای خود افشانند(۱).

و ایضاً از آن حضرت روایت کرده است که: بیرون می‌آید با قائم از پشت کوفه یعنی نجف اشرف بیست و هفت نفر با پانزده نفر از قوم موسی از آنها که حق تعالی فرموده است که: «هدایت می‌کردند به حق و به حق عدالت می‌کردند»(۲) و هفت نفر از اصحاب کهف و یوشع بن نون و سلمان و ابو ذر و جابر انصاری و مقداد و مالک اشتر، پس در پیش روی آن حضرت خواهند بود و یاوران و حاکمان او خواهند بود(۳).

و عیاشی نیز این حدیث را روایت کرده است(۴).

و نعمانی روایت کرده‌است از حضرت امام محمد باقر ﷺ که: چون قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا او را یاری کند به ملائکه، و اول کسی که با او بیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی(۵).

و شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا ﷺ روایت کرده‌اند که: از علامات ظهور

و نعمانی روایت کرده‌است از حضرت امام محمد باقر ﷺ که: چون قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا او را یاری کند به ملائکه، و اول کسی که با او بیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی(۵).

و شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا ﷺ روایت کرده‌اند که: از علامات ظهور

حضرت قائم آن است که بدن برهنه در پیش قرص آفتاب ظاهر خواهد شد و منادی ندا خواهد کرد که: این امیرالمؤمنین است برگشته است که ظالمان را هلاک کند(۶).

طالب دعا: محمد جبران القادری رضوی

"علل الشرائع" میں ابن بابویہ نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب امام قائم ظاہر ہوں گے تو وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زندہ کریں گے تاکہ ان پر حد لگائیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے انتقام لیں۔

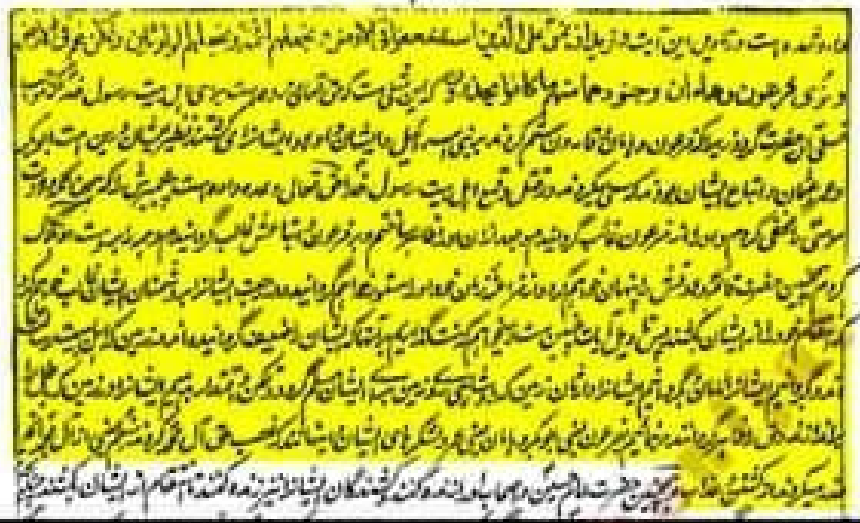

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم چاہتے ہیں کہ زمین کے اندر بسنے والے کمزور پر مہربانی کر کے انہیں امام اور وارث بنا دیں، زمین میں انہیں غلبہ دے دیں اور فرعون ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی کچھ دکھا دیں جس سے وہ گھبراتے تھے۔۔۔۔ اس کی تفسیر یہ ہے

"ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا الخ" پارہ ۲۰، رکوع ۴، آیت کریمہ کی تفسیر و تفسیر میں وارد ہوا ہے کہ یہ مثال جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی، حضور ﷺ کی اہل بیت کی ہے تا کہ آپ کی تسلی کا سبب بن جائے کیونکہ فرعون و ہامان اور قارون نے بنی اسرائیل پر ظلم و ستم ڈھائے، انہیں اور ان کی اولاد کو قتل کیا، ان لوگوں کی مثال اس امت میں ابوبکر و عمر و عثمان ہیں، اور وہ لوگ ہیں جو ان کے ماننے والے ہیں۔ ان لوگوں نے اہل بیت کے قلع قمع میں کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ وعدہ دیا کہ ہم نے جس طرح موسیٰ کی پیدائش کو پوشیدہ رکھا اور ان کو فرعون سے غائب کر دیا پھر انہیں ظاہر کیا، فرعون اور اس کے ماننے والوں پر غالب کیا اور تمام کو ان کے ہاتھوں ہلاک کر دیا، اسی طرح امام قائم کی ولادت کو پوشیدہ رکھیں گے اور اس دور کے فرعون سے چھپا کر رکھیں گے، ان سے اپنا بدلہ لیں گے۔ لہٰذا آیت کی تاویل اس طرح ہوگی:

ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جنہیں زمین میں کمزور بنا دیا گیا (یعنی اہل بیت) اور ہم انہیں امام بنائیں اور انہیں زمین کا وارث بنائیں تا کہ باطل کو مٹائیں اور حق کو ظاہر کریں اور ہم فرعون و ہامان یعنی ابوبکر و عمر اور ان کے ساتھیوں کو دکھائیں گے کہ اہل بیت کے حقوق انہوں نے کس طرح غصب کیے اور ان سے کشت و خون کا بدلہ لیں گے، یعنی قائم آل محمد ان کو قتل کریں گے اور عذاب دیں گے۔

مسلمان شیعوں کے بارہویں امام پر کیوں لعنت کرتے ہیں

یہ میرے جد بزرگ رسول ﷺ کی قبر ہے لوگ کہیں گے ہاں اے محمد و آلِ محمد حضرت پھر فرمائیں گے یہ کون ہیں جو اُن کے پاس دفن کیے گئے ہیں لوگ کہیں گے کہ اُن کے مصاحب اور ہمخواب **خلیفہ اول و دوم** ہیں حضرت لوگوں کے سامنے مصلحتہ پوچھیں گے کے اول کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب سے تمام خلائق میں سے اِن کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو اِس جگہ دفن کیے گئے ہوں لوگ کہیں گے اے محمد و آلِ محمد اُن کے سوا کوئی اِس جگہ نہیں دفن ہوا ہے اُن کو اس لیے اِس جگہ دفن کیا گیا کہ رسول ﷺ کے خلیفہ اور اُن کی بیویوں کے باپ تھے۔۔۔۔۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے دیوار کو توڑ دو اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ اِسی شکل و صورت سے جو رکھتے ہوں گے باہر نکالیں گے پھر حضرت فرمائیں گے اُن کے کفن علیحدہ کر دیئے جائیں تو اُن کے کفن کھینچ لیے جائیں گے پھر اُن کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے

اِس وقت اِمتحان خلق کے لیے وہ درخت سبز ہو جائے گا

ملا باقر مجلسی حق الیقین جلد 2 صفحہ 34

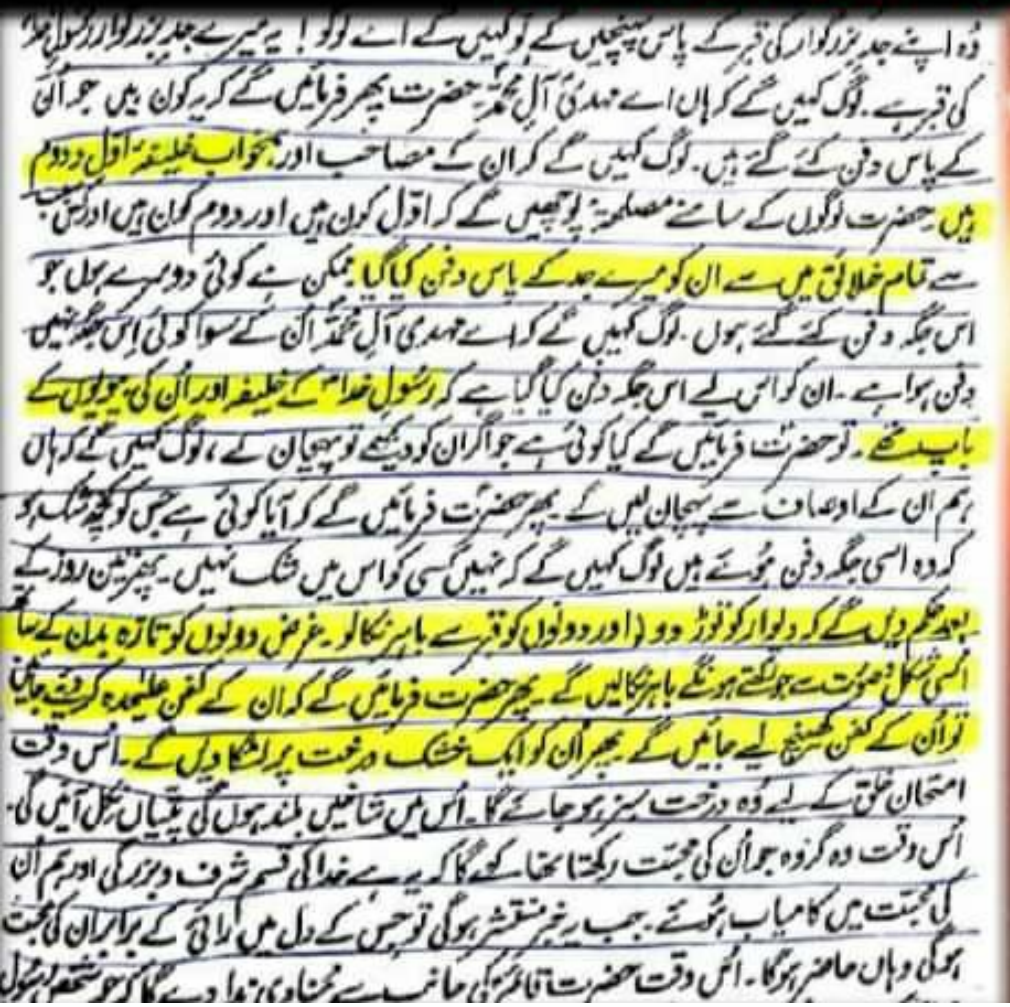

وہ اپنے جد بزرگوار کی قبر کے پاس پہنچیں گے لوگ کہیں گے اے لوگو! یہ میرے جد بزرگوار رسول خدا کی قبر ہے۔ لوگ کہیں گے کہاں اے مہدیؑ آلِ محمدؐ حضرت پھر فرمائیں گے کہ یہ کون ہیں جو اُن کے پاس دفن کیے گئے ہیں۔ لوگ کہیں گے کہ ان کے مصاحب اور ہمخواب خلیفہ اول و دوم ہیں حضرت لوگوں کے سامنے مصلحتہ پوچھیں گے کہ اول کون ہیں اور دوم کون ہیں اور کس سبب سے تمام خلائق میں سے ان کو میرے جد کے پاس دفن کیا گیا ممکن ہے کوئی دوسرے ہوں جو اس جگہ دفن کیے گئے ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ اے مہدیؑ آلِ محمدؐ اُن کے سوا کوئی اِس جگہ نہیں دفن ہوا ہے۔ ان کو اس لیے اس جگہ دفن کیا گیا ہے کہ رسولِ خدا کے خلیفہ اور اُن کی بیویوں کے باپ تھے۔ تو حضرت فرمائیں گے کیا کوئی ہے جو اگر ان کو دیکھے تو پہچان لے، لوگ کہیں گے کہ ہاں ہم ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ آیا کوئی ہے جس کو کچھ شک ہو کہ وہ اسی جگہ دفن ہوئے ہیں لوگ کہیں گے کہ نہیں کسی کو اس میں شک نہیں۔ پھر تین روز کے بعد حکم دیں گے کہ دیوار کو توڑ دو (اور دونوں کو قبر سے باہر نکالو۔ غرض دونوں کو تازہ بدن کے ساتھ اُسی شکل و صورت سے جو رکھتے ہونگے باہر نکالیں گے۔ پھر حضرت فرمائیں گے کہ ان کے کفن علیحدہ کر دیئے جائیں تو اُن کے کفن کھینچ لیے جائیں گے۔ پھر اُن کو ایک خشک درخت پر لٹکا دیں گے۔ اُس وقت امتحان خلق کے لیے وہ درخت سبز ہو جائے گا۔ اُس میں شاخیں بلند ہوں گی پتیاں نکل آئیں گی۔ اُس وقت وہ گروہ جو اُن کی محبت رکھتا تھا کہے گا کہ یہ ہے خدا کی قسم شرف و بزرگی اور ہم اُن کی محبت میں کامیاب ہوئے۔ جب یہ خبر منتشر ہوگی تو جس کے دل میں رائی کے برابر ان کی محبت ہوگی وہاں حاضر ہوگا۔ اُس وقت حضرت قائمؑ کی جانب سے منادی ندا دے گا کہ جو شخص رسول

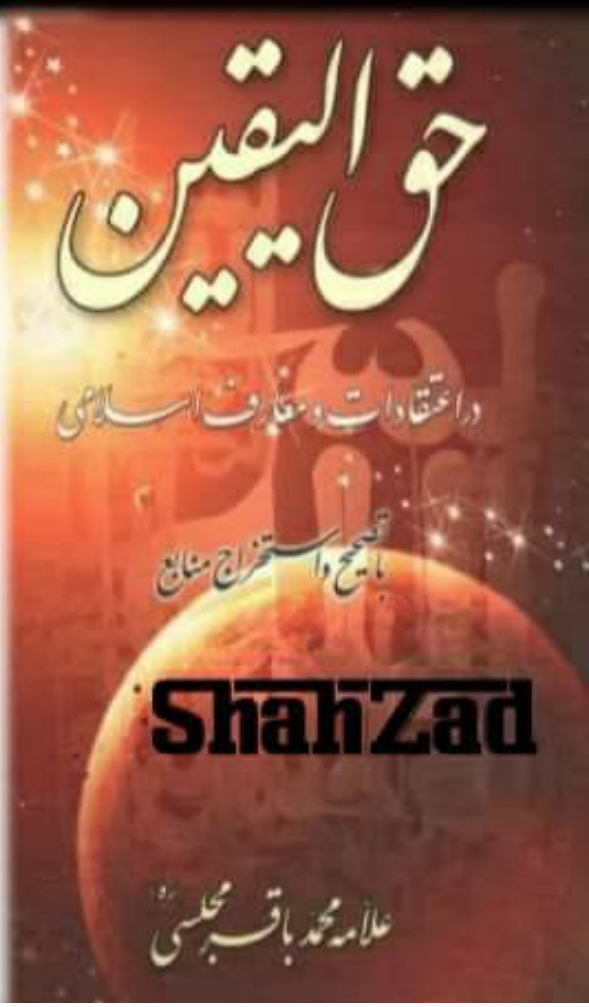

امام مہدی باطل کو بھگا کر حق کو ظاہر کریں گئے اور حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ فرعون، ہامان ہیں (معاذ اللہ)

امام مہدی کے تشریف لانے کے بعد ہم انہیں ان کے دشمنوں پر غلبہ عطاء کریں گئے تا کہ ان سے بدلہ لے سکیں لہذا ان آیات کی تاویل اسی طرح ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان اہل بیتؑ پر احسان کریں جن کو زمین میں کمزور کر دیا گیا اور ہم ان کو امام بنائیں اور زمین کا وارث بنائیں کیونکہ زمین کی بادشاہی انہی کے لیے مسلم ہے اور انہیں اقتدار اور زمین پر قدرت عطاء کریں تا کہ باطل کو بھگا کر حق کو ظاہر کریں اور فرعون وہامان یعنی جناب ابو بکرؓ اور جناب عمرؓ اور ان کے ساتھیوں کو بتلائیں کہ تم وہ لوگ ہو جنہوں نے آل محمد کے حقوق غصب کیے اور انہیں قتل وسزا کے خوف سے ڈراتے رہے

حق الیقین ص ۵۴۷، ۵۴۶

پنهان خواهم کرد و از فراعنهٔ زمان خود او را مستور خواهم گردانید و در رجعت ایشان را بر دشمنان ایشان غالب خواهم کرد که انتقام خود را از ایشان بکشند.

پس تأویل آیات چنین است: «و می‌خواهیم که منّت گذاریم بر آنها که ایشان را

۱. تفسیر قمی ۲/ ۶۴.

ضعیف گردانیده‌اند در زمین که اهل بیت رسالت‌اند، و بگردانیم ایشان را امامان و بگردانیم ایشان را وارثان زمین که پادشاهیِ روی زمین برای ایشان مسلّم گردد، و تمکّن و اقتدار بدهیم ایشان را در زمین که باطل را براندازند و حق را ظاهر گردانند، و بنمائیم به فرعون و هامان (یعنی ابا بکر و عمر) و لشکرهای ایشان، و اینهایند که غصب حقّ آل محمد کردند: ﴿مِنْهُمْ﴾ یعنی از آل محمد آنچه حذر می‌کردند از کشتن و عذاب».

ضعیف گردانیده‌اند در زمین که اهل بیت رسالت‌اند، و بگردانیم ایشان را امامان و بگردانیم ایشان را وارثان زمین که پادشاهیِ روی زمین برای ایشان مسلّم گردد، و تمکّن و اقتدار بدهیم ایشان را در زمین که باطل را براندازند و حق را ظاهر گردانند، و بنمائیم به فرعون و هامان (یعنی ابا بکر و عمر) و لشکرهای ایشان، و اینهایند که غصب حقّ آل محمد کردند: ﴿مِنْهُمْ﴾ یعنی از آل محمد آنچه حذر می‌کردند از کشتن و عذاب».

و همچنین حضرت امام حسین ﷺ و اصحاب او را زنده کنند و کشندگان ایشان را نیز زنده کنند تا انتقام از ایشان بکشند، چنانکه قطب راوندی و دیگران از جابر از امام محمد باقر ﷺ روایت کرده است که: حضرت امام حسین ﷺ در صحرای کربلا پیش از شهادت فرمود که: جدّم رسول خدا ﷺ به من گفت که: ای فرزند! تو را به سوی عراق خواهند برد در زمینی که پیغمبران و اوصیای ایشان در آنجا ملاقات یکدیگر کرده‌اند یا خواهند

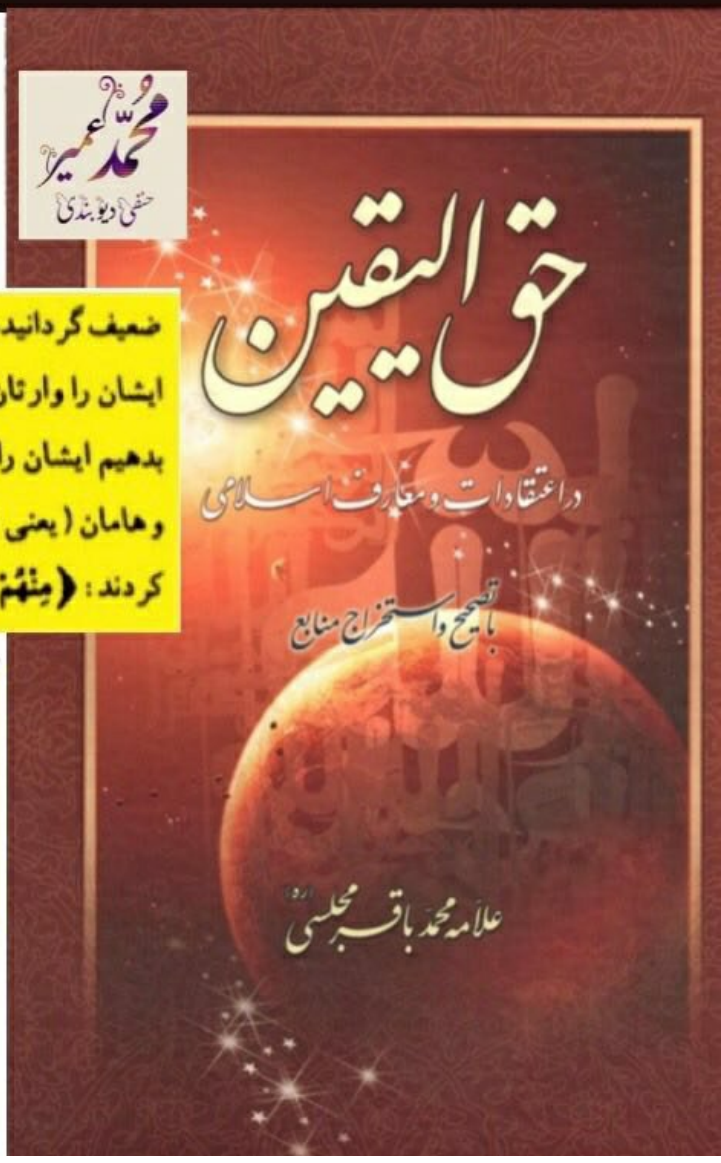

اُردو ترجمہ

حق الیقین

جلد دوم

مصنف

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

مترجم

جناب سید بشارت حسین صاحب

ناشر

مجلس علمی اسلامی

(پاکستان)

کے درمیان واقع ہوگا اُس پر کس قدر تعجب بلکہ بالکل تعجب ہے۔ یہ سُن کر ایک مرد شرط الخمیس نے پوچھا کہ کیا تعجب ہے جو آپ فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تعجب نہ کروں اس سے کہ چند مُردے زندہ ہوں گے اور تلوار زندوں کے سروں پر ماریں گے۔ اُس خدا کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور سبزہ باہر نکالا اور خلائق کو پیدا کیا گویا میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ کوفہ کے بازاروں میں پھرتے ہیں اور برہنہ شمشیریں اپنے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور خدا اور رسولؐ اور مومنوں کے دشمنوں کے سروں پر مارتے ہیں۔ یہ ہے اُس آیت کے معنی جو خدا نے فرمایا ہے کہ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیھم قد یئسوا من الاٰخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور۔ اے مومنو! اُس قوم سے دوستی مت کرو جن پر خدا نے غضب فرمایا ہے۔ بیشک وہ لوگ آخرت سے ناامید ہو گئے ہیں جس طرح اہل قبور میں کفار ناامید ہو گئے ہیں۔

ابن بابویہ نے علل الشرائع میں روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب ہمارا قائم ظاہر ہوگا عائشہ کو زندہ کرے گا تاکہ اُس پر حد جاری کرے اور جناب فاطمہؑ کا انتقام لے۔

اور شیخ مفید نے ارشاد میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب آل محمدؐ کے قائمؑ کا قیام ماہ جمادی الاخر میں ہوگا۔ اور رجب کے دس روز میں ایسی بارش ہوگی کہ دنیا والوں نے کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ پھر خداوند بزرگ و برتر اُس بارش سے مومنین کے گوشت اور بدن کو اُن کی قبروں میں پیدا کرے گا۔ گویا میں اُن کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ قبیلہ بہ قبیلہ جہینہ کی جانب سے خاک قبر اپنے سروں سے جھاڑتے ہوئے آرہے ہیں۔ نیز انہیں حضرت سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ساتھ پشت کوفہ یعنی نجف اشرف سے ستائیس افراد حضرت موسیٰؑ کی قوم سے پندرہ افراد ان میں سے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حق کے ساتھ ہدایت کرتے تھے۔ اور حق کے ساتھ عدالت کرتے تھے اور سات افراد اصحاب کہف سے اور یوشع بن نون اور سلمانؓ اور جابر بن عبداللہ انصاری اور مقداد اور مالک اشتر آئیں گے اور یہ تمام خاصان خدا اُن حضرت کے سامنے ہوں گے اور آپ کے مددگار اور حاکم یعنی لوگوں پر آپ کی جانب سے حاکم ہوں گے۔ عیاشی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور نعمانی نے روایت کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ جب قائم آل محمد علیہم السلام ظاہر ہوں گے۔ خدا اُن کی ملائکہ سے مدد کرے گا اور سب سے پہلے جو شخص اُن کی بیعت کرے گا وہ محمدؐ ہوں گے اُن کے بعد علیؑ ہوں گے۔ (کیونکہ وہ امام، امام زمانہ ہوں گے)۔

اور شیخ طوسی اور نعمانی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ حضرت برہنہ بدن قرص آفتاب کے سامنے ظاہر

زمانہ رجعت میں حضرات صحابہؓ کی حالت

پھر تین دن بعد شیعوں کا مہدی کنجر حکم دے گا کہ ابو بکرؓ و عمرؓ کی قبریں کھود کر باہر نکالا جائے وہ باہر نکالے گا تو ان کے جسم تر تازہ ہوں گئے جیسے دنیا میں تھے پھر ان کے کفن اتارے گا پھر ایک خشک درخت پر انہیں لٹکائے گا پھر شیعوں کا مہدی کنجر حکم دے گا انہیں روزانہ ایک ہزار بار قتل کیا جائے پھر شیعوں کا مہدی کنجر انہیں شدید عذاب دے گا پھر یہ مہدی کنجر آگ کو حکم دے گا زمین سے نکلے گی اور انہیں جلا دے گی پھر ہوا کو حکم دے گا ان کی راکھ کو آڑا کر سمندر میں پھینک دے گی

جن جسموں کو ہزاروں برس تک مٹی میں پڑے رہنے کے باوجود محفوظ رکھا گیا کیونکہ اہل اللہ کے جسم کو مٹی خراب نہیں کر سکتی ان کے ساتھ وہ سلوک کیا جائے کہ انسانیت اور شرافت کھڑی ماتم کر رہی ہو گی

انوار نعمانیہ جلد دوم ص ۷۸، ۷۷

فيقول ومن معه في القبر؟ فيقولون صاحباه (مصاحباه خ) وضجيعاه أبو بكر وعمر فيقول عليه السلام وهو أعلم الخلق مَن أبو بكر وعمر: وكيف دفنا مَن بين الخلق مع جدّي رسول الله صلى الله عليه وآله وعسى أن يكون المدفون غيرهما؟ فيقول الناس يا مهدي آل محمّد ما ههنا غيرهما إنّهما دفنا معه لأنّهما خليفتاه وآباء زوجتيه فيقول هل يعرفهما أحد فيقولون نعم نحن نعرفهم بالوصف، ثمّ يقول هل يشكّ أحد في دفنهما هنا؟ فيقولون لا، فيأمر بعد ثلاثة أيّام ويحفر قبورهما ويخرجهما، فيخرجان طريّين كصورتهما في الدنيا فيكشف عنهما أكفانهما ويأمر برفعهما على دوحة يابسة نخرة فيصلبهما عليها، فتتحرّك الشجرة وتورق وتضرع ويطول فرعها، فيقول المرتابون من أهل ولايتهما هذا والله الشرف حقّاً ولقد فزنا بمحبّتهما وولايتهما؛ فينشر خبرهما فكلّ من بقلبه حبة خردل من محبّتهما والمعرفة بهما فينادي منادي المهدي عليه السلام: هذان مصاحبا رسول الله صلى الله عليه وآله فمن كان لهما في معزل ومن أنصفهما يكن في معزل فيتجزّأ الخلق جزئين: موالٍ ومعادٍ؛ فيعرض على أوليائهما توليهما؛ فيقولون يا مهدي ما كنّا نبرأ منهما وما كنّا نعلم أنّ لهما عند الله هذه الفضيلة فكيف

وليحضرنّ السيّد الأكبر محمّد رسول الله صلى الله عليه وآله والصديق الأعظم أمير المؤمنين وفاطمة والحسن والحسين والأئمّة عليهم السلام وكلّ من محض الإيمان محضاً وكل من محض الكفر محضاً وليقتصّنّ منهما بجميع المظالم ثمّ يأمر بهما فيقتلان في كلّ يوم وليلة ألف قتلة ويردان إلى أشدّ العذاب؛ ثمّ يسير المهدي إلى الكوفة فينزل ما بين الكوفة والنجف في ستّة وأربعين ألفاً من الجنّ، وثلاثمائة وثلاثة عشر من النقباء

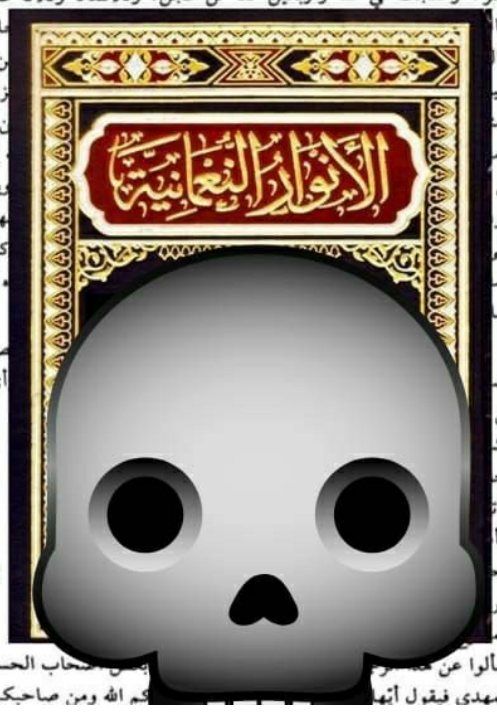

Facebook.Com/Muhammad Umair

وإراقة دماء ال محمّد، وكلّ دم مؤمن وكلّ فرج نكح حراما وكلّ رباء اكل وكلّ خبث وفاحشة وظلم منذ عهد آدم إلى قيام قائمنا؛ كلّ ذلك يعدّده عليهما ويلزمهما إيّاه ويعترفان به؛ ثمّ يأمر بهما فيقتصّ منهما في ذلك الوقت مظالم من حضر ثمّ يصلبهما على الشجرة ويأمر ناراً تخرج من الأرض تحرقهما والشجرة ثمّ يأمر ريحاً فتنسفهما في اليمّ نسفاً.

قال المفضّل يا سيّدي هذا آخر عذابهما؟ قال هيهات يا مفضّل والله ليردنّ

يحيى وصلب عيسى وعذاب جرجيس ودانيال، وضرب سلمان الفارسي وإشعال

شیعوں کا بارہواں امام جس غار میں رہتا ہے مبارک ہو وہ غار دریافت ہوگیا اور آپ کی خدمت میں پیش ہے

ان حوالاجات سے ثابت ہوتا ھے کہ بارہواں اسی غار میں ھے جو سامرا میں ھے، اسی لیے تو اتنا ادب اور احترام سکھایا جا رہا ہے اس کی زیارت کے وقت .... سامراء بغداد کے قریب ایک شہر ھے جس کا اصل نام سر من راء تھا، لوگوں نے اس کو سامراء بنا دیا۔

YouTube.com/DifaeSahaba

زيارة سادسة يُزار بها مولانا صاحب الأمر
صلوات الله عليه

إذا زرت العسكريين صلوات الله عليهما بالزيارة الثالثة من الفصل التاسع عشر، أو بغيرها من الزيارات، فأت إلى السرداب وقف ماسكاً جانب الباب كالمستأذن، وسم وانزل وعليك السكينة والوقار، وصلّ ركعتين في عرصة السرداب وقل:

الله أكبر، اللهُ أكبرُ، لا إلهَ إلّا اللهُ وَاللهُ أكبَرُ، اللهُ أكبَرُ ولله الحَمدُ. الحَمدُ لله الذي هدانا لِهذا، وَعَرَّفَنا أولياءَهُ وَأعداءَهُ مَعَ مَعرِفَتِنا لزيارَةِ أئمَّتِنا، وَلَمْ يَجعَلنا مِنَ المُعانِدينَ النّاصِبينَ، وَلا مِنَ الغُلاةِ المُفَوِّضينَ

السَّلامُ على وَلي اللهِ وَابنِ

أعدائِهِ، السَّلامُ على النورِ الذي

بِكُرهِهِم، وَأَمَدَّهُ بالحياةِ حتى يُظهِ

صَغيراً، وَأكمَلَ لَهُ علومَهُ كَبيراً،

اللّهُمَّ صَلِّ عَليهِ وَعلى خُدّا

وَاجعَل لَهُ مَعقَلاً حَريزاً، وَاشدُد

وَزائريهِ.

اللّهُمَّ كَما جَعلتَ قَلبي بِذِ

وَإنْ حالَ بَيني وَبينَ لِقائِهِ المَوتُ

خَليقَتِكَ رَغماً، فَابعَثني عندَ خُرو

بينَ يَديهِ في الصَّفِ الذي أثنَيـ

alfeker.net

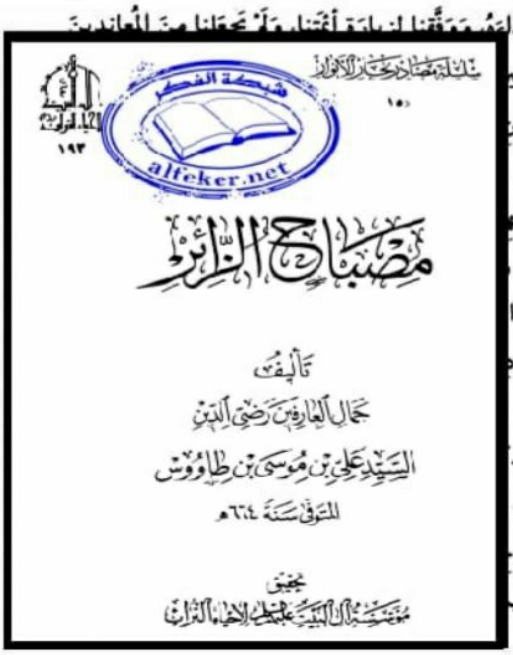

sunnilibrary.com

یعنی ایگروه مؤمنان دوستی مکنید باقومی که غضبکرده است خدا برایشان بتحقیق که ناامید گردیده‌اند از آخرت چنانچه ناامید گردیده‌اند کافران از اصحاب قبرها و ابن بابویه در علل الشرایع روایت کرده است از حضرت امام محمد باقر ﷺ که چون قائم ما ظاهر شود عایشه را زنده کنند تا بر او حد بزنند و انتقام فاطمه را از او بکشد و شیخ مفید در ارشاد از حضرت امام جعفر صادق «ع» روایت کرده‌است که چون وقت قیام قائم آل محمد ﷺ بشود در جمادی الاخر وده روز از ماه رجب بارانی ببارد که خلایق مثل آن را ندیده باشند پس برویانند خدا بآن باران گوشتهای مؤمنان و بدنهای ایشان را در قبرهای ایشان و گویا نظر میکنم بسوی ایشان که آیند از جانب قبیله جهنیه و خاك قبر را از سرهای خود افشانند و ایضاً از آنحضرت روایت کرده‌است که بیرون میآید با قائم از پشت کوفه یعنی نجف بیست و هفت نفر با پانزده نفر از قوم موسی از آنها که حقتعالی فرموده‌است که هدایت میکردند بحق و بحق عدالت میکردند و هفت نفر از اصحاب کهف و یوشع بن نون و سلمان و ابوذر و جابر انصاری و مقداد و مالك اشتر پس در پیش روی آنحضرت خواهند بود و یاوران و حاکمان او خواهند بود و عیاشی نین اینحدیث را ذکر کرده‌است و نعمانی روایت کرده‌است از حضرت امام محمد باقر ﷺ که چون قائم آل محمد ﷺ بیرون آید خدا اورا یاری کند بملائکه و اول کسیکه با او بیعت کند محمد باشد و بعد از آن علی و شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا ﷺ روایت کرده‌است که از علامات ظهور حضرت قائم آنست که بدن برهنه‌ای در پیش قرص آفتاب ظاهر خواهد شد و منادی ندا خواهد کرد که این امیر المؤمنین است بر گشته است که ظالمان را هلاك کند و ایضاً شیخ روایت کرده است از حضرت ابی عبدالله که چون قائم ما خروج کند نزد قبر هر مؤمنی ملکی بیاید و اورا ندا کند که ای فلان صاحب تو امام تو ظاهر شده است اگر میخواهی ملحق شوی با و ملحق شو و اگر میخواهی در نعمت و کرامت خدا باشی هم آنجا باش پس بعضی بیرون آیند و بعضی در نعیم الهی بمانند و در زیارت جامعهٔ مشهوره و اکثر زیارات منقوله خصوصاً زیارت حضرت امام حسین ﷺ ذکر رجعت و اظهار اعتقاد بآن مذکور است و در متهجد و مصباح الزائر و سایر کتب از حضرت امام جعفر صادق «ع» منقولست که هر که دعای عهدنامه را چهل صباح بخواند از انصار حضرت قائم باشد و اگر پیش از ظهور آن حضرت بمیرد حقتعالی اورا از قبر بیرون آورد در وقت خروج آنحضرت و در عهدنامهٔ مزبور مذکور است که خداوندا اگر حایل شود میان من و آنحضرت مرگی که بر بندگان خود حتم و لازم گردانده‌ای پس بیرون آور مرا از قبر من

حق الیقین

تألیف

علامه مولی محمد باقر مجلسی

در اصول دین و معارف

از انتشارات :

کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری شرقی - تلفن: ۵۲۱۹۶۶

* (چاپ اسلامیه ۱۳۵۴ شمسی ه) *

جب قائم آل محمد (مہدی) ظاہر ہوں گے ،سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمد ہوں گے اور اس کے بعد علی ہوں گے۔

علی بن طاوس کہتا ہے کہ جب عسکریوں کی زیارت سے فارغ ہو جاؤ تو سرداب (غار) مقدس کی طرف چلو اور اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر دعا کرو... بحارالانوار صفحہ 383۔ کتاب المزار۔

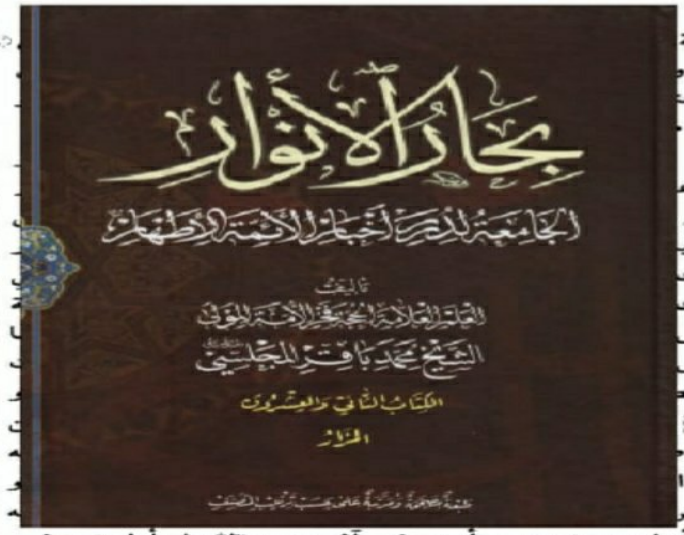

حق و الميزان حق و الحشر حق[1] و الحساب حق و الجنة
خالفكم و سعد من أطاعكم فاشهد على ما أشهدتك عليه و
ما سخطتموه و المعروف ما أمرتم به و المنكر ما نهيتم عن
المؤمنين[2] و بكم يا مولاي أولكم و آخركم و نصرتي
الدعاء عقيب هذا القول[3] اللهم إني أسألك أن تصلي
اليقين و صدري نور الإيمان و فكري نور النيات[4] و ع
ديني نور البصائر من عندك و بصري نور الضياء و سمعي
ألقاك و قد وفيت بعهدك و ميثاقك فتغشيني[6] رحمتك ي
خليفتك في بلادك و الداعي إلى سبيلك و القائم بقسطك
الظلمة و منير الحق و الناطق بالحكمة و الصدق و كلمتك
النجاة و علم الهدى و نور أبصار الورى و خير من تقمص
كما ملئت ظلما و جورا إنّك عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللهم صل
حقهم و أذهبت عنهم الرجس و طهرتهم تطهيرا اللهم انص
شيعته و أنصاره و اجعلنا منهم اللهم أعذه من شر كل باغ
خلفه و عن يمينه و عن شماله و احرسه و امنعه من أن يوص
العدل و أيده بالنصر و انصر ناصريه و اخذل خاذليه و ا
المنافقين و جميع الملحدين حيث كانوا من مشارق الأرض
دين نبيك ﷺ و اجعلني اللهم من أنصاره و أعوانه و أتباعه و شيعته و أرني في آل محمد ﷺ ما يأملون و في
عدوهم ما يحذرون إله الحق آمين يا ذا الجلال و الإكرام يا أرحم الراحمين.[8]

٨٣ / ١٠٢

٢ـ قال السيد علي بن طاوس نور الله مرقده إذا فرغت من زيارة العسكريين فامض إلى السرداب المقدس و قف
على بابه و قل إلهي إني قد وقفت على باب بيت من بيوت نبيك محمد صلواتك عليه و آله و قد منعت الناس من
الدخول إلى بيوته إلا بإذنه فقلت يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ اللهم و إني أعتقد حرمة
نبيك في غيبته كما أعتقدها في حضرته و أعلم أن رسلك و خلفاءك أحياء عندك يرزقون فرحين يرون مكاني و
يسمعون كلامي و يردون سلامي علي و أنك حجبت عن سمعي كلامهم و فتحت باب فهمي بلذيذ مناجاتهم فإني
أستأذنك يا رب أولا و أستأذن رسولك صلواتك عليه و آله ثانيا و أستأذن خليفتك الإمام المفترض على طاعته في
الدخول في ساعتي هذه إلى بيته و أستأذن ملائكتك الموكلين بهذه البقعة المباركة المطيعة لك السامعة السلام عليكم
أيتها الملائكة الموكلون بهذا المشهد الشريف المبارك و رحمة الله و بركاته بإذن الله و إذن رسوله و إذن خلفائه و
إذن هذا الإمام و بإذنكم صلوات الله عليكم أجمعين أدخل هذا البيت متقربا إلى الله بالله و رسوله محمد و آله
الطاهرين فكونوا ملائكة الله أعواني وكونوا أنصاري حتى أدخل هذا البيت و أدعو الله بفنون الدعوات و أعترف لله
بالعبودية و لهذا الإمام و آبائه صلوات الله عليهم بالطاعة.[9]

٨٤ / ١٠٢

ثم تنزل مقدما رجلك اليمنى و تقول بسم الله و بالله و في سبيل الله و على ملة رسول الله أشهد أن لا إله إلا الله
وحده لا شريك له و أشهد أن محمدا عبده و رسوله و كبر الله و احمده و سبحه و هلله فإذا استقررت فيه فقف
مستقبل القبلة و قل سلام الله و بركاته و تحياته و صلواته على مولاي صاحب الزمان صاحب الضياء و النور و
الدين المأثور و اللواء المشهور و الكتاب المنشور و صاحب الدهور و العصور و خلف الحسن الإمام المؤتمن و

(١) عبارة «حق. والحشر حق». ليست في المصدر.
(٢) في المصدر إضافة «بأئمة المؤمنين».
(٣) في المصدر إضافة «بسم الله الرحمن الرحيم».
(٤) فيالمصدر «الثبات» بدل «النيّات».
(٥) في المصدر إضافة «وعي».
(٦) في المصدر «فتسعني» بدل «فتغشيني».
(٧) عبارة «لدينك وانصر به» ليست في المصدر.
(٨) الاحتجاج ج ٢ ص ٥٩١ ـ ٥٩٥. الرقم ٣٥٨.
(٩) مصباح الزائر ص ٣٢٠ و ٣٢١.

YouTube.com/DifaeSahaba
www.sunnilibrary.com

بارہ اماموں میں سے کسی کی امامت کا انکار یا ان کے بجائے کسی دوسرے کا امام بننا کفر ہے

جو امام نہ تھا لیکن اس نے دعوی امامت کیا وہ ظالم ملعون ہے اور جس نے نا اہل کو امام بنایا وہ بھی ظالم ملعون ہے اور جس نے حضرت علیؓ اور ان کے بعد آنے والے ائمہ کی امامت کا انکار کیا اس کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اس نے تمام پیغمبروں کی نبوت کا انکار کیا اور اس شخص کے متعلق کہ جس نے حضرت علیؓ کی امامت تو مانی لیکن بعد کے ائمہؓ میں سے کسی کی بھی امامت کا انکار کیا ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اس نے تمام پیغمبروں کو مانا لیکن حضورؐ کی نبوت کا انکار کیا امام جعفر صادقؒ نے فرمایا ہم میں سے آخری امام کا منکر بھی یوں ہی ہے جیسا کہ اس نے ہمارے پہلے امام کا انکار کیا اور حضورؐ نے فرمایا میرے بعد بارہ امام ہوں گئے جن میں سے پہلے حضرت علیؓ اور آخری امام مہدی القائم ہوں گئے ان کی اطاعت اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے جس نے ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا اور امام جعفرؒ نے فرمایا جو شخص ہمارے دشمنوں اور ہم پر ظلم کرنے والوں کے کفر میں شک کرے گا وہ بھی کافر ہے

الاعتقادات شیخ صدوق ص ۱۰۴، ۱۰۳

وقال تعالى: ﴿ولا تركنوا إلى الّذين ظلموا فتمسّكم النّار﴾ (٦).

103

والظلم وضع الشيء في غير موضعه، فمن ادّعى الإمامة وليس بإمام فهو ظالم ملعون، ومن وضع الإمامة في غير أهلها فهو ظالم ملعون.

104

واعتقادنا فيمن جحد إمامة أمير المؤمنين علي بن أبي طالب والأئمّة من بعده -عليهم السلام- أنّه بمنزلة من جحد نبوّة جميع الأنبياء (٢).

واعتقادنا فيمن أقرّ بأمير المؤمنين (٣) وأنكر واحداً من بعده من الأئمّة أنّه بمنزلة من أقرّ بجميع الأنبياء وأنكر نبوّة نبيّنا محمد ﷺ (٤).

وقال الصادق -عليه السلام-: «المنكر لآخرنا كالمنكر لأوّلنا» (٥).

وقال النبيّ ﷺ: «الأئمّة من بعدي اثنا عشر، أوّلهم أمير المؤمنين علي بن أبي طالب وآخرهم القائم، طاعتهم طاعتي، ومعصيتهم معصيتي، من أنكر واحداً منهم فقد أنكرني» (٦).

وقال الصادق -عليه السلام-: «من شكّ في كفر أعدائنا والظالمين لنا فهو كافر».

Facebook.Com/MuhammadUmair

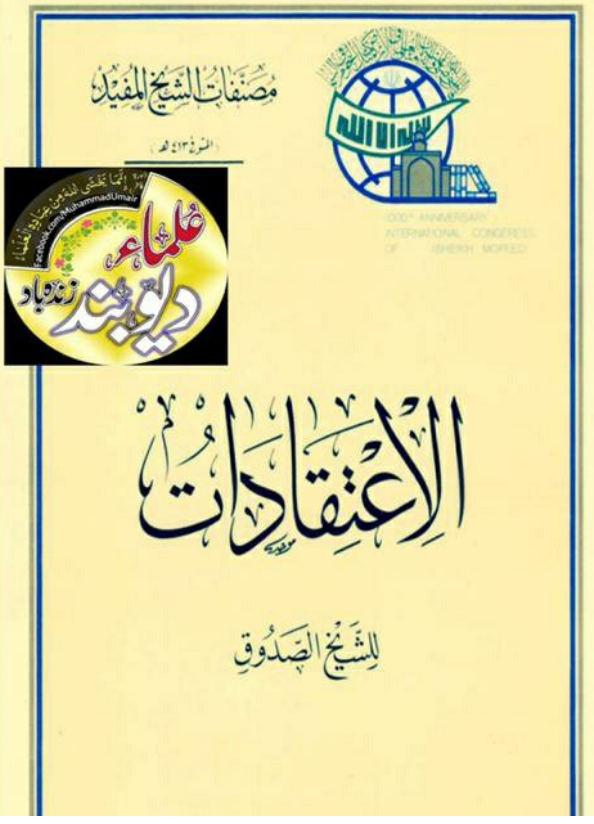

شیعہ کے مطابق امام کو غسل امام ہی دیتا ہے

اب عقلمند شیعوں سے سوال؟

اگر مان بھی لیا جائے تو پھر جب تمھارا بارہویں 12 نمبر والا امام مرے گا تو اسے غسل کون دے گا۔ اگر تیرواں 13 نمبر والا امام ہے تو مہربانی کر کے بتائیں؟

٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ وَاقِفاً بَيْنَ يَدَيْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِخُرَاسَانَ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا سَيِّدِي إِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَى مَنْ؟ قَالَ: إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي، فَكَأَنَّ الْقَائِلَ اسْتَصْغَرَ سِنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام رَسُولًا، نَبِيّاً، صَاحِبَ شَرِيعَةٍ مُبْتَدَأَةٍ فِي أَصْغَرَ مِنَ السِّنِّ الَّذِي فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ.

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَقَدْ خَرَجَ عَلَيَّ فَأَحَدْتُ النَّظَرَ إِلَيْهِ وَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ، لِأَصِفَ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمِصْرَ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ حَتَّى قَعَدَ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ: إِنَّ اللهَ احْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمِثْلِ مَا احْتَجَّ بِهِ فِي النُّبُوَّةِ فَقَالَ: ﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيّاً﴾ [مريم: ١٢]. ﴿وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ﴾ [يوسف: ٢٢]. ﴿وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً﴾ [الاحقاف: ١٥] فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحِكْمَةَ وَهُوَ صَبِيٌّ وَيَجُوزُ أَنْ يُؤْتَاهَا وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ حَسَّانَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا سَيِّدِي إِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُونَ عَلَيْكَ حَدَاثَةَ سِنِّكَ، فَقَالَ: وَمَا يُنْكِرُونَ مِنْ ذَلِكَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ لَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله: ﴿قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي﴾ [يوسف: ١٠٨] فَوَ اللهِ مَا تَبِعَهُ إِلَّا عَلِيٌّ عليه السلام وَلَهُ تِسْعُ سِنِينَ وَأَنَا ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ.

١٤٩ - باب أَنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا إِمَامٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام

١ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ يُحَاجُّونَنَا يَقُولُونَ: إِنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ قَالَ: فَقَالَ: مَا يُدْرِيهِمْ مَنْ غَسَّلَهُ؟ فَمَا قُلْتَ لَهُمْ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قُلْتُ لَهُمْ: إِنْ قَالَ مَوْلَايَ إِنَّهُ غَسَّلَهُ تَحْتَ عَرْشِ رَبِّي فَقَدْ صَدَقَ وَإِنْ قَالَ: غَسَّلَهُ فِي تُخُومِ الْأَرْضِ فَقَدْ صَدَقَ. قَالَ: لَا هَكَذَا قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا أَقُولُ لَهُمْ قَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي غَسَّلْتُهُ، فَقُلْتُ: أَقُولُ لَهُمْ إِنَّكَ غَسَّلْتَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْإِمَامِ يُغَسِّلُهُ الْإِمَامُ، قَالَ: سُنَّةُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام.

٣ - وَعَنْهُ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام: إِنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ؟ فَقَالَ: أَمَا تَدْرُونَ مَنْ حَضَرَ لِغُسْلِهِ، قَدْ حَضَرَهُ خَيْرٌ مِمَّنْ غَابَ عَنْهُ: الَّذِينَ حَضَرُوا يُوسُفَ فِي الْجُبِّ حِينَ غَابَ عَنْهُ أَبَوَاهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ.

١٥٠ - باب مَوَالِيدِ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام

١ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الرَّزَّامِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي السَّنَةِ

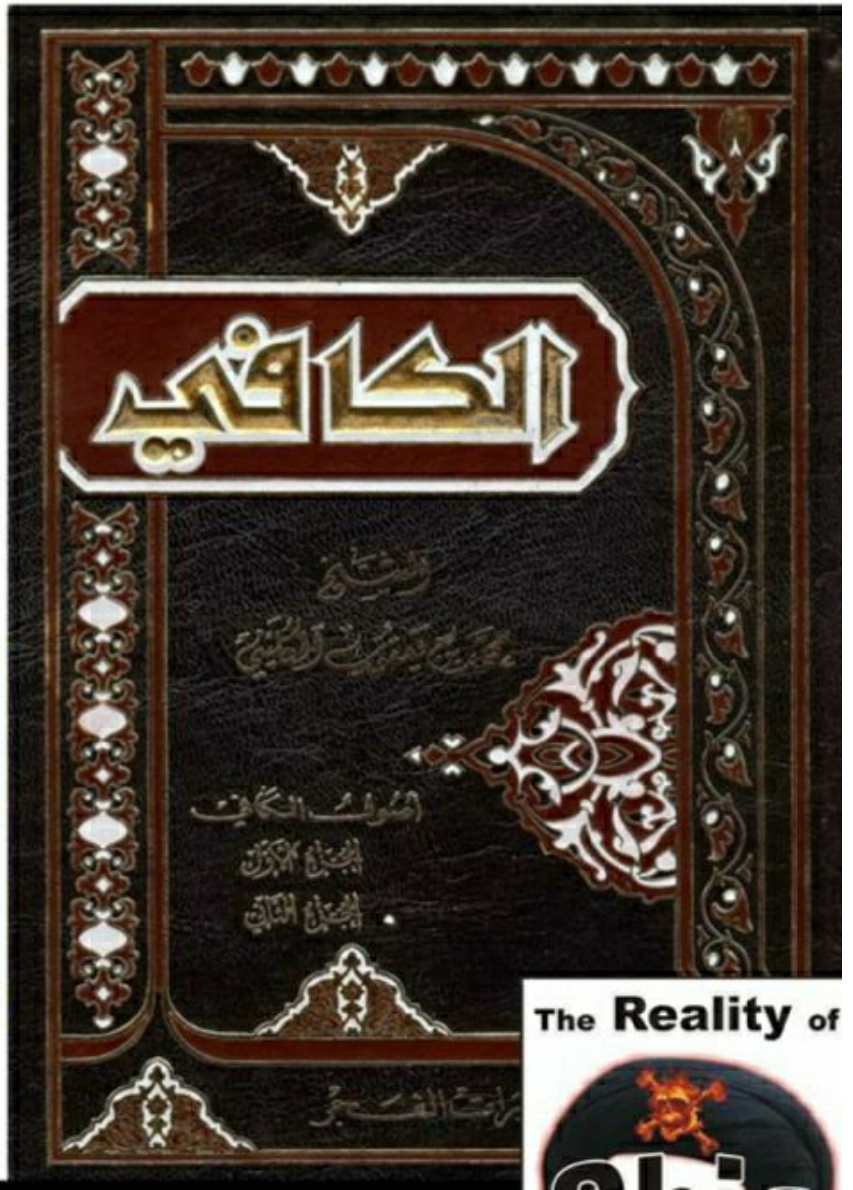

شیعہ فرقے کی مستند کتاب کا اصل عکس

شیعہ فرقے کا عقیدہ: امام پر وحی نازل ہوتی ہے

الاصول من الکافی جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی المتوفی ۳۲۸ طبع ایران

﴿ باب ﴾

﴿ الفرق بین الرسول و النبی والمحدث ﴾

۱ ـ عدۃ من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر، عن ثعلبة بن میمون، عن زرارة قال: سألت أبا جعفر علیہ السلام عن قول الله عزّ وجلّ: «وکان رسولاً نبیاً» ما الرسول وما النبي؟ قال: النبي الذي یری في منامه ویسمع الصوت ولا یعاین الملك، والرسول الذي یسمع الصوت ویری في المنام ویعاین الملك، قلت: الإمام ما منزلته؟ قال: یسمع الصوت ولا یری ولا یعاین الملك، ثم تلا هذه الآیة: وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث (۱).

۲ ـ علي بن إبراهیم، عن أبیه، عن إسماعیل بن مرّار قال: کتب الحسن بن العباس المعروف إلی الرضا علیہ السلام: جعلت فداك أخبرني ما الفرق بین الرسول والنبي والإمام؟ قال: فکتب أو قال: الفرق بین الرسول والنبي والإمام أنّ الرسول ینزل علیه جبرئیل فیراه ویسمع کلامه وینزل علیه الوحي وربّما رأی في منامه نحو رؤیا إبراهیم علیہ السلام، والنبي ربّما سمع الکلام وربّما رأی الشخص ولم یسمع والإمام هو الذي یسمع الکلام ولا یری الشخص.

۳ ـ محمد بن یحیی، عن أحمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن الأحول قال سألت أبا جعفر علیہ السلام عن الرسول والنبي والمحدث، قال: الرسول الذي یأتیه جبرئیل قبلاً (۲) فیراه ویکلّمه فهذا الرسول. وأمّا النبي فهو الذي یری في منامه نحو رؤیا إبراهیم ونحو ما کان رأی رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ من أسباب النبوّة قبل الوحي حتّی أتاه جبرئیل علیہ السلام من عند الله بالرسالة وکان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ حین جمع له النبوّة وجاءته الرسالة من عند الله یجیئه بها جبرئیل ویکلّمه بها قبلاً. ومن الأنبیاء من جمع له النبوّة ویری في منامه ویأتیه الروح ویکلّمه ویحدّثه، من غیر أن یکون یری في الیقظة، وأمّا المحدّث فهو الذي یحدّث فیسمع، ولا یعاین ولا یری في منامه.

(۱) قوله: «ولا محدث» الظاهر في قراءة اهل البیت علیهم السلام وهو بفتح الدال المشددة (ق)
(۲) قبلاً بضمتین وتضمّ وتکسر وضب أي عیاناً و مقابلة. (ق)

اصل عبارت: قلت ..... الخ

ترجمہ: میں نے پوچھا امام کا کیا مرتبہ ہے تو انہوں نے کہا کہ امام آواز سنتا ہے اور وہ فرشتے کو نہ تو دیکھتا ہے اور نہ اس کا معائنہ کرتا ہے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: **وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث**

(محدث) کے الفاظ آیت قرآنی میں نہیں ہیں۔ یہ شیعوں کا جانب سے اضافہ ہے

١

الأصول

من

الكافي

تأليف

بنیاد
دائرة المعارف
اسلامی

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة ماخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

شماره ثبت ٨٦٠
رده بندی
تاریخ
١٣٤٢/٨/١٦

الجزء الأول

الطبعة الرابعة
١٤٠١

دار صعب
دار التعارف
بيروت

﴿ باب ﴾

✿(الفرق بين الرسول و النبى والمحدث)✿

١ ـ عدّةٌ من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر ، عن ثعلبة بن ميمون ، عن زرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ : «وكان رسولاً نبيّاً» ما الرسول وما النبيّ؟ قال : النبيُّ الّذي يرى في منامه ويسمع الصوت ولا يعاين الملك ، والرّسول الّذي يسمع الصوت ويرى في المنام ويعاين الملك ، قلت : الإمام ما منزلته ؟ قال : يسمع الصوت ولا يرى ولا يعاين الملك ، ثمّ تلا هذه الآية : وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبيّ ولا محدّث (١) .

٢ ـ عليُّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرّار قال : كتب الحسن بن العبّاس المعروفيّ إلى الرّضا عليه السلام : جعلت فداك أخبرني ما الفرق بين الرسول والنبيّ والإمام ؟ قال : فكتب أو قال : الفرق بين الرسول والنبيّ والإمام أنّ الرّسول الّذي ينزل عليه جبرئيل فيراه ويسمع كلامه وينزل عليه الوحي وربّما رأى في منامه نحو رؤيا إبراهيم عليه السلام ، والنبيُّ ربّما سمع الكلام وربّما رأى الشخص ولم يسمع والإمام هو الّذي يسمع الكلام ولا يرى الشخص .

٣ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسن بن محبوب ، عن الأحول قال سألت أباجعفر عليه السلام عن الرّسول والنبيّ والمحدّث ، قال : الرّسول الّذي يأتيه جبرئيل قبلاً (٢) فيراه ويكلّمه فهذا الرّسول ، وأمّا النبيُّ فهو الّذي يرى في منامه نحو رؤيا إبراهيم ونحو ما كان رأى رسول الله صلى الله عليه وآله من أسباب النبوّة قبل الوحي حتّى أتاه جبرئيل عليه السلام من عند الله بالرسالة و كان محمّد صلى الله عليه وآله حين جمع له النبوّة وجاءته الرسالة من عند الله يجيئه بها جبرئيل ويكلّمه بها قبلاً ، ومن الأنبياء من جمع له النبوّة ويرى في منامه ويأتيه الروح ويكلّمه ويحدّثه ، من غير أن يكون يرى في اليقظة ، وأمّا المحدّث فهو الّذي يحدّث فيسمع ، ولا يعاين ولا يرى في منامه .

---

(١) قوله : «ولامحدث» انما هو فى قراءة اهل البيت عليهم السلام وهو بفتح الدال المشددة (فى)

(٢) قبلا بضمتين و فتحتين و كصرد وعنب أى عياناً و مقابلة. (فى)

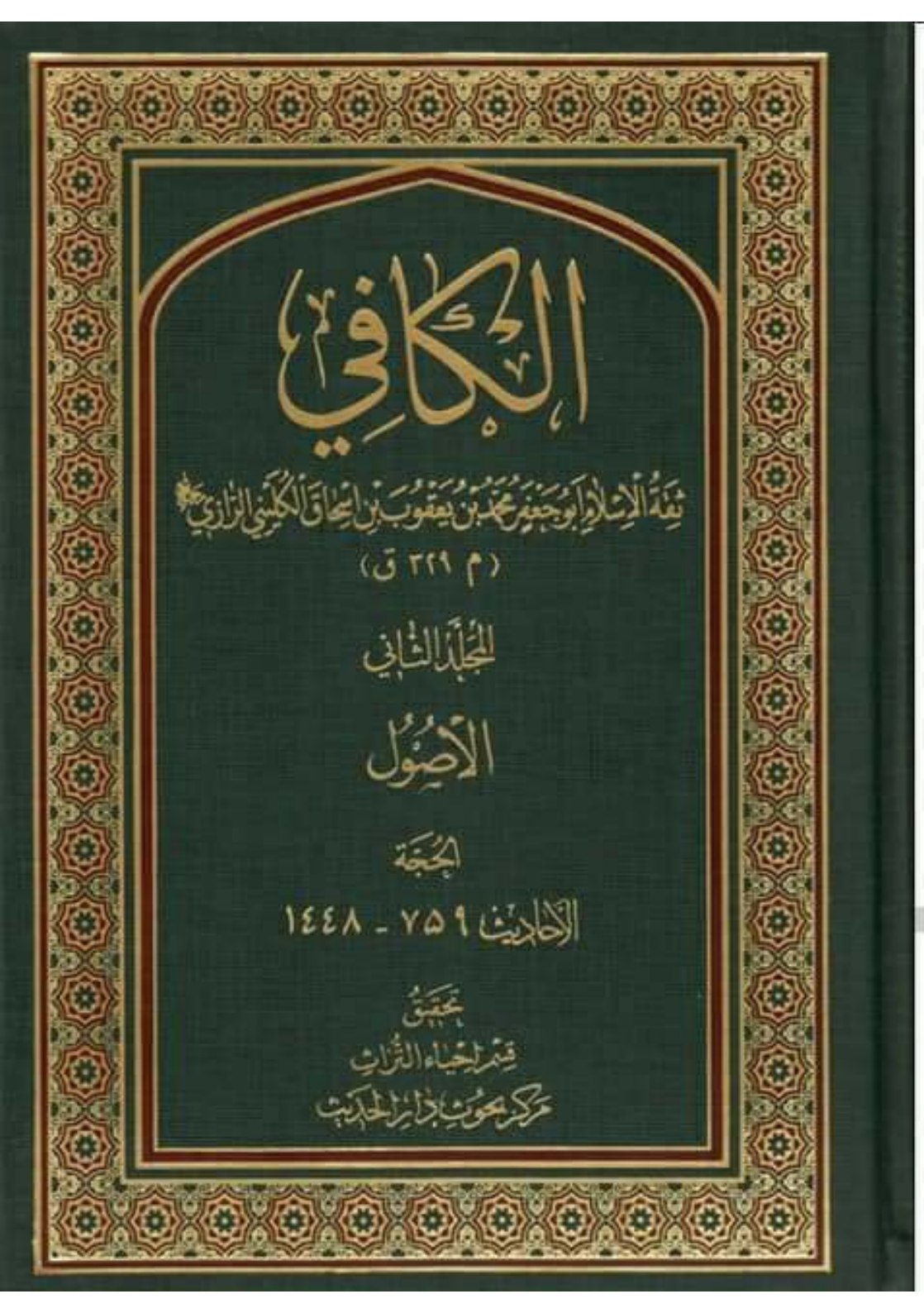

٨٨٦ / ٣ . عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ - وَ سُئِلَ[11] عَنِ الْقَائِمِ عليه السلام - فَقَالَ: «لَا يُرَى

---

١. في الوسائل والعلل وكمال الدين، ص ٣٨١ و٦٤٨ وكفاية الأثر: «فلت».

٢. في الوسائل: «كيف».

٣. في «بف، بر» والوسائل وكمال الدين، ص ٣٨١ والإرشاد، ص ٣٤٩ وكفاية الأثر: «فقال».

٤. في «ب، ص»: - «وسلامه». وفي «ف»: «صلوات الله وسلامه عليهم». وفي «بف»: «صلوات الله عليه وآله وسلامه». وفي الكافي، ح ٨٦٢ والإرشاد، ص ٣٤٩: «عليهم السلام». وفي الإرشاد، ص ٣٢٠: «عليه السلام وعليهم».

٥. الكافي، كتاب الحجّة، باب الإشارة والنصّ على أبي محمّد عليه السلام، ح ٨٦٢. وفي الإرشاد، ج ٢، ص ٣٢٠ و ص ٣٤٩، بسنده عن الكليني. وفي علل الشرائع، ص ٢٤٥، ح ١٥ وكمال الدين، ص ٣٨١، ح ١٥ وص ٦٤٨، ح ١٤ والغيبة للطوسي، ص ٢٠٢، ح ١٦٩ وكفاية الأثر، ص ٢٨٨، بسندها عن سعد بن عبد الله، عن محمّد بن أحمد العلوي. الوافي، ج ٢، ص ٤٠٣، ح ١٩٠٣، الوسائل، ج ١٦، ص ٢٣٩، ح ٢١٤٥٨.

٦. في «ج»: «أسأله».

٧. في «بج»: «دلّتهم».

٨. «أناصره»، أي أعينه. راجع: الصحاح، ج ٣، ص ١٢١١ (ذبح).

٩. في الوافي: «وإن عرفتهم».

١٠. راجع: الغيبة للطوسي، ص ٣٦٤، ح ٣٣١، الوافي، ج ٢، ص ٤٠٣، ح ١٩٠٤، الوسائل، ج ١٦، ص ٢٤٠، ح ٢١٤٥٩، البحار، ج ٥١، ص ٣٣، ح ٨.

١١. في «ب، ص، بج»: «وقد سئل».

جِسْمَهُ، وَ لَا يُسَمَّى اسْمَهُ[1]».[2]

٨٨٧ / ٤ . مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ:

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، قَالَ: «صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ لَا يُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ إِلَّا كَافِرٌ[3]».[4]

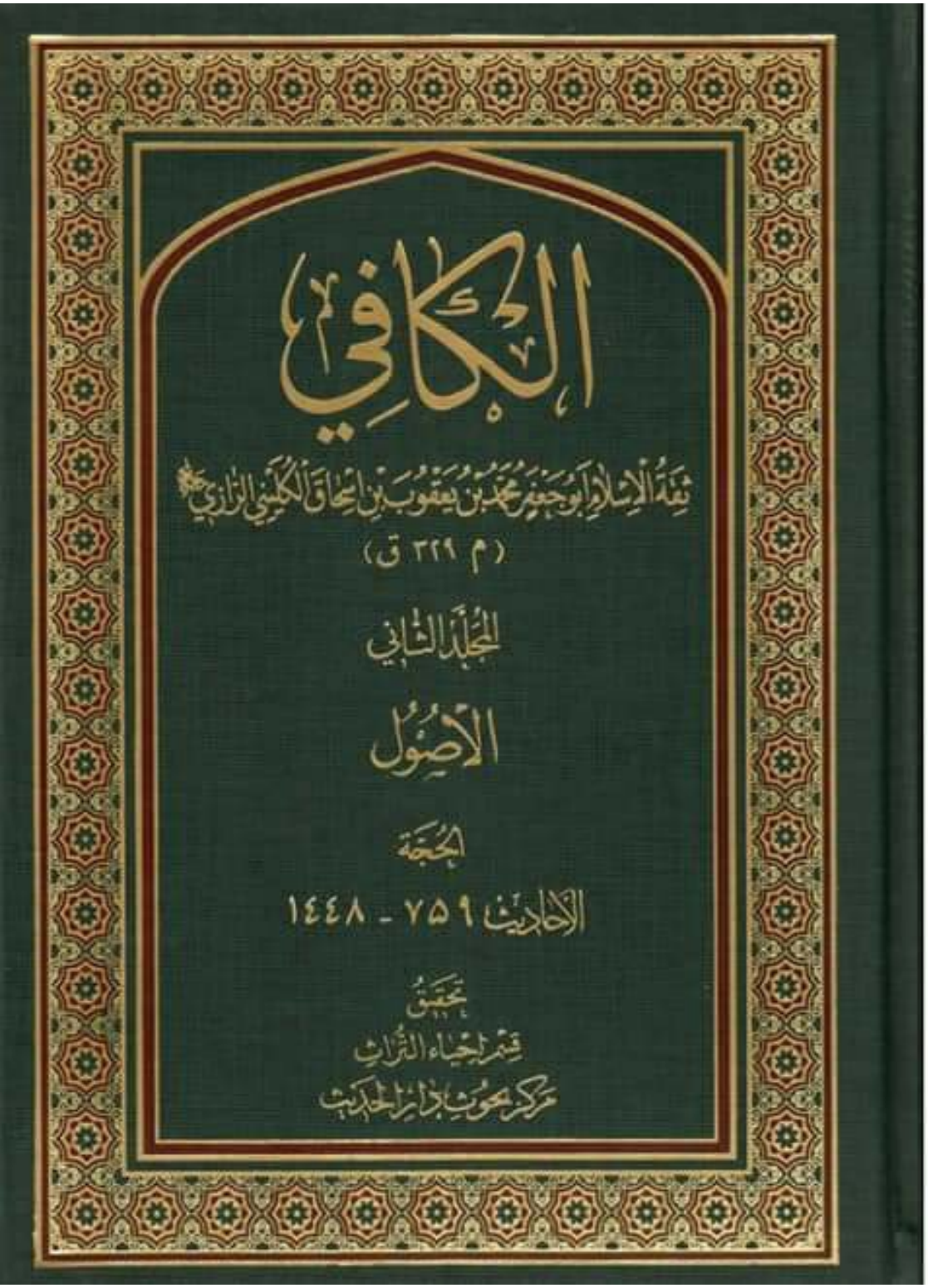

٣٢٩/١

٨٦٦ / ٤ . عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ، قَالَ:

قُلْتُ لِلْعَمْرِيِّ[1]: قَدْ مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ؟ فَقَالَ لِي[2]: قَدْ مَضَى، وَ لَكِنْ قَدْ خَلَّفَ فِيكُمْ مَنْ رَقَّيْتُهُ مِثْلَ هَذِهِ[3]، وَ أَشَارَ بِيَدِهِ.[4]

٨٦٧ / ٥ . الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:

خَرَجَ[5] عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ حِينَ قُتِلَ الزُّبَيْرِيُّ[6] لَعَنَهُ اللَّهُ[7]: «هَذَا جَزَاءُ مَنِ اجْتَرَأَ[8] عَلَى اللَّهِ فِي أَوْلِيَائِهِ، يَزْعَمُ[9] أَنَّهُ يَقْتُلُنِي، وَ لَيْسَ لِي عَقِبٌ[10]، فَكَيْفَ رَأَى قُدْرَةَ اللَّهِ فِيهِ[11]؟».

وَ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ[12] سَمَّاهُ «مح‌م‌د[13]» فِي سَنَةِ سِتٍّ وَ خَمْسِينَ وَ مِائَتَيْنِ.[14]

= الكليني. الغيبة للطوسي، ٢٣٤، ح ٢٠٣، بسنده عن عمرو الأهوازي. كمال الدين، ص ٤٣١، ح ٨، بسند آخر، مع اختلاف يسير وزيادة في أوّله وآخره. «الوافي، ج ٢، ص ٣٩٢، ح ٨٨٣.

١. في الإرشاد: «لأبي عمرو العمري».
٢. في الكافي، ح ٨٧٢: - «لي».
٣. في الكافي، ح ٨٧٢: «هذا».
٤. الكافي، كتاب الحجة، باب في تسمية من رآه، ح ٨٧٢؛ الإرشاد، ج ٢، ص ٣٤٨؛ وص ٣٥١، بسنده عن الكليني مع اختلاف يسير. «الوافي، ج ٢، ص ٣٩٣، ح ٨٨٥.
٥. في الوافي: «و إلى».
٦. في مرآة العقول، ج ٤، ص ٣: «الزبيري كان لقب بعض الأشقياء من ولد الزبير، كان في زمانه، فهدّده وقتله الله على يد الخليفة أو غيره. وصحّف بعضهم وقرأ بفتح الزاي وكسر الباء، من الزبيري بمعنى الداعية، كناية عن المهتدي العباسي؛ حيث قتله الموالي».
٧. في الكافي، ح ١٣٥٧، وكمال الدين والغيبة: - «لعنه الله».
٨. في الكافي، ح ١٣٥٧، وكمال الدين والغيبة: «افترى».
٩. في الكافي، ح ١٣٥٧، وكمال الدين والإرشاد والغيبة: «زعم».
١٠. قال الجوهري: «عَقِبُ الرجل: وَلَدُه، وولَدُ ولده». الصحاح، ج ١، ص ١٨٤ (عقب).
١١. في الكافي، ح ١٣٥٧، وكمال الدين: - «فيه».
١٢. في الإرشاد: «فقال محمّد بن عبد الله: وولد له ولده».
١٣. في حاشية «ف»: «فلانا». وتقطيع الحروف لعدم جواز التسمية، كما ورد في أخبار كثيرة.
١٤. الكافي، كتاب الحجة، باب مولد الصاحب، ح ١٣٥٧. وفي الإرشاد، ج ٢، ص ٣٤٩، بسنده عن الكليني =

شیعوں کا امام خمینی اپنے مروجہ اماموں کے بارے میں کیا کہتا ہے ملاحظہ فرمائیں

ائمہ کرام کو مقام محمود، درجہ بلند اور خلافت تکوینی حاصل ہے ان کی حکومت اور اقتدار کائنات کے ہر ذرے پر قائم ہے

اور ہمارے مذہب کے بنیادی عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ ہمارے ائمہ کو ایسا مقام حاصل ہے

جس تک کوئی مقرب فرشتہ پہنچ سکتا ہے نہ کوئی نبیؑ اور رسولؑ

Fb:Ham za C hohan Shitte Expose

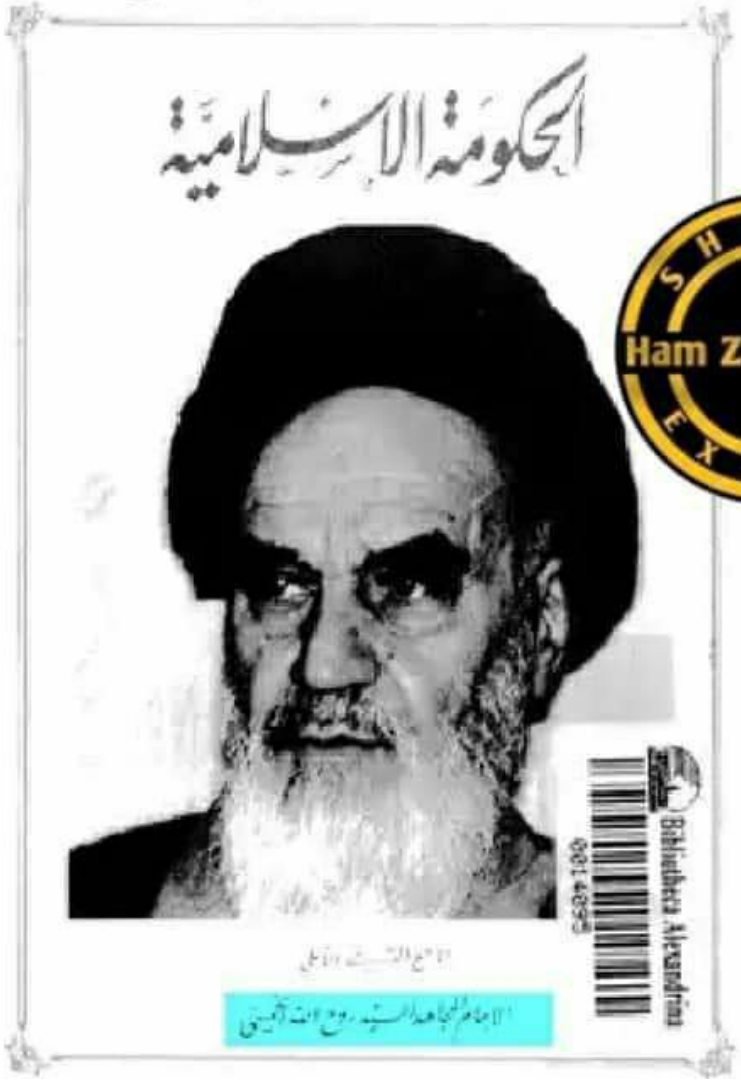

SHIITE
Ham Zii Ham Zii
EXPOSE

عدم امكان تشكيل تلك الحكومة ، فالولاية لا تسقط ، لان الفقهاء قد ولاهم الله ، فيجب على الفقيه ان يعمل بموجب ولايته قدر المستطاع ، فعليه ان يأخذ الزكاة والخمس والخراج والجزية ان استطاع ، لينفق كل ذلك في مصالح المسلمين وعليه ان استطاع ان يقيم حدود الله . وليس العجز المؤقت عن تشكيل الحكومة القوية المتكاملة يعني بأي وجه ان تتزوى بل ان التصدي لحوائج المسلمين ، وتطبيق ما تيسر تطبيقه فيهم من الاحكام ، كل ذلك واجب بالقدر المستطاع .

الولاية التكوينية :

وثبوت الولاية والحاكمية للامام (ع) لا تعني تجرده عن منزلته التي هي له عند الله ، ولا تجعله مثل من عداه من الحكام . فان للامام مقاما محمودا ودرجة سامية وخلافة تكوينية تخضع لولايتها وسيطرتها جميع ذرات هذا الكون . وان من ضروريات مذهبنا ان لائمتنا مقاما لا يبلغه ملك مقرب ، ولا نبي مرسل . وبموجب ما لدينا من الروايات والاحاديث فان الرسول الاعظم (ص) والائمة (ع) كانوا قبل هذا العالم انوارا فجعلهم الله بعرشه محدقين ، وجعل لهم من المنزلة والزلفى ما لا يعلمه الا الله . وقد قال جبرئيل ـ كما ورد في روايات المعراج ـ : لو دنوت انملة لاحترقت . وقد ورد عنهم (ع) : ان لنا مع الله حالات لا يسعها ملك مقرب ولا نبي مرسل . ومثل هذه المنزلة

رافضیوں آگر تم چاہتے ہو تمہارا قائم امام جلد از جلد ظہور کرے تو فورا سے پہلے آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کرو ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرو اور فورا سے پہلے آپس میں ایک دوسرے کے منہ پر تھوک پھینکو

کتاب الرافضہ مناقب اہل بیت جلد چہارم صفحہ ۴۷۶

"خدا کی قسم! جس پر تم نگاہیں لگائے بیٹھے ہو، وہ نہیں ہوگا، مگر یہ کہ تمہاری آزمائش ہو اور تم کوئی خصوصیت حاصل کرلو، یہاں تک کہ تم میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا"

ایک اور روایت میں آیا ہے:

حتی یشقی شقی او لسعید سعد۔

موسیٰ سید "یہاں تک کہ شقی اپنی شقاوت اور سعید اپنی سعادت تک پہنچ جائے گا"

(الفصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ، ص ۲۳۵، بحار الانوار جلد ۵۲، ص ۱۱۷)

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت ابن حسن علیہ السلام فرماتے ہیں:

لایکون الامر الذی ینتظرون حتی یبرا بعضکم من بعض، ویتفل بعضکم فی وجوہ بعض، وحتی یلعن بعضکم بعضاً وحتی یسمی بعضکم بعضاً کذابین۔

"وہ امر کہ جس کے منتظر ہو، واقع نہیں ہوگا مگر یہ کہ آپ میں سے بعض بعض سے بیزاری کا اظہار کریں، بعض کے منہ پر تھوکیں، یہاں تک کہ آپ میں سے بعض بعض پر لعنت بھیجیں اور آپ میں سے بعض بعض کو جھوٹا کہیں" (الفصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ، ص ۲۳۵، بحار الانوار جلد ۵۲، ص ۱۱۷)

افضل ترین لوگ کون؟

"وہ امر کہ جس کے منتظر ہو، واقع نہیں ہوگا مگر یہ کہ آپ میں سے بعض بعض سے بیزاری کا اظہار کریں، بعض کے منہ پر تھوکیں، یہاں تک کہ آپ میں سے بعض بعض پر لعنت بھیجیں اور آپ میں سے بعض بعض کو جھوٹا کہیں" (الفصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ، ص ۲۳۵، بحار الانوار جلد ۵۲، ص ۱۱۷)

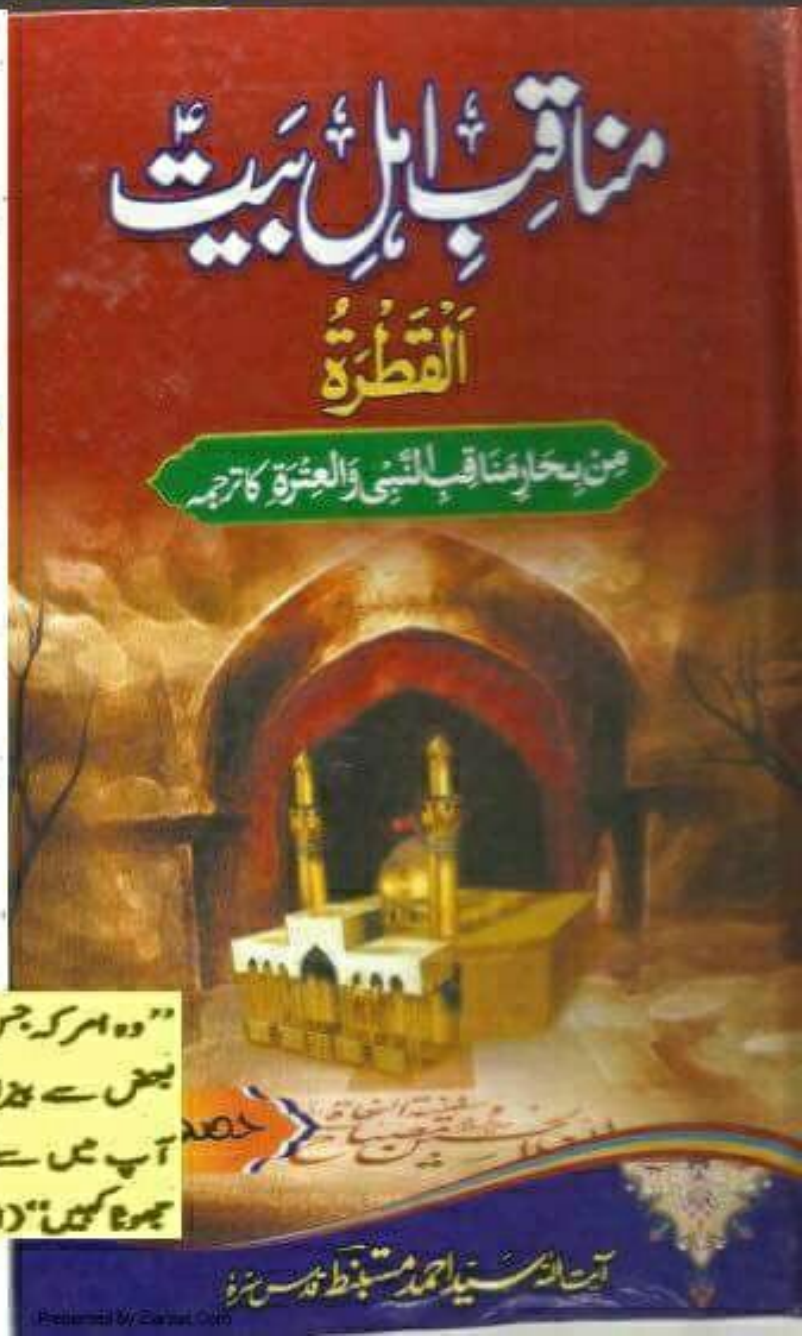

Presented by Ziaraat.Com

بَقِيَّةُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

(سورہ ھود آیت۔86)

امام مہدیؑ پر 1000 ہزار سال پرانی کتاب **"الغیبت"** کا اُردو ترجمہ

غیبتِ طوسی

تالیف

عالمِ ربانی شیخ الطائفہ **محمد بن حسن طوسی** متوفی 460ھ

مترجم: شمس العلماء علامہ محمد حسن جعفری

پیش کش: سید فخر امام رضوی

بقیۃ اللہ پبلیکیشنز گجرات

0333-3360786

کی حقانیت کے پیشِ نظر ناممکن ہے کہ دین کا ایک حصہ راویوں نے چھپالیا ہواوران کواس کے بیان کے لیے ظاہر ہونے کی ضرورت ہو۔

حضرت صاحب الزمانؑ بارھویں امامؑ ہیں۔ان سے پہلے گیارہ آئمہ گزرے ہیں۔اگر خدانخواستہ ایسی بات ہوتی تو وہ اسے بیان کر گئے ہوتے۔

ہمارے علماء میں سے ایک یہ کہتے تھے کہ امامؑ اپنے دوستوں سے اس لیے غائب اور مستور ہیں کہ کہیں وہ آپ کی خبر کو عام نہ کر دیں اوراس کی وجہ سے اعداء کا خوف لاحق ہو۔

ہماری نظر میں یہ سبب درست نہیں ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کا امامؑ کے پاس اجتماع خود ان کے لیے اور امامؑ کے لیے نامناسب ہے لہٰذا پوری جماعت سے اس امر کی توقع نہیں ہے۔

ہمارے علماء میں سے کچھ یہ کہتے ہیں کہ صاحب الزمانؑ اگر اپنے چاہنے والوں سے غائب ہیں تو اس کا سبب آپؑ کے دشمن ہیں کیونکہ آپؑ کے ظہور کو پورے طور پر ثمر آور قرار دینے کے لیے ضروری ہے کہ آپ مکمل خودمختار ہوں اور پوری طرح سے متصرف ہوں جب کہ دشمنوں نے رکاوٹ ڈالی ہے اور آپ کے پاس اختیارات باقی نہیں رہے اور دشمنوں کی اس نالائقی سے دوست بھی آپ کی زیارت سے محروم ہو گئے ہیں۔

سید مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ مخالف اگر یہ سوال کرے کہ امامؑ اپنے ماننے والوں کے سامنے ظاہر کیوں نہیں ہوتے؟

ہم کہتے ہیں کہ سوال بے موقع ہے کیونکہ اگر سائل کا مقصود یہ ہے کہ زمانہ غیبت میں امامؑ کے چاہنے والے لطف سے محروم ہیں لہٰذا ان کے چاہنے والوں کے ذمہ امامؑ کے

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليني الرازي

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

الجزء الأول

الأصول

تحقيق

اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ بِحُجَّتِهِ كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ أَنْ يَمْشِيَ فِي أَسْوَاقِهِمْ وَيَطَأَ بُسُطَهُمْ حَتَّى يَأْذَنَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ لَهُ كَمَا أَذِنَ لِيُوسُفَ قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ قَالَ أَنَا يُوسُفُ.

[٨٩٥] ٥ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ إِنَّ لِلْغُلَامِ غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ يَخَافُ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ ثُمَّ قَالَ يَا زُرَارَةُ وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ وَهُوَ الَّذِي يُشَكُّ فِي وِلَادَتِهِ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَاتَ أَبُوهُ بِلَا خَلَفٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ حَمْلٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ إِنَّهُ وُلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسَنَتَيْنِ وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يَمْتَحِنَ الشِّيعَةَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَرْتَابُ الْمُبْطِلُونَ يَا زُرَارَةُ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ الزَّمَانَ أَيُّ شَيْءٍ أَعْمَلُ قَالَ يَا زُرَارَةُ إِذَا أَدْرَكْتَ هَذَا الزَّمَانَ فَادْعُ بِهَذَا الدُّعَاءِ «اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي» ثُمَّ قَالَ يَا زُرَارَةُ لَا بُدَّ مِنْ قَتْلِ غُلَامٍ بِالْمَدِينَةِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ يَقْتُلُهُ جَيْشُ السُّفْيَانِيِّ قَالَ لَا وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ جَيْشُ آلِ بَنِي فُلَانٍ (١) يَجِيءُ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ فَيَأْخُذُ الْغُلَامَ فَيَقْتُلُهُ فَإِذَا قَتَلَهُ بَغْياً وَعُدْوَاناً وَظُلْماً لَا يُمْهَلُونَ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَوَقَّعُوا الْفَرَجَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

٣٣٨/١ [٨٩٦] ٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ يَفْقِدُ النَّاسُ إِمَامَهُمْ يَشْهَدُ الْمَوْسِمَ فَيَرَاهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ.

[٨٩٧] ٧ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَابُوسَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَوَجَدْتُهُ مُتَفَكِّراً يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لِي أَرَاكَ مُتَفَكِّراً تَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ أَرَغْبَةً مِنْكَ فِيهَا فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا رَغِبْتُ فِيهَا وَلَا فِي الدُّنْيَا يَوْماً قَطُّ وَلَكِنِّي فَكَّرْتُ فِي مَوْلُودٍ يَكُونُ مِنْ ظَهْرِي الْحَادِيَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي هُوَ الْمَهْدِيُّ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً تَكُونُ لَهُ غَيْبَةٌ وَحَيْرَةٌ يَضِلُّ فِيهَا أَقْوَامٌ وَيَهْتَدِي فِيهَا آخَرُونَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَكَمْ تَكُونُ الْحَيْرَةُ وَالْغَيْبَةُ قَالَ سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ أَوْ سِتَّ سِنِينَ فَقُلْتُ وَإِنَّ هَذَا لَكَائِنٌ فَقَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّهُ مَخْلُوقٌ وَأَنَّى لَكَ بِهَذَا الْأَمْرِ يَا أَصْبَغُ أُولَئِكَ خِيَارُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مَعَ خِيَارِ أَبْرَارِ هَذِهِ الْعِتْرَةِ فَقُلْتُ ثُمَّ مَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ ثُمَّ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ فَإِنَّ لَهُ بَدَاءَاتٍ وَإِرَادَاتٍ وَغَايَاتٍ وَنِهَايَاتٍ.

[٨٩٨] ٨ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ إِنَّمَا نَحْنُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ حَتَّى إِذَا أَشْرَتُمْ بِأَصَابِعِكُمْ وَمِلْتُمْ بِأَعْنَاقِكُمْ غَيَّبَ اللَّهُ عَنْكُمْ نَجْمَكُمْ فَاسْتَوَتْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يُعْرَفْ أَيٌّ مِنْ أَيٍّ فَإِذَا طَلَعَ نَجْمُكُمْ فَاحْمَدُوا رَبَّكُمْ.

[٨٩٩] ٩ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ إِنَّ لِلْقَائِمِ عليه السلام غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ إِنَّهُ يَخَافُ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ يَعْنِي الْقَتْلَ.

[٩٠٠] ١٠ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَةٌ فَلَا تُنْكِرُوهَا.

٣٣٩/١ [٩٠١] ١١ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَلَفٍ بْنِ عَبَّادٍ الْأَنْمَاطِيِّ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَعِنْدَهُ فِي الْبَيْتِ أُنَاسٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بِذَلِكَ غَيْرِي فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَيَغِيبَنَّ عَنْكُمْ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ وَلَيَخْمُلَنَّ هَذَا حَتَّى يُقَالَ مَاتَ هَلَكَ فِي أَيِّ وَادٍ سَلَكَ وَلَتُكْفَؤُنَّ كَمَا تُكْفَأُ السَّفِينَةُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ لَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَهُ وَكَتَبَ الْإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ وَأَيَّدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَلَتُرْفَعُنَّ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ قَالَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَقُولُ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ قَالَ وَفِي مَجْلِسِهِ كُوَّةٌ تَدْخُلُ فِيهَا الشَّمْسُ فَقَالَ أَبَيِّنَةٌ هَذِهِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ

خرافات الرافضة : المهدي المزعوم يخر ساجدا على الأرض بعد ولادته !!

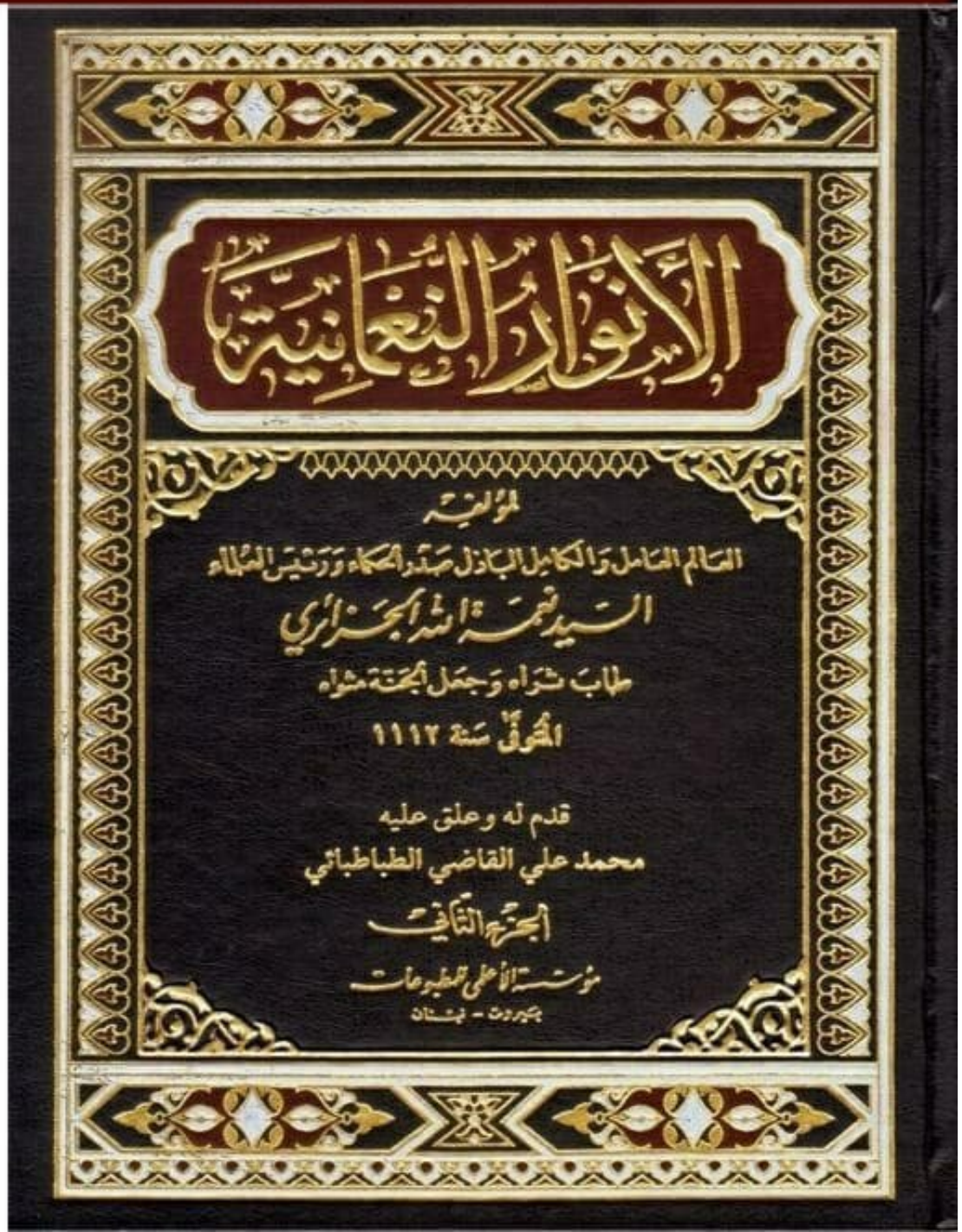

وتعالى سيظهر في هذه الليلة الحجّة وهو حجّته في أرضه، قالت فقلت له ومن أمّه قال لي نرجس قلت له والله جعلني الله فداك ما بها أثر فقال هو ما أقول لك قالت فجئت فلمّا سلّمت وجلست جاءت تنزع خفّي وقالت لي يا سيّدتي كيف أمسيت فقلت بل أنت سيّدتي وسيدة أهلي قالت فأنكرت قولي وقالت ما هذا يا عمة؟ قالت فقلت لها يا بنيّة إنّ الله تبارك وتعالى سيهب لك في ليلتك هذه غلاماً سيّداً في الدنيا والآخرة، قالت فخجلت واستحيت فلمّا أن فرغت من صلاة العشاء الآخرة أفطرت وأخذت مضجعي فرقدت فلمّا أن كان في جوف الليل قمت إلى الصلاة ففرغت من صلاتي وهي نائمة ليس بها حادث ثمّ جلست معقّبة ثمّ اضطجعت ثمّ انتبهت فزعة وهي راقدة، ثمّ قامت فصلّت ونامت قالت حكيمة فخرجت أتفقّد الفجر فإذا أنا بالفجر الأوّل كذنب السرحان وهي نائمة قالت حكيمة فدخلتني الشكوك فصاح بي أبو محمّد عليه السلام من المجلس لا تعجلي يا عمّة فهاك الأمر قد قرب؛ قالت فقرأت الم السجدة ويس فبينما أنا كذلك إذ انتبهت فزعة فوثبت إليها فقلت اسم الله عليك، ثمّ قلت لها تحسّين شيئاً؟ قالت نعم يا عمّة فقلت لها اجمعي نفسك واجمعي قلبك فهو ما قلت لك.

قالت حكيمة ثمّ أخذتني فترة وأخذتها فترة فانتبهت بحسّ سيّدي فكشفت الثوب عنه فإذا أنا به عليه السلام ساجداً يتلقى الأرض بمساجده فضممته عليه السلام إليّ فإذا أنا به نظيف منظّف فصاح بي أبو محمّد عليه السلام إليّ يا عمّة فجئت به إليه فوضع يده تحت أليتيه وظهره ووضع قدمه في صدره ثمّ أدلى لسانه في فيه وأمرّ يده على عينيه وسمعه ومفاصله ثمّ قال تكلّم يا بنيّ فقال أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أنّ محمّداً رسول الله صلى الله عليه وآله ثمّ صلّى على أمير المؤمنين وعلى الأئمّة إلى أن وقف على أبيه ثمّ أحجم قال أبو محمّد عليه السلام يا عمّة اذهبي به إلى أمّه ليسلّم عليها وائتني به فذهبت به فسلّم ورددته ووضعته عليه السلام في المجلس ثمّ قال يا عمّة إذا كان يوم السابع فائتينا قالت حكيمة فلمّا أصبحت جئت لأسلّم على أبي محمّد عليه السلام وكشفت الستر لأفتقد سيّدي فلم أره فقلت له جعلت فداك ما فعل سيّدي؟ قال يا عمّة استودعناه الذي استودعته أمّ موسى موسى، قالت حكيمة فلمّا كان يوم السابع جئت وسلّمت وجلست فقال هلمّي إليّ ابني؛ فجئت بسيّدي عليه السلام وهو في الخرقة ففعل به كفعلته الأولى ثمّ أدلى لسانه في فيه كأنّه يغذيه لبناً أو عسلاً ثمّ قال تكلّم يا بنيّ فقال عليه السلام أشهد أن لا إله إلّا الله وثنّى بالصلاة على محمّد وعلى أمير المؤمنين وعلى الأئمة صلوات الله عليهم أجمعين حتّى وقف على أبيه عليه السلام؛ ثمّ تلا هذه الآية بسم الله

الغيبة محمد بن ابراهيم النعماني الأعلمي للمطبوعات بيروت الأولى ١٤٠٣هـ

A·Q·F

العلا عن محمد بن مسلم قال : سمعت أبا جعفر (ع) يقول : لو يعلم الناس ما يصنع القائم إذا خرج لأحب أكثرهم ألا يروه مما يقتل من الناس اما انه لا يبدأ إلا بقريش فلا يأخذ منها إلا السيف ولا يعطيها إلا السيف حتى يقول كثير من الناس ليس هذا من آل محمد ، لو كان من آل محمد لرحم .

وبه عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن عاصم بن حميد الحناط عن أبي بصير قال : قال أبو جعفر (ع) : يقوم القائم بأمر جديد و كتاب جديد وقضاء جديد على العرب شديد ليس شأنه إلا السيف لا يستتيب أحداً ولا يأخذه في الله لومة لائم .

وبه عن محمد بن علي الكوفي عن الحسن بن محبوب عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي عبدالله (ع) انه قال : ما يستعجلون بخروج القائم فوالله ما لباسه إلا الغليظ ولا طعامه إلا الجشب وما هو إلا السيف والموت تحت ظل السيف .

أحمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال : حدثنا أحمد بن يوسف بن يعقوب أبو الحسين الجعفي قال : حدثنا اسماعيل بن مهران قال : حدثنا الحسن بن علي ابن أبي حمزة عن أبيه ووهب عن أبي عبدالله (ع) انه قال : إذا خرج القائم لم يكن بينه وبين العرب وقريش إلا السيف ما يأخذ منها إلا السيف ، وما يستعجلون بخروج القائم والله ما لباسه إلا الغليظ وما طعامه إلا الشعير الجشب وما هو إلا السيف والموت تحت ظل السيف .

أخبرنا أحمد بن محمد بن سعيد قال : حدثنا يحيى بن زكريا بن شيبان قال : حدثنا يوسف بن كليب قال: حدثنا الحسن بن علي بن أبي حمزة عن عاصم بن حميد الحناط عن أبي حمزة الثمالي قال : سمعت أبا جعفر محمد بن علي عليه السلام يقول : لو قد خرج قائم آل محمد صلى الله عليه وآله لنصره الله بالملائكة المسومين والمردفين والمنزلين والكروبيين يكون جبرائيل امامه وميكائيل عن يمينه واسرافيل عن يساره

كتاب جديد !! لنهل سيغير مهدي الشيعة القرآن الذي انزل على محمد صلى الله عليه وسلم بلسان عربي مبين !

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي (قدس الله سره)

الكتاب الثالث عشر

الغيبة، وأحوال الحجة القائم (عجل الله فرجه الشريف)

طبعة مصححة ومرتبة على حسب ترتيب المصنف

١١٢ـ نبي: [الغيبة للنعماني] ابن عقدة عن علي بن الحسن عن أبيه عن رفاعة عن عبد الله بن عطا قال سألت أبا جعفر الباقر عليه السلام فقلت إذا قام القائم عليه السلام بأي سيرة يسير في الناس فقال يهدم ما قبله كما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله و يستأنف الإسلام جديدا[١٥].

١١٣ـ نبي: [الغيبة للنعماني] علي بن الحسين عن محمد العطار عن محمد بن الحسن[١٦] عن محمد بن علي الكوفي عن البزنطي عن العلاء عن محمد قال سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول لو يعلم الناس ما يصنع القائم إذا خرج لأحب أكثرهم أن لا يرو مما يقتل من الناس أما إنه لا يبدأ إلا بقريش فلا يأخذ منها إلا السيف و لا يعطيها إلا السيف حتى يقول كثير من الناس ليس هذا من آل محمد لو كان من آل محمد لرحم[١٧].

---

(١) غيبة النعماني ص٢٣٨ ـ ٢٣٩ باب ١٣ حديث ٣٠.
(٢) من المصدر.
(٣) روضة الكافي ص١٦٧ حديث ١٨٥.
(٤) من المصدر.
(٥) في المصدر: «كما صنع».
(٦) غيبة النعماني ص٢٣٠ ـ ٢٣١ باب ١٣ حديث ١٣.
(٧) في المصدر: «حسّان».
(٨) من المصدر.
(٩) في المصدر: «بالمنّ».
(١٠) من المصدر.
(١١) غيبة النعماني ص٢٣١ ـ ٢٣٢ باب ١٣ حديث ١٥.
(١٢) في المصدر: «قام».
(١٣) غيبة النعماني ص٢٣٢ باب ١٣ حديث ١٦.
(١٤) تهذيب الأحكام ج٦ ص١٥٤ باب ٧٠ حديث ٢.
(١٥) غيبة النعماني ص٢٣٢ ـ ٢٣٣ باب ١٣ حديث ١٧.
(١٦) في المصدر: «حسّان».
(١٧) غيبة النعماني ص٢٣٣ باب ١٣ حديث ١٨.

١١٤ـ نبي: [الغيبة للنعماني] بهذا الإسناد عن البزنطي عن عاصم بن حميد الحناط عن أبي بصير قال قال أبو جعفر عليه السلام يقوم القائم بأمر جديد و كتاب جديد و قضاء جديد على العرب شديد ليس شأنه إلا بالسيف[١] لا يستتيب أحدا و لا يأخذه في الله لومة لائم[٢].

١١٥ـ نبي: [الغيبة للنعماني] و بهذا الإسناد عن محمد بن علي الكوفي عن ابن محبوب عن البطائني عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال ما تستعجلون بخروج القائم فو الله ما لباسه إلا الغليظ و لا طعامه إلا الجشب و ما هو إلا السيف و الموت تحت ظل السيف[٣].

مختصر بصائر الدرجات

تأليف

الشيخ الجليل حسن بن سليمان الحلي
تلميذ شيخنا الشهيد الاول من علماء
اوائل القرن التاسع

« الطبعة الاولى »

« حقوق الطبع محفوظة للناشر »

منشورات المطبعة الحيدرية في النجف

١٣٧٠ هـ - ١٩٥٠ م

شبكة كتب الشيعة
shiabooks.net
mktba.net رابط بديل

حمزة الثمالي قال سمعت أبا جعفر محمد بن علي عليهما السلام يقول لو قد خرج قائم آل محمد « ع » لينصره الله بالملائكة المسومين والمردفين والمنزلين والكروبين يكون جبرئيل « ع » امامه وميكائيل عن يمينه واسرافيل عن يساره والرعب مسيرة شهر امامه وخلفه وعن يمينه وعن شماله والملائكة المقربون حذائه اول ما يبايعه محمد رسول الله « ص » وعلي صلوات الله عليه ، الثاني معه سيف مخترطة يفتح الله له الروم والصين والترك والديلم والسند والهند وكابل شاه والخزر ياابا حمزة لا يقوم القائم { ع } الا على خوف شديد وزلازل وفتنة وبلاء يصيب الناس وطاعون قبل ذلك وسيف قاطع بين العرب واختلاف شديد بين الناس وتشتت في دينهم وتغير من حالهم حتى يتمنى المتمنى الموت صباحاً ومساء من عظم مايرى من كلب الناس وأكل بعضهم بعضا وخروجه اذا خرج عند الا ياس والقنوط فياطوبى لمن ادركه وكان من انصاره والويل كل الويل لمن ناواه وخالف امره وكان من اعدائه ثم قال يقوم بامر جديد وكتاب جديد وسنة جديدة وقضاء جديد على العرب شديد ليس شأنه الا القتل لايستتيب احدا ولا تأخذه في الله لومة لائم .

من كتاب علل الشرايع للصدوق محمد بن علي رحمه الله حدثنا محمد ابن ما جيلويه عن محمد بن ابي القاسم عمه عن أحمد بن ابي عبد الله عن ابيه عن محمد بن سليمان عن داود بن النعمان عن عبد الرحمن القصير قال: قال لي ابو جعفر « ع » اما لو قد قام قائمنا لقد ردت اليه الحميراء حتى يجلدها الحد وحتى ينتقم لابنة محمد « ع » فاطمة منها قلت جعلت فداك ولم يجلدها قال لفريتها على ام ابراهيم قلت فكيف اخره الله للقائم صلوات الله عليه فقال لان الله تبارك وتعالى بعث محمداً صلى الله عليه واله رحمة للعالمين ويبعث القائم « ع » نقمة . ومن كتاب الغيبة للنعماني اخبرنا أحمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال حدثنا محمد بن المفضل بن ابراهيم بن قيس بن رمانة الاشعري وسعدان بن اسحاق بن سعيد وأحمد بن الحسين بن عبد الملك

مصادر بحار الأنوار

١٢

الإرشاد

في معرفة حجج الله على العباد

تأليف

الشيخ المفيد الإمام أبي عبد الله محمد بن محمد بن النعمان
العكبري، البغدادي
(٣٣٦ - ٤١٣ هـ)

الجزء الثاني

تحقيق

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

وكَتَبَ عليها: هٰؤُلاءِ سُرّاقُ الكعبةِ»[١].

ورَوى أَبو الجارود، عن أَبي جعفر عليه السلامُ في حديثٍ طويلٍ أَنَّه «إذا قامَ القائمُ عليه السلامُ سارَ إلى الكوفةِ، فيَخْرُجُ منها بضعةَ عَشَرَ أَلف نفسٍ يُدْعَوْنَ البتريةَ عليهم السلاحُ، فيقولونَ له: ارْجِعْ من حيث جِئْتَ فلا حاجةَ لنا في بني فاطمةَ، فيَضَعُ فيهم السيفَ حتى يَأْتيَ على آخرِهم، ويَدْخُلُ الكوفةَ فيقْتُلُ بها كلَّ منافقٍ مرتابٍ، ويَهْدِمُ قُصورَها، ويَقْتُلُ مُقاتِلتَها حتى يَرْضى اللهُ عزَّ وعَلا»[٢].

ورَوى أَبو خديجة، عن أَبي عبدالله عليه السلامُ قالَ: «إذا قامَ[٣] القائمُ عليه السلامُ جاءَ بأَمْرٍ جديدٍ، كما دَعا رسولُ الله صلّى اللهُ عليهِ وآلهِ في بَدْوِ الإسلامِ إلى أَمْرٍ جديدٍ»[٤].

ورَوى عليُّ بن عقبة، عن أَبيه قالَ: إذا قامَ القائمُ عليه السلامُ حَكَمَ بالعدلِ، وارْتَفَعَ في أَيامِه الجَوْرُ، وأَمنتْ به السُبلُ، وأَخْرَجَتِ الأَرضُ بَركاتِها، ورُدَّ كُلُّ حقٍّ إلى أَهلِهِ، ولم يَبْقَ أَهلُ دينٍ حتى يُظْهروا الإسلامَ وَيَعْتَرِفُوا بالإيمانِ، أَما سَمِعْتَ اللهَ تعالى يقولُ: ﴿وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّماوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ﴾[٥] وحَكَمَ بينَ الناسِ بحُكْمِ داود وحُكْمِ محمدٍ عليهما السلامُ، فحينئذٍ تُظْهِرُ الأَرضُ كُنوزَها وتُبْدي بركاتِها، فلا يَجِدُ الرجلُ منكم يومئذٍ موضعاً لصدقتِه ولا لبرِّه

---

(١) اعلام الورى: ٤٣١، ونحوه في غيبة الطوسي: ٤٧٢/٤٩٢، ونقله العلامة المجلسي في البحار ٥٢: ٨/٣٣٨.

(٢) اعلام الورى: ٤٣١، ونقله العلامة المجلسي في البحار ٥٢: ٨١/٣٣٨.

(٣) من هنا سقط من نسخة «م» الى لفظة: قد أوردنا في كلّ باب من هذا الكتاب طرفاً....

(٤) نقله العلامة المجلسي في البحار ٥٢: ٨٢/٣٣٨.

(٥) آل عمران ٣: ٨٣.

تاريخ الكوفة

تأليف

المؤرخ الشهير السيد حسين بن السيد
أحمد البراقي النجفي المتوفى سنة ١٣٢٢

وقد أضاف إليه أكثر المواضيع المهمة

العلامة الكبير السيد محمد صادق بحر العلوم

دار الأضواء
بيروت

علي صراط الحق

بالكفر على بعض. قيل: ما في ذلك خير، قال: الخير في ذلك عند ذلك يقوم القائم فيرفع ذلك كله.

وفيه قال الصادق عليه السلام: قدام القائم موت احمر وموت ابيض حتى يذهب من كل سبعة خمسة، فالموت الاحمر السيف والموت الابيض الطاعون.

وفيه بالاسناد عن ابي حمزة الثمالي قال: سمعت ابا جعفر محمد بن علي عليه السلام يقول: لو خرج قائم آل محمد لنصره الله بالملائكة المسومين والمردفين والمنزلين والكروبيين يكون جبرئيل امامه وميكائيل عن يمينه واسرافيل عن يساره والرعب مسيرة شهر امامه وخلفه وعن يمينه وعن شماله والملائكة المقربون حذاءه، اول من يبايعه محمد رسول الله (ص) وعلي الثاني، ومعه سيف مخترط يفتح الله به الروم والصين والترك والديلم والسند والهند وكابل شاه والخزر، يا ابا حمزة لا يقوم القائم إلا في خوف شديد وزلزال وفتنة وبلاء يصيب الناس وطاعون قبل ذلك، وسيف قاطع بين العرب، واختلاف شديد من الناس، وتشتت في دينهم، وتغير في حالهم حتى يتمنى الموت صباحا ومساءاً من عظم ما يرى من كلب الناس، وا كل بعضهم بعضاً وخروجه إذا خرج عند الأياس والقنوط، فياطوبى لمن ادركه وكان من انصاره، والويل كل الويل لمن ناوأه وخالف امره وكان من اعدائه.

ثم قال: يقوم بأمر جديد وكتاب جديد وسنة جديدة وقضاء جديد على العرب شديد ليس شأنه إلا القتل لايستتيب احداً، لا تأخذه في الله لومة لائم.

وفيه عن محمد بن مسلم قال: سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول لويعلم الناس ما يصنع القائم إذا خرج لأحب اكثرهم ان لا يروه مما يقتل من الناس، أما انه لا يبدأ إلا بقرشي فلا يأخذ منها إلا السيف ولا يقطعها إلا السيف حتى يقول اكثر الناس ما هذا من آل محمد ولو كان من آل محمد لرحم.

وفيه، عن ابي بصير، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: ما تستعجلون بخروج القائم، فوالله ماليابسه إلا الغليظ ولا طعامه إلا الجشب وماهو إلا السيف

إلزام الناصب

في

إثبات الحجة الغائب عجل فرجه

تأليف

شيخ الفقهاء والمحدثين الحاج الشيخ علي اليزدي الحائري
المتوفى سنة ١٣٣٣هـ

الجزء الثاني

منشورات
دار ومطبعة النعمان
بيروت - لبنان

فيقتلونهم هرجا على مدينتهم بشاطىء الفرات البرية والبحرية جزاءا بما عملوا وما ربك بظلام للعبيد (وفيه) عن الصادق عليه السلام لا يقوم القائم الا على خوف شديد من الناس وزلازل وفتنة وبلاء يصيب الناس وطاعون قبل ذلك وسيف قاطع بين المغرب واختلاف شديد بين الناس وتشتيت في دينهم وتغيير في حالهم حتى يتمنى المتمني صباحا ومساءً من عظم ما يرى من كلب الناس وأكل بعضهم بعضا قيامه (عج) فخروجه اذا خرج يكون عند اليأس والقنوط من أن يروا فرجاً فيا طوبى لمن أدركه وكان من أنصاره والويل كل الويل لمن ناواه وخالفه وخالف أمره وكان من اعدائه وقال يقوم بأمر جديد وكتاب جديد وسنة جديدة وقضاء على العرب شديد وليس شأنه الا القتل لا يستبقي أحدا ولا تأخذه في الله لومة لائم (وفيه) عنه (ع) اذا رأيتم في السماء نارا عظيمة من قبل المشرق تطلع ليال فعندها فرج الناس وهي قدام القائم بقليل (وفيه) عن كفاية الاثر عن علقمة بن قيس قال خطبنا امير المؤمنين على منبر الكوفة خطبة اللؤلؤة قال فيما قال في آخرها ألا واني ظاعن عن قريب ومنطلق الى المغيب فارتقبوا الفتنة الاموية والملكة الكسروية واماتة ما أحياه الله واحياء ما أماته الله واتخذوا صوامعكم بيوتكم وعضوا مثل جمر الغضا واذكروا الله كثيرا فذكره أكبر لو كنتم تعلمون ثم قال وتبنى مدينة يقال لها الزوراء بين دجلة ودجيل والفرات فلو رأيتموها مشيدة بالجص والاجر مزخرفة بالذهب والفضة والازورد والمرمر والرخام وأبواب العاج والابنوس والخيم والقباب والستارات وقد غلبت بالساج والعرعر والصنوبر وشيدت بالقصور وتوالت عليها ملك بني شيصبان أربعة وعشرون ملكاً فيهم السفاح والمقلاص والجموح والخدوع والمظفر والمؤنث

ذلك أنه ينادي باسم القائم واسم أبيه حتى تسمعه العذراء في خدرها فتحرض أباها وأخاها على الخروج.

وقال: لابد من هذين الصوتين قبل خروج القائم عليه السلام: صوت من السماء وهو صوت جبرئيل (باسم صاحب هذا الامر واسم أبيه) والصوت الثاني من الأرض، وهو صوت إبليس اللعين ينادي باسم فلان أنه قتل مظلوما، يريد بذلك الفتنة، فاتبعوا الصوت الأول، وإياكم والأخير أن تفتنوا به.

وقال عليه السلام: لا يقوم القائم عليه السلام إلا على خوف شديد من الناس، وزلازل وفتنة وبلاء يصيب الناس، وطاعون قبل ذلك، وسيف قاطع بين العرب، واختلاف شديد في الناس، وتشتت في دينهم وتغير من حالهم حتى يتمنى المتمني الموت صباحا ومساء من عظم ما يرى من كلب الناس وأكل بعضهم بعضا، فخروجه إذا خرج عند اليأس والقنوط من أن يروا فرجا، فيا طوبى لمن أدركه وكان من أنصاره، والويل كل الويل لمن ناواه وخالفه، وخالف أمره، وكان من أعدائه.

وقال عليه السلام: إذا خرج يقوم بأمر جديد، وكتاب جديد، وسنة جديدة، وقضاء جديد على العرب شديد. وليس شأنه إلا القتل، لا يستبقي أحدا ولا تأخذه في الله لومة لائم.

ثم قال عليه السلام: إذا اختلف بنو فلان فيما بينهم، فعند ذلك فانتظروا الفرج، وليس فرجكم إلا في اختلاف بني فلان، فإذا اختلفوا فتوقعوا الصيحة في شهر رمضان وخروج القائم عليه السلام إن الله يفعل ما يشاء، ولن يخرج القائم ولا ترون ما تحبون حتى يختلف بنو فلان فيما بينهم، فإذا كان ذلك طمع الناس فيهم واختلفت الكلمة، وخرج السفياني.

وقال: لابد لبنى فلان من أن يملكوا فإذا ملكوا ثم اختلفوا تفرق ملكهم وتشتت أمرهم حتى يخرج عليهم الخراساني والسفياني هذا من المشرق وهذا من المغرب يستبقان إلى الكوفة كفرسي رهان، هذا من هنا وهذا من

مفاتيح البحث: ☐ الإمام المهدي المنتظر عليه السلام (3)، ☐ مدينة الكوفة (1)،
☐ شهر رمضان المبارك (1)، ☐ القتل (2)، ☐ الموت (1)، ☐ الظلم (1)، ☐ الخوف (1)، ☐ اليأس (1)

الذهاب إلى صفحة: «« « ... 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 ... » ««

الفهرست

كشف الغمة
في
معرفة الأئمة عليهم السلام

تأليف

أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الإربلي رحمه الله

الجزء الرابع

المجمع العالمي لأهل البيت

قلت: ويبلغ عدد هؤلاء هذا؟ قال: «نعم، منهم ومن مواليهم»[١].

وروى أبوبصير قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: «إذا قام القائم هدم المسجد الحرام حتّى يَرُدّه إلى أساسه، وحَوَّل المقام إلى الموضع الّذي كان فيه، وقطع أيدي بني شيبة وعلّقها بالكعبة وكتب عليها: هؤلاء سُرّاق الكعبة»[٢].

وروى أبو الجارود، عن أبي جعفر عليه السلام ـ في حديث طويل ـ أنّه «إذا قام القائم عليه السلام سار إلى الكوفة، فيخرج منها بضعة عشر ألف نفس يدعون البترية، عليهم السلاح فيقولون له: ارجع من حيث جئت[٣] فلا حاجة بنا إلى بني فاطمة! فيضع فيهم السيف حتّى يأتي على آخرهم، ثمّ يدخل الكوفة فيقتل بها كلّ منافق مرتاب، ويهدم قصورها، ويقتل مقاتلتها حتّى يرضى الله عزّ وجلّ»[٤].

وروى أبوخديجة، عن أبي عبد الله عليه السلام (أنّه)[٥] قال: «إذا قام القائم عليه السلام جاء بأمر جديد، كما دعا رسول الله صلى الله عليه وآله في بدو الإسلام إلى أمر جديد»[٦].

---

(١) الإرشاد: ٢: ٣٨٣.
وأورده الطبرسي في إعلام الورى: ص ٤٣١، والفتّال في روضة الواعظين: ص ٢٦٥.

(٢) الإرشاد: ٢: ٣٨٣.
وأورده الطبرسي في إعلام الورى: ص ٤٣١، والفتّال في روضة الواعظين: ص ٢٦٥.
وروى قريبه الطوسي في كتاب الغيبة: ٤٧٣ / ٤٩٢.
ولاحظ الكافي: ٤: ٢٤١ ـ ٢٤٢ / ٩، وعلل الشرائع: ص ٤١٠ ب ١٤٧ ح ٥، والتهذيب: ٩: ٢١٣ / ٨٤٢ / ١٩.

(٣) ق، ك: «شئت».

(٤) الإرشاد: ٢: ٣٨٤.
وأورده الطبرسي في إعلام الورى: ص ٤٣١، والفتّال في روضة الواعظين: ص ٢٦٥.

(٥) من ن، خ.

(٦) الإرشاد: ٢: ٣٨٤.
وروى الكليني في الكافي: ١: ٥٣٦ / ٢ بإسناده عن أبي خديجة عن الصادق عليه السلام أنّه سئل عن القائم، فقال: كلّنا قائم بأمر الله، واحد بعد واحد حتّى يجيء صاحب السيف، جاء بأمر

مختصر بصائر الدرجات

تأليف

الشيخ الجليل حسن بن سليمان الحلي
تلميذ شيخنا الشهيد الاول من علماء
اوائل القرن التاسع

« الطبعة الاولى »

« حقوق الطبع محفوظة للناشر »

منشورات المطبعة الحيدرية في النجف

١٣٧٠ هـ - ١٩٥٠ م

شبكة كتب الشيعة
shiabooks.net
mktba.net رابط بديل

حمزة الثمالي قال سمعت أبا جعفر محمد بن علي عليهما السلام يقول لو قد خرج قائم آل محمد « ع » لينصره الله بالملائكة المسومين والمردفين والمنزلين والكروبين يكون جبرئيل « ع » امامه وميكائيل عن يمينه واسرافيل عن يساره والرعب مسيرة شهر امامه وخلفه وعن يمينه وعن شماله والملائكة المقربون حذائه اول ما يبايعه محمد رسول الله « ص » وعلي صلوات الله عليه ، الثاني معه سيف مخترطة يفتح الله له الروم والصين والترك والديلم والسند والهند وكابل شاه والخزر ياابا حمزة لا يقوم القائم { ع } الا على خوف شديد وزلازل وفتنة وبلاء يصيب الناس وطاعون قبل ذلك وسيف قاطع بين العرب واختلاف شديد بين الناس وتشتت في دينهم وتغير من حالهم حتى يتمنى المتمنى الموت صباحاً ومساء من عظم مايرى من كلب الناس وأكل بعضهم بعضا وخروجه اذا خرج عند الا ياس والقنوط فياطوبى لمن ادركه وكان من انصاره والويل كل الويل لمن ناواه وخالف امره وكان من اعدائه ثم قال يقوم بامر جديد وكتاب جديد وسنة جديدة وقضاء جديد على العرب شديد ليس شأنه الا القتل لايستتيب احدا ولا تأخذه في الله لومة لائم .

من كتاب علل الشرايع للصدوق محمد بن علي رحمه الله حدثنا محمد ابن ما جيلويه عن محمد بن ابي القاسم عمه عن أحمد بن ابي عبد الله عن ابيه عن محمد بن سليمان عن داود بن النعمان عن عبد الرحمن القصير قال: قال لي ابو جعفر « ع » اما لو قد قام قائمنا لقد ردت اليه الحميراء حتى يجلدها الحد وحتى ينتقم لابنة محمد « ع » فاطمة منها قلت جعلت فداك ولم يجلدها قال لفريتها على ام ابراهيم قلت فكيف اخره الله للقائم صلوات الله عليه فقال لان الله تبارك وتعالى بعث محمداً صلى الله عليه واله رحمة للعالمين ويبعث القائم « ع » نقمة . ومن كتاب الغيبة للنعماني اخبرنا أحمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال حدثنا محمد بن المفضل بن ابراهيم بن قيس بن رمانة الاشعري وسعدان بن اسحاق بن سعيد وأحمد بن الحسين بن عبد الملك

مصورات
مكتبة الصدوق

كتاب الغيبة

للشيخ الأجل محمد بن ابراهيم بن جعفر
النعماني
المعروف بابن أبي زينب
من علماء القرن الثالث

صححه وقدم له وعلق عليه
العلامة الشيخ حسين الأعلمي

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

«كنت عند أبي عبد الله عليه السلام جالساً، فسأله المعلّى بن خنيس: أيسير القائم إذا قام بخلاف سيرة عليّ عليه السلام؟

فقال: نعم، وذاك أنّ عليّاً سار بالمنّ والكفّ، لأنّه علم أنّ شيعته سيظهر عليهم من بعده، وإنّ القائم إذا قام سار فيهم بالسيف والسبي، وذلك أنّه يعلم أنّ شيعته لم يظهر عليهم من بعده أبداً».

٢٧٦ - أخبرنا أحمد بن محمّد بن سعيد، قال: حدّثنا عليّ بن الحسن، عن أبيه، عن رفاعة بن موسى، عن عبد الله بن عطاء، قال:

«سألت أبا جعفر الباقر عليه السلام، فقلت: إذا قام القائم عليه السلام بأيّ سيرة يسير في الناس؟ فقال: يهدم ما قبله كما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله، ويستأنف الإسلام جديداً».

٢٧٧ - أخبرنا عليّ بن الحسين، قال: حدّثنا محمّد بن يحيى العطّار، عن محمّد بن حسّان الرازي، عن محمّد بن عليّ الكوفي، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن العلاء، عن محمّد بن مسلم، قال:

«سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: لو يعلم الناس ما يصنع القائم إذا خرج لأحبّ أكثرهم ألاّ يروه ممّا يقتل من الناس. أما إنّه لا يبدأ إلاّ بقريش فلا يأخذ منها إلاّ السيف، ولا يعطيها إلاّ السيف، حتّى يقول كثير من الناس: ليس هذا من آل محمّد، لو كان من آل محمّد لرحم».

٢٧٨ - وأخبرنا عليّ بن الحسين، بإسناده عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن عاصم بن حميد الحنّاط، عن أبي بصير، قال:

«قال أبو جعفر عليه السلام: يقوم القائم بأمر جديد، وكتاب جديد، وقضاء جديد، على العرب شديد، ليس شأنه إلاّ السيف، ولا يستتيب أحداً، ولا تأخذه في الله لومة لائم».

٢٧٩ - أخبرنا عليّ بن الحسين، بإسناده، عن محمّد بن عليّ الكوفي، عن الحسن بن محبوب، عن عليّ بن أبي حمزة، عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام

مصادر بحار الأنوار

١٢

الإرشاد

في معرفة حجج الله على العباد

تأليف

الشيخ المفيد الإمام أبي عبد الله محمد بن محمد بن النعمان
العكبري، البغدادي
(٣٣٦ - ٤١٣هـ)

الجزء الأول

تحقيق

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

بـاب
ذِكْرِ وفاةِ أَبي جعفر عليه السلامُ، ومَوْضِعِ قَبْرِه، وذِكْرِ ولدِهِ

قـد تَقَـدَّمَ القـولُ في مَوْلِـدِ أَبي جعفر عليه السـلامُ وذَكَـرْنا أَنّه وُلِدَ بالمدينةِ، وأَنّه قُبِضَ ببغـداد.

وكـانَ سَبَبُ وُروده إليها إشخاصَ المعتصـم له من المدينة، فـوَرَدَ بغـداد لليلتين بَقِيَتا من المحـرَّم من سنة عشرين ومائتين، وتُوُفِّيَ بها في ذي القعدة من هـذه السنة.

وقيل: إنّـه مَضىٰ مَسْمُـوماً[1] ولم يَثْبُتْ بذلك عندي خبرٌ فأشْهَدُ به.

ودُفِـنَ في مقـابر قُريش في ظَهْـرِ جَـدِّه أَبي الحسـن موسـى بن جعفر عليهما السـلامُ، وكـانَ له يومَ قُبـضَ خمسٌ وعشرون سنة وأَشْهُر.

وكـان منعوتاً بالْمُنتَـجَب والمـرتَضى، وخَلَّـفَ بعـده من الـولد عليّاً ابْنَه الإمام من بعـده، ومـوسى، وفاطمة وأُمامة ابنتَيْه، ولم يُخَلِّفْ ذَكَـراً غيرَ مَنْ سمّيناه.

---

(١) كما في تفسير العياشي ١ : ٣٢٠، ونقله ابن شهرآشوب عن ابن عياش في المناقب ٤ : ٣٧٩.

شیعہ رافضیوں کا افسانوی بارھواں امام غار میں وفات پا چکا ہے

ابو سہل بن اسمائیل بن علی بن نوبخت شیعوں کے کبار علماء میں سے تھا وہ بارھواں امام کے متعلق ایسا عقیدہ رکھتا جو پہلے کبھی کسی نے بیان نا کیا تھا وہ کہتا تھا امام مہدی بن حسن غیبت میں وفات پا چکے ہیں

حوالہ کتاب الرافضۃ الفہرست ابن ندیم الصفحہ ۲۵۱

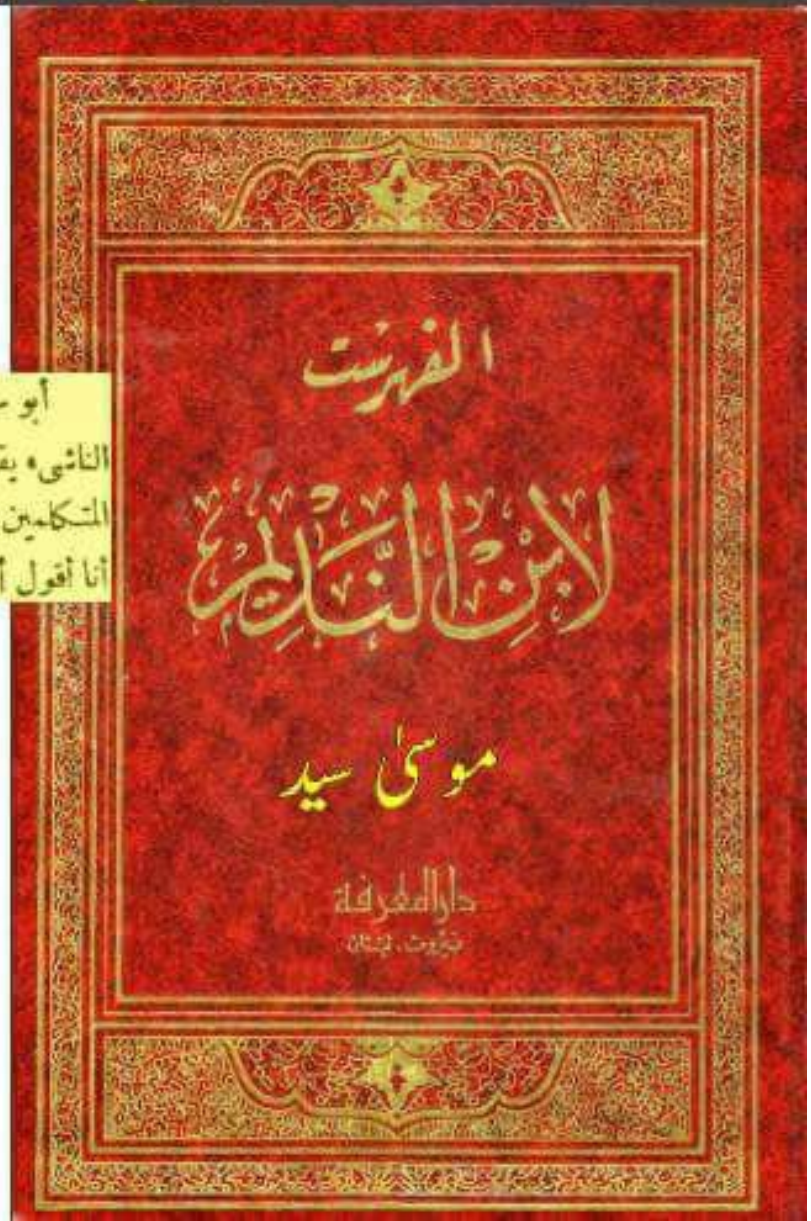

﴿ أبو سهل النوبختي ﴾

أبو سهل اسماعيل بن علي بن نوبخت، من كبار الشيعة، وكان أبو الحسن الناشيء يقول انه استاذه وكان فاضلا عالما متكلما وله مجلس بحضرة جماعة من المتكلمين وله رأى فى القائم من آل محمد لم يسبق اليه : وهو أنه كان يقول أنا أقول أن الامام محمد بن الحسن ولكنه مات في الغيبة وكان تالاه فى الغيبة ابنه وكذلك فيما بعد من ولده إلى أن ينفذ الله حكمه فى اظهاره وكان أبو جعفر

أبو سهل اسماعيل بن علي بن نوبخت، من كبار الشيعة، وكان أبو الحسن الناشيء يقول انه استاذه وكان فاضلا عالما متكلما وله مجلس بحضرة جماعة من المتكلمين وله رأى فى القائم من آل محمد لم يسبق اليه : وهو أنه كان يقول أنا أقول أن الامام محمد بن الحسن ولكنه مات في الغيبة وكان تالاه فى الغيبة

ويدل
رسول
، فاعاد
الامامة
اطرى

فى الامامة ، كتاب الرد على عيسى بن ابان فى القياس ، كتاب نقض رسالة الشافعى كتاب الخواطر ، كتاب المجالس ، كتاب المعرفة ، كتاب تثبيت الرسالة ، كتاب حدث العالم ، كتاب الرد على أصحاب الصفات ، كتاب الرد على من قال بالخلوق كتاب الكلام فى الانسان ، كتاب ابطال القياس ، كتاب الحكاية والمحكى كتاب نقض كتاب عبث الحكمة على الروندى ، كتاب نقض التاج على الروندى ويعرف بكتاب السبك ، كتاب نقض اجتهاد الرئى على ابن الروندى كتاب الصفات . وكان لابى سهل أخ يكنى أبا جعفر من المتكلمين على مذهبه وله من الكتب ...

﴿ الحسن بن موسى النوبختي ﴾

وهو أبو محمد الحسن بن موسى بن أخت أبى سهل بن نوبخت متكلم فيلسوف كان يجتمع اليه جماعة من الفقه لكتب الفلسفة مثل أبى عثمان الدمشقى واسحق وثابت وغيرهم وكانت المعتزلة تدعيه والشيعة تدعيه ولكنه الى عبّ الشيعة ماهو لأن آل نوبخت معروفون بولاية على وولده عليهم السلام فى الظاهر

قاضی نور اللہ تستری جو کسی تعارف کا محتاج نہیں ملت جعفریہ نے اسکو شہید ثالث کا لقب دیا ہوا ہے تستری آپنی کتاب میں حسن بن منصور الحلاج جو کہ قائم امام کی موت کا قائل تھا کا احوال بیان کرتے ہوے لکھتا ہے کہ صوفی الحلاج امامی شیعہ تھا

کتاب مجالس المومنین قاضی نور اللہ تستری الجز الثانی الصفحہ ۴۵۲

الطعام ويضعه بينهم بحيث تبلغه أيديهم ويغسل أيديهم بنفسه ويكسو كلّ واحد منهم قميصاً ويهب لهم سبعة دراهم؛ فإنّ عمله هذا يقوم مقام الحجّ له. فلمّا وقعت عين الوزير حامد بن العبّاس على هذه الخطوط استدعى العلماء والفقهاء والقضاة وقرأ عليهم هذه الصحيفة، فسأل القاضي الحلّاج: من أين له هذه الأقوال؟ ومن أين اكتسبها؟ فقال الحلّاج: من «الإخلاص» وهو تصنيف الحسن البصري. وفي روايةٍ إنّه قال: من كتاب ألّفه أبو عمرو بن عثمان، وعلى كلا التقديرين فقد قال له أبو عمرو القاضي: أيّها الهالك، نحن قرأنا الكتاب فما

لا يخفى أنّ علماء الشيعة يرون الحسين بن منصور الحلّاج شيعيّاً مثلهم يدين بالمذهب ولكنّهم صنّفوه في المذمومين لما أظهره من الغلوّ وأمثاله، كما نقل ذلك العلّامة الحلّي في آخر كتاب الخلاصة عن الشيخ الطوسي[1]، ويظهر من فحوى كلامه في هذا المقام أنّ الحسين يدّعي رؤية صاحب الأمر عليه السلام والنيابة عنه، ورأيت في حاشية نسخة قديمة من كتاب الأنساب للسمعاني أنّه

تا قلم در دست غماری بود — لا جرم منصور بر داری بود

وما دام اليراع بكفّ غاد — سيوقر ظهر حلّاج جراثر

لا يخفى أنّ علماء الشيعة يرون الحسين بن منصور الحلّاج شيعيّاً مثلهم يدين بالمذهب ولكنّهم صنّفوه في المذمومين لما أظهره من الغلوّ وأمثاله، كما نقل ذلك العلّامة الحلّي في آخر كتاب الخلاصة عن الشيخ الطوسي[1]، ويظهر من فحوى كلامه في هذا المقام أنّ الحسين يدّعي رؤية صاحب الأمر عليه السلام والنيابة عنه، ورأيت في حاشية نسخة قديمة من كتاب الأنساب للسمعاني أنّه

(١) الحلّي: خلاصة الأقوال ص ٤٣٤.

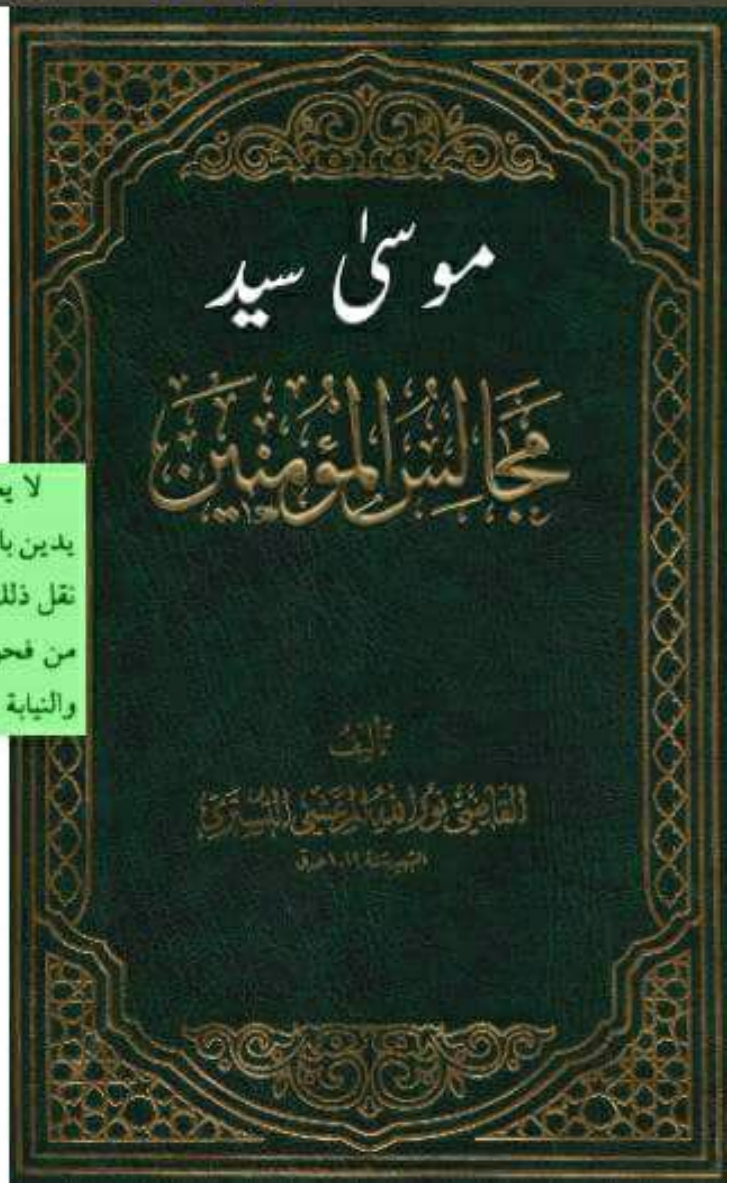

شیعہ کے مجہول 12 امام عج کی حقیقت اہل سنت کی زبانی

اور مہدی جسکا دعوی رافضۃ جماعت کرتی ہے کہ معصوم ہے اسکا کوئی وجود نہیں۔ حسن عسکریؒ جن کو مہدی کی طرف لوگ منسوب کرتے ہیں مرچکے اسکے بعد کوئی نہیں۔ ان کی میراث تقسیم ہوچکی ان کی امی اور ان کے بھائی جعفرؒ کے درمیان۔ صاحب عقیدہ مہدی جو کہ منتظر ہے رافضہ جماعت کے ہاں۔ خرافات ہیں قصہ وکہانیاں ہیں اسکی عقل مند تصدیق نہیں کرتا

ينتظرون خروجه في آخر الزمان؛ لينتقم لهم من أعدائهم وينتصر لهم[١]، وما زال الشيعة الرافضة يزورونه بسرداب (سر من رأى) ويدعونه للخروج[٢]، وهذا المهدي الذي يدعيه الرافضة معدوم ولا وجود له، فالحسن العسكري الذي ينسبون إليه المهدي مات ولم يعقب أحداً، فقسم ميراثه بين أمه وأخيه جعفر، وقد صاحب عقيدة المهدي المنتظر عند الشيعة الرافضة، خرافات وأساطير كبيرة لا يصدقها عاقل، ويعتقدون أن المهدي من ولد الحسين[٣]، ويروون العجائب في ولادته[٤]، ويقولون: عندما يخرج يجتمع إليه الشيعة الرافضة من كل مكان[٥]، ويخرج الصحابة من قبورهم ويعذبهم[٦]، ويقتل العرب، وقريش[٧]، ويهدم الكعبة والمسجد النبوي، وكل المساجد[٨]، ويدعو إلى دين جديد، وكتاب جديد، وقضاء جديد[٩] ويستفتح المدن بتابوت اليهود[١٠] وتنبع له عينان من ماء ولبن، ويصير الرجل من الشيعة الرافضة بقوة أربعين رجلاً، ويمد لهم في أسماعهم وأبصارهم، ويحكم بحكم آل داود[١١].

وعقيدة الشيعة الرافضة في مهديهم المنتظر باطلة، وقد دل على بطلانها عدة أوجه:

أ ـ ثبوت عدم ولادة هذا المهدي، فقد اقتضت حكمة العلي القدير أن يموت الحسن العسكري الإمام الحادي عشر عند الرافضة وليس له ولد، فكانت فضيحة كبيرة وخذلانًا عظيمًا للشيعة الرافضة؛ إذ كيف يموت الإمام ولا يوجد له من الأولاد من يخلفه في الإمامة؟ فعقيدة الشيعة الرافضة تنص على أن الذي يخلف الإمام بعد موته ولده، ولا يجوز أن تكون الإمامة في الإخوة بعد الحسن والحسين[١٢]، وعدم ولادة المهدي ثابتة في كتب الشيعة أنفسهم[١٣].

(١) «المفيد» ص (٣٤٦)، و«كشف الغمة» ص (٢/ ٤٤٦)، و«بذل المجهود» (١/ ٢٣٧).
(٢) «مصابيح الجنات»، لمحسن العصفور ص (٢٥٥).
(٣) «الغيبة» ص (١١٥)، و«بذل المجهود» (١/ ٢٣٨).
(٤) «بذل المجهود» ١/ ٢٣٩).
(٥) «بحار الأنوار» (٥٢/ ٢٩١).
(٦) «بحار الأنوار» (٥٢/ ٣٨٦).
(٧) المصدر نفسه (٥٢/ ٣٥٥).
(٨) «الرجعة» للإحسائي ص (١٨٤).
(٩) «الغيبة» ص (١٥٤).
(١٠) «بذل المجهود» (١/ ٢٤٧).
(١١) «بذل المجهود» (١/ ٢٤٩).
(١٢) «كمال الدين وتمام النعمة» للصدوق ص (٤١٤).
(١٣) «أصول الكافي» (١/ ٥٠٥)، و«بذل المجهود» (١/ ٢٦٧).

تاريخ الخلفاء الراشدين "٤"

خادمین اہلسنت والجماعت علماء دیوبند احناف

أسمى المطالب في سيرة

أمير المؤمنين

علي بن أبي طالب

رضي الله عنه

شخصيته وعصره

دراسة شاملة

تأليف

د. علي محمد محمد الصلابي

الجزء الأول

مكتبة الصحابة
الإمارات - الشارقة

اہلسنت کے نزدیک شیعوں کے بارہوے امام کا وجود ہی نہیں

مہدی جس کے رافضی قائل ہیں جس کی نہ کوئی عین نہ کوئی اثر ہے اور نہ کوئی حیثیت و پہچان نہ ہی کسی کو اس سے فائدہ ہوا نہ دنیا کو اور نہ ہی دین کو۔ اس کے اعتقاد رکھنے سے اس کے وجود کے اعتقاد سے شر و فساد ہی حاصل ہوا جس کا شمار کوئی نہیں کر سکتا سوائے ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے

وظلما. يعني من ادّعى أنه من ولد الحسن دون الحسين؛ فإنه لم يكن رافضيا. وكان له من الخبرة بالحديث ما ادّعى به دعوى تطابق الحديث. وقد عُلم بالاضطرار أنه ليس هو الذى ذكره النبى صلى الله عليه وسلم.

ومثل عدّة آخرين ادّعوا ذلك: منهم من قُتل[1]، ومنهم من ادّعى ذلك فيه أصحابه، وهؤلاء كثيرون لا يحصى عادهم إلا الله. وربما حصل بأحدهم نفعٌ لقوم، وإن حصل به ضرر فهو أكثر. وكما قيل: المهدى المغرب: انتفع به طوائف، وتضرّر به طوائف[2]، وكان فيما يُحمد وإن كان[3] فيه ما يُذم.

ويكل حال فهو وأمثاله خير من مهدى الرافضة، الذى ليس له عين ولا أثر، ولا يُعرف له حسٌّ ولا خبر، لم ينتفع به أحدٌ لا فى الدنيا ولا فى الدين، بل حصل باعتقاد وجوده من الشرّ والفساد، ما لا يحصيه إلا رب العباد.

وأعرف فى زماننا غير واحد من المشايخ، الذين فيهم زهد وعبادة، يظن كلٌّ منهم أنه المهدى، وربما يخاطَب أحدهم بذلك مرات متعددة، ويكون المخاطِب له بذلك الشيطان، وهو يظن أنه خطاب من قِبَل الله. ويكون أحدهم اسمه أحمد بن إبراهيم، فيقال له: محمد وأحمد سواء،

(١) ن، س، ب: منهم من قبل. والكلمة غير منقوطة في (م). ورجحت أن يكون الصواب ما أثبته.

(٢) س: وانتصر به طوائف؛ ب: وانضرّ به طوائف. والمثبت من (ن). وسقطت العبارة من (م).

(٣) ب: وكان.

خادمین اہلسنت و الجماعت علماء دیوبند احناف
نولس گرافکس

منهاج السنة النبوية

في نقض كلام الشيعة القدرية

لابن تيمية
أبي العباس تقي الدين أحمد بن عبد الحليم

تحقيق
الدكتور محمد رشاد سالم

الجزء الثامن

١٤٠٦ - ١٩٨٦

شیعوں کا بارھواں امام ایک افسانہ

علامہ محمد بن جریر طبری اور عبدالباقی بن قانع وغیرہ اھل علم حضرات جو نسب اور تاریخ جاننے والے ہیں کہتے ہیں کہ حسن عسکریؒ کی کوئی اولاد نہیں تھی اور امامیہ (شیعہ) کہتے ہیں کہ ان کی اولاد تھی اور وہ کم عمری میں ہی سرداب سامرا کی طرف پہنچ گئے

جورا»[1] فذلك هو المهدى[2] » .

الرد عليه

فيقال: قد ذكر محمد بن جرير الطبرى وعبدالباقى بن قانع[3] وغيرهما من أهل العلم بالأنساب والتواريخ : أن الحسن بن علىّ العسكرى لم يكن له نسل ولا عقب . والإمامية الذين يزعمون أنه كان له ولد يدَّعون أنه دخل السرداب بسامرّا وهو صغير. منهم من قال : عمره سنتان ، ومنهم من

(١) ك: كما ملئت ظلما وجورا .

(٢) ب، ر، ص: فهو المهدى؛ ك: فذلك هو المهدى عليه السلام .

(٣) ا: عبدالباقى عن نافع . وسبق الكلام على الطبرى فيما مضى ١/١٢٢ وأشرت هناك إلى أن [illegible] بن بعد الأرطبى [illegible] صلة تاريخ الطبرى» أن الحسن بن على العسكرى لم يعقب [illegible] فى «تاريخ الطبرى» ١١/٤٩-٥٠ (كتاب الصلة) أن رجلا زعم أنه محمد بن الحسن [illegible] نقيب الطالبيين ومشايخ آل طالب فسأله عن نسب جعفر الرضا وأنه قدم من البادية، فقال له ابن طا[illegible] أعقب، وقوم قالوا: لم يعقب... إلخ» . [illegible] «الإمامة»، ص٣٩٥-٣٩٦ أن أصحاب المقالا[illegible] قسموا إلى ما يزيد على عشرين فرقة، وليس الشيعة على إمامته، ويقول إن الاختلاف بي[illegible] ترى فرق كثيرة أنه لم يعقب، وشارك بعض أه[illegible] معارضة منهم فى العقيدة المهدية بمفهومها ال[illegible] الهادى قد طالب بميراث أخيه الحسن بعد موته الحسن العسكرى وعدته القائم المنتظر، وذهبت الأرض حجة من ذرية النبى ، وإنما الحجة فى الدكتور أحمد صبحى فى موضع آخر (ص ٤٠٩): إلى أن جعفر بن علىّ قد أنكر وجود ولد لأخيه ا[illegible] أخيه، ورفع الأمر إلى السلطان العباسى وحمله من عدم حملهن» .

خادمین اہلسنت و الجماعت علماء دیوبند احناف یونس گرافکس

منهاج السنة النبوية

لابن تيمية

أبى العباس تقى الدين أحمد بن عبدالحليم

خادمین اہلسنت و الجماعت علماء دیوبند احناف یونس گرافکس

تحقيق

الدكتور محمد رشاد سالم

الجزء الرابع

منهاج السنة النبوية

لابن تيمية

أبى العباس تقى الدين أحمد بن عبدالحليم

تحقيق

الدكتور محمد رشاد سالم

الجزء الرابع

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اُصول کافی

جلد سوئم

مفسر قرآن علی جناب ادیب اعظم حضرت السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

صاحب تھے جو صبح آپ کے پاس آئے اور آپ نے ان کی انتہائی تعظیم کی اور اپنے اور اپنے والدین کا نفس اُن پر فدا کیا۔

اس نے کہا بیٹا یہ رافضیوں کے امام ہیں یہ حسن بن علی عرف ابن رضا ہیں پھر تھوڑی دیر خاموشی کے بعد کہا اگر امامت خلفائے بنی عباس سے ہٹ جائے تو بنی ہاشم میں ان سے زیادہ کوئی مستحق نہیں ان کا استحقاق ہے ان کی فضیلت، پاک دامنی، نیک روش، صیانت نفس، زہد، عبادت، حسن اخلاق اور درسی عمل کی وجہ سے ہے اگر تم ان کے باپ کو دیکھتے جن کو مردِ عاقل، فہیم عالم کہا جائے تو بجا ہے یہ سن کر اپنے مذہبی تعصب کی بناز پر میرا قلق، تفکر اور غصہ اپنے باپ پر اور زیادہ ہوا کہ میں نے ان کی زبان سے رافضیوں کے امام کی اتنی تعریف سنی۔

اور میں نے اپنے باپ کو اس کے قول و فعل میں صاحب تقصیر سمجھا اب میرے لئے اس کے سوا چارۂ کار نہ تھا کہ میں خود ان کے حالات کی جستجو کروں چنانچہ میں نے بنی ہاشم کے حالات سردارن لشکر سے، منشیوں سے قاضیوں سے اور فقیہوں سے اور عام لوگوں سے پوچھے تو ان میں سے ہر ایک نے ان کی انتہائی جلالت و عظمت اور محل رفیع اور قولِ جمیل کو بیان کیا اور ان کے تمام خاندان اور مشائخ اور ان کو ترجیح دی یہ صورت دیکھ کر میرے دل میں ان کی عظمت زیادہ ہوگئی اور کیسے نہ ہوتی جب کہ میں نے دیکھا کہ ان کا دوست ہو یا دشمن ان کے بارے میں اچھا ہی خیال رکھتا ہے اور ان کی تعریف ہی کرتا ہے ایک اشعری فرقے کا آدمی تھا جو وہاں موجود تھا احمد (راوی) سے کہنے لگا اے ابو بکر ان کے بھائی جعفر کا بھی کچھ حال تمہیں معلوم ہے میں نے کہا کون جعفر تا کہ اس کے حالات معلوم کر کے حسن بن علی سے مقابلہ کیا جائے اس نے کہا جعفر کھلم کھلا بدکار، زنا کار، لاپرواہ اور بڑا شراب خوار ہے تم نے کم آدمی ایسے دیکھے ہوں گے کہ اپنی پردہ دری اس طرح کرتے ہوں اس نے اپنے نفس کو بہت ذلیل کر رکھا ہے احمد نے کہا وقت وفاتِ حسن بن علی بادشاہ اور اس کے اصحاب کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ میں تعجب میں رہ گیا۔ میرے گمان میں بھی ایسا ہونا نہ تھا۔

ایک روز بادشاہ (معتمد) نے میرے باپ کے پاس پیغام بھیجا کہ ابن رضا بیمار ہیں وہ فوراً سوار ہو کر خلیفہ کے پاس پہنچے اور پھر واپس آئے آپ کے ساتھ بادشاہ کے پانچ خادم نہایت معتمد اور خاص الخاص تھے ان میں بادشاہ کا غلام خاص نحریر بھی تھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ امام کے گھر پر رہیں اور ان کے حال سے آگاہ کرتے رہیں اور طبیبوں کو بلا کر حکم دیا کہ وہ ان کے پاس آتے جاتے رہیں اور صبح و شام ان کی خبر رکھنے کا حکم دیا دو تین بعد اسے آگاہ کیا گیا کہ حضرت پر ضعف غالب ہے اس نے طبیبوں کو حکم دیا کہ ہر وقت حضرت کے گھر پر حاضر رہیں اور قاضی القضاۃ کو بلا کر حکم دیا کہ دس آدمی ایسے انتخاب کرے جو حضرت کے دین و امامت پر یقین رکھتے ہوں اور یہ کہ وہ ہر وقت حضرت کے گھر

پر موجود رہیں اور حضرت کی وفات تک وہیں رہیں حضرت کے مرتے ہی شہر سامرہ میں نوحہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں بادشاہ نے کچھ لوگ بھیجے جو حضرت کے گھر کی تلاشی لیں اور جو کچھ برآمد ہو اس پر مہر لگا دیں اور ان کے فرزند کی جستجو کریں کچھ عورتیں بھیجی گئیں تا کہ وہ حمل کی تحقیق کریں وہ کنیزوں کے پاس گئیں اور ان کو دیکھا بھالا۔ ایک نے کہا ایک کنیز حاملہ ہے اس کو علیحدہ حجرے میں رکھا گیا اور نحریر خادم اور اس کے ساتھیوں کو چند عورتوں کے ساتھ نگراں مقرر کیا گیا اس کے بعد تجہیز و تکفین کا سامان ہونے لگا بازار بند ہو گئے اور بنو ہاشم اور میرے باپ کے سردار اور عام لوگ نماز جنازہ کے لئے آنے لگے سامرہ میں اس روز قیامت کا سماں تھا جب جنازہ تیار ہوا تو بادشاہ نے میرے باپ کے پاس عیسیٰ بن متوکل کو بھیجا کہ نماز جنازہ پڑھائے۔

جب جنازہ نماز کے لئے رکھا گیا تو ابو عیسیٰ اس کے پاس آئے اور حضرت کا چہرہ کھول کر تمام بنی ہاشم علوی اور عباسیوں سرداران لشکر، متصدی قاضی اور صاحبان عدل سے کہا دیکھ لیجئے یہ حسن بن علی بن محمد بن رضا ہیں جو اپنی موت اپنے بستر پر مرے ہیں اور ان کی خدمت کے لئے موجود رہے ہیں بادشاہ کے خدام اور معتمد فلاں فلاں اور فلاں قاضی اور طبیب اور صاحبان عدل و انصاف، اس کے بعد چہرہ کو ڈھانپ دیا اس کے بعد حکم دیا کہ جنازہ اٹھایا جائے پس وسط خانہ سے اٹھا کر اس گھر میں لائے جہاں ان کے باپ دفن تھے۔

جب حضرت دفن ہو گئے تو بادشاہ اور لوگ حضرت کے لڑکے کی تلاش میں لگے منزلوں اور گھروں میں جا بجا تلاش کیا اور میراث کی تقسیم سے رُکے رہے جو لوگ اس کنیز کے نگراں تھے جس پر حمل کا شبہ تھا وہ برابر نگرانی کرتے رہے یہاں تک کہ حمل غلط ثابت ہوا پس حضرت کی میراث ان کی ماں اور بھائی کے درمیان تقسیم کر دی گئی ان کی والدہ نے حسب وصیت امام کُل میراث کا قاضی کی عدالت میں دعویٰ کیا جو قاضی کے یہاں سے ڈگری ہو گیا اب بادشاہ کو پھر حضرت کے لڑکے کی جستجو ہوئی جعفر مقدمہ ہارنے کے بعد میرے باپ کے پاس آئے اور کہا اگر آپ مجھے میرے بھائی کی جگہ امام قرار دے دیں تو میں آپ کو ہر سال بیس ہزار دینار دیا کروں گا میرے باپ نے ان کو ڈانٹا اور کہا اے احمق بادشاہ تلوار کھینچے بیٹھا ہے ان لوگوں کے اوپر جو تیرے باپ اور بھائی کو امام مانتے ہیں تا کہ اس عقیدے سے انہیں ہٹا دے اگر تو اپنے باپ اور بھائی کے نزدیک امام ہوتا تو تجھے بادشاہ اور غیر بادشاہ کے سہارے کی ضرورت نہ ہوتی تو یہ چیز ہم سے نہ پائے گا اور اس کے بعد ان کو بہت خفیف و ذلیل کیا اور حکم دیا کہ ان کو سامنے سے ہٹا دیا جائے اور میرے پاس آنے کی اجازت نہ دی جائے میری زندگی بھر، پس وہ اور ہم اس حالت میں باہر نکل آئے اور بادشاہ برابر امام علیہ السلام کے فرزند کی تلاش میں رہا۔

جب امام حسن عسکری فوت ہوئے اس وقت امام کی بیوی نرگس حاملہ نہیں تھی

انہیں امام مہدی کے حاصل کرنے اور اسے قتل کرنے کا شوق تھا جب امام حسن عسکری کو دفن کر چکے تو بادشاہ اور اس کے حواریوں کو پریشانی ہوئی انہوں نے ہر جگہ اور ہر گھر میں امام مہدی کو تلاش کیا اور حسن عسکری کی میراث کی تقسیم میں توقف کیا امام مہدی کی والدہ پر دو سال تک سخت پہرہ رکھا جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ حاملہ ہی نہیں ہوئی تھی تو امام کے بھائی جعفر اور اس کی ماں میں میراث تقسیم کر دی گئی امام کی والدہ نے امام کی وصیت کا دعوی کیا اور حکومت پر یہ بات واضح ہو گئی پھر غائب ہونے کے باوجود امام اپنے خاص دوستوں سے ملتے تھے اور امام کی طرف سے کئی خط اور مسائل واحکام بھی آتے تھے اس حالت میں ۶۰ سال گذر گئے پھر ان کی تلاش کا معاملہ شدت اختیار کر گیا ان کے خاص دوستوں اور شیعوں سے سخت تفتیش ہونے لگی یہ معاملہ عباسی خلیفہ معتضد باللہ کے عہد میں پیش آیا پھر امام پوری طرح غائب ہو گیا اور آج تک یہ غیبت کبری ہے

الانوار النعمانیہ جلد دوم ص ۳۸

يملأ الأرض عدلاً وأنّ دولته تغلب على كلّ الدول؛ وفي ظهوره هلاك دولة الطغاة، فكانت السلاطين الظلمة يتوقّفون عن إتلاف آبائه عليهم السلام لعلمهم أنّهم لا يخرجون بالسيف، ويتشوّقون إلى حصول الثاني عشر ليقتلوه ويبيدوه.

ولهذا لمّا دفن مولانا الحسن العسكري عليه السلام اضطرب السلطان وأصحابه في طلب ولده وكثر التفتيش في المنازل والدور، وتوقّفوا عن قسمة ميراثه؛ ولم يزل الذين وكّلوا بحفظ الجارية التي توهّموا عليها الحبل ملازمين لها سنتين وأكثر حتّى يتبيّن لهم بطلان الحبل، فقسّم ميراثه بين أمّه وأخيه جعفر، وادّعت أمّه وصيّته وثبتت عند القضاة، والسلطان على ذلك يطلب أثر ولده فجاء جعفر بعد قسمة الميراث إلى السلطان، فقال له اجعل لي مرتبة أبي وأخي وأوصل إليك في كلّ سنة عشرين ألف دينار، فزبره وأسمعه وقال له يا أحمق إنّ السلطان جرّد سيفه وسوطه في الذين زعموا أنّ أباك وأخاك أئمّة ليردّهم عن ذلك فلم يقدر عليه، فإن كنت عند شيعة أبيك وأخيك إماماً فلا حاجة بك إلى السلطان وإن لم تكن عندهم بتلك المنزلة لم تنلها بالسلطان، وقد كان عليه السلام مع غيبته عن الناس يظهر لخاصّة مواليه وشيعته، ويخرج

Facebook.Com/Muhammad Umair

منه التوقيعات في فنون المسائل والأحكام، وبقي على هذا الحال ستّين سنة، حتّى اشتدّ الأمر وكثر الطلب عليه؛ والتفحص عن خواصّه وموالية فخاف على نفسه وعلى خواصّ شيعته، وذلك في دولة الخليفة المعتضد، فغاب هذه الغيبة الكبرى إلى الآن نرجو من الله أن يوفّقنا لتقبيل أعتابه.

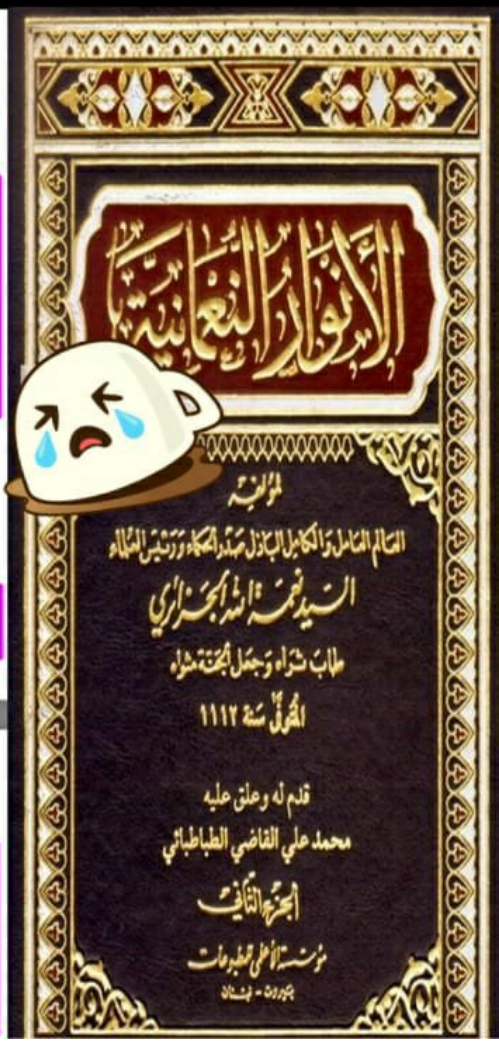

مشہور شیعہ صوفی حسین بن منصور الحلاج بھی اپنے بارواں امام مہدی کی وفات کا قائل ہے

شیعہ مورخ عباس اقبال الاشتیانی اپنی کتاب تاریک آل نوبخت میں لکھتا ہے حسین بن منصور حلاج معروف صوفی کا عقیدہ بارہ امامیہ کا تھا اس کا دعویٰ تھا کہ بارہواں امام مر چکا ہے اور کوئی امام اب نہیں آئے گا جبکہ قیامت قریب ہی ہے

کتاب الرافضۃ آل نوبخت مصنف عباس اقبال الاشتیانی الصفحۃ ۱۳۹

حديث رواه سُلَيم بن قيس الهلاليّ[1] وهو من أصحاب أميرالمؤمنين عليّ بن أبي طالب عليه السلام . ومن وحي هذا الحديث عدّ أبو نصر هبة الله بن محمّد الكاتب ـ وهو من المعاصرين لأبي القاسم الحسين بن روح النوبختيّ في أيّام الغيبة الصغرىٰ وسيأتي ذكره ـ زيدَ بنَ عليّ بن الحسين في الأئمّة[2] . وكان الحسين بن منصور الحلّاج الصوفيّ المعروف يعتقد باثني عشر إماماً و يقول : إنّ الإمام الثاني عشر قد مات ، ولن يظهر إمام ، وانّ أمر الساعة قريب[3].

ونسب ابن النديم في الفهرست رأياً خاصّاً لأبي سهل في الغيبة لم يُسبق إليه . ... في ... كمال ... الذين مقطوعة في باب الإمامة عن كتاب التنبيه لأبي سهل ، وهي تتّفق مع عقيدة علماء الإماميّة الاثني عشريّة في الغيبة[5] بل يمكن القول : إنّ أبا سهل الذي كان ممّن شهد على ولادة الإمام الثاني عشر[6] ورؤيته وغيبته ، وممّن أيّد نيابة السفير الثالث أبي القاسم الحسين بن روح النوبختيّ[7] ، كان من أعظم العلماء الذين دافعوا عن مسألة الغيبة حسب عقيدة الإماميّة ، ثمّ دوّنوها في كتبهم ، وسار على خطاه مَن جاء بعده من علماء الطائفة . ولو صحّ ما نسبه إليه ابن النديم ، وكان له مثل ذلك

ذكره ـ زيدَ بنَ عليّ بن الحسين في الأئمّة[2] . وكان الحسين بن منصور الحلّاج الصوفيّ المعروف يعتقد باثني عشر إماماً و يقول : إنّ الإمام الثاني عشر قد مات ، ولن يظهر إمام ، وانّ أمر الساعة قريب[3].

١ـ وهو راوٍ لأوّل كتاب شيعيّ . للاطّلاع على ترجمته ، انظر : الفهرست ٢١٩ ، وكشف الرجال المعتبرة ٢ـ رجال النجاشي ٣٠٨ .

3 - Louis Massignon, passion d'al-Hallâj p. 251.

٤ـ الفهرست ١٧٦ .
٥ـ كمال الدين ٥٣-٥٥
٦ـ الغيبة للطوسي ١٧٥-١٧٦ .
٧ـ نفسه ٣٢٥ .